WATTAN
The Urdu Daily

روزنامہ
وطن
بڈگام

سنیچروار
28 ستمبر 2024
SATURDAY
28-SEPTEMBER-2024

The Urdu Daily WATTAN Budgam | RNI No. JKURD/2011/37141 | Vol: 14 | No: 214 | Pages: 08 | جلد: 14 | شمارہ نمبر: 214 | صفحات: 08 | قیمت: 02 روپے

صفحہ 08 ڈوین براوو کرکٹ سے ریٹائر ہوگئے

صفحہ 08 علیم ڈاراب جلد ریٹائر ہوجائیں گے

اگرا ین سی اور کانگریس اتحاد اسمبلی الیکشن جیت گیا تو پاکستان میں آتش بازی ہوگی

بھاجپا جیت گئی تو ہندوستان میں جشن ہوگا

جب تک بی جے پی اقتدار میں ہے دفعہ 370 واپس نہیں آئے گا: وزیر داخلہ امیت شاہ

سری نگر: ۲۷، ستمبر //

مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے جموں خطے میں ایک کے بعد ایک کئی ریلیوں سے خطاب کے دوران یہ دعوی کیا کہ صرف کمل، جو کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی علامت ہے، جموں وکشمیر میں دہشت گردی کو کچل سکتا ہے اور امن قائم کرسکتا ہے، جب کہ بقول موصوف نیشنل کانفرنس، کانگریس صرف موت اور تباہی لائیں گی۔ جے کے این ایس کے مطابق جمعرات کو وزیر داخلہ امت شاہ نے جموں کے چنانی، اودھم پور، جسروٹا اور مارہ علاقوں میں، جہاں تیسرے مرحلے میں 24 حلقوں میں انتخابات ہونے جا رہے ہیں، میں ایک کے بعد ایک ریلیوں سے خطاب کرتے ہوئے، جیل میں بند دہشت گردوں اور پتھراؤ کرنے والوں کو رہا کرنے کا مبینہ وعدہ کرنے پر

دونوں جماعتوں نیشنل کانفرنس، کانگریس کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ آرٹیکل 370 جموں وکشمیر میں دہشت گردی اور علیحدگی پسندی کی جڑ تھی۔ اس کی وجہ سے 40 ہزار لوگ اپنی جانیں گنوا بیٹھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ این سی اور کانگریس اب آرٹیکل 370 کی واپسی اور قید دہشت گردوں اور پتھراؤ کرنے والوں کی رہائی کی وکالت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ مودی کی حکومت ہے، عبداللہ کی نہیں۔ یہاں تک کہ آپ کی پانچ نسلیں بھی آرٹیکل 370 کو واپس نہیں لاسکیں گی۔ امت شاہ نے نیشنل کانفرنس، کانگریس اتحاد پر الزام لگایا کہ وہ جموں وکشمیر میں دہشت گردی کے عروج اور ہزاروں لوگوں کی موت کے لیے ذمہ دار ہے۔ انہوں نے کہا کہ فاروق صاحب جموں وکشمیر میں دفعہ 3 7 0 کو بحال کرنے اور 2 جھنڈے لہرانے کی بات کرتے ہیں۔ لیکن میں اسے یقین دلاتا ہوں، جب تک ہم اقتدار میں ہیں، ایسا کبھی نہیں ہوگا۔ امت شاہ نے کانگریس پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اندرا گاندھی نے ایک بار شیخ عبداللہ کو ملک دشمن قرار دیتے ہوئے جیل بھیج دیا، لیکن بعد میں این سی کے دباؤ میں اپنے الزامات واپس لے لیے۔ انہوں نے دہشت گردی کے پھیلاؤ میں عبداللہوں اور گاندھیوں کے کردار کو بے نقاب کرنے کے لیے ایک وائٹ پیپر جاری کرنے کا وعدہ کیا اور انہیں 40 ہزار لوگوں کی ہلاکتوں کے لیے جوابدہ ٹھہرایا۔ امت شاہ نے مزید زور دے کر کہا کہ بی جے پی کے دور حکومت میں پچھلے تین سالوں۔۔۔101

الیکشن کمیشن نے جموں وکشمیر کے ووٹران کی تعریف کی

دوسرے مرحلے کے تحت مجموعی طور پر 57.31 پولنگ درج: الیکشن کمشنر راجیو کمار

سرینگر/27 ستمبر//

الیکشن کمیشن آف انڈیا نے جمعہ کے روز کہا ہے کہ جموں کشمیر میں اسمبلی انتخابات کے پہلے اور دوسرے مرحلے میں ووٹران کی شرکت قابل داد ہے۔ الیکشن کمشنر راجیو کمار نے بتایا کہ دوسرے مرحلے کے تحت ہوئی پولنگ میں مجموعی طور پر ووٹنگ کی شرح 57.31 رہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اگلے یعنی تیسرے مرحلے میں بھی ووٹران کی بھاری شرکت متوقع ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق الیکشن کمیشن آف انڈیا نے جمعہ کے روز

کہا ہے کہ جموں کشمیر میں اسمبلی انتخابات کے دوسرے مرحلے کیلئے پولنگ کی شرح 57.31 فیصدی رہی ہے۔ کمیشن کے مطابق رائے دہندگان میں خواتین کی اچھی خاصی تعداد نے ووٹ ڈالے ہیں۔ 25 ستمبر کو منعقدہ اسمبلی چناؤ کے دوسرے مرحلے کے بارے میں حلقہ جات ووٹنگ کی شرح کے بارے میں بتاتے ہوئے الیکشن کمیشن نے کہا کہ کشمیر وادی میں سب سے زیادہ پولنگ۔۔۔102

بڈگام میں فورسز اہلکار 6 منزلہ لفٹ سے گر کر ہلاک

بڈگام: ۲۷، ستمبر //

سینٹرل ریزرو پولیس فورس (سی آر پی ایف) کا ایک اہلکار وسطی کشمیر کے کاکن مارن علاقے میں 6 منزلہ لفٹ سے گر کر ہلاک ہوگیا۔ جے کے این ایس کے مطابق ذرائع نے بتایا کہ بڈگام میں لفٹ میں چڑھتے وقت عمارت کی چھٹی منزل سے گرنے سے سی آر پی ایف کا ایک جوان ہلاک ہو گیا۔ انہوں نے بتایا کہ سی آر پی ایف اہلکار پروین کو فوری طور پر بڈگام کے ضلع اسپتال منتقل کیا۔۔۔103

سخت ترین حفاظتی انتظامات کے بیچ وزیر اعظم نریندر مودی آج جموں پہنچ رہے ہیں

جموں وکشمیر میں اسمبلی انتخابات کے پیش نظر مولانا آزاد اسٹیڈیم میں عوامی ریلی سے خطاب کریں گے

سرینگر/27 ستمبر//

سخت ترین حفاظتی انتظامات کے بیچ وزیر اعظم نریندر مودی آج یعنی سنیچروار کو جموں پہنچ رہے ہیں۔ دورے کے دوران وہ مولانا آزاد اسٹیڈیم میں بڑی عوامی ریلی سے خطاب کرنے والے ہیں۔ ادھر وزیر اعظم کے دورے کے پیش نظر

تیاریوں کو حتمی شکل دی گئی ہے جبکہ جموں میں سیکورٹی کے سخت ترین انتظامات کئے گئے ہیں۔ اسی دوران وزیر دفاع راجناتھ سنگھ کا دورہ کرتا اور گریز 29 ستمبر کو طے ہوگیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق جموں کشمیر میں اسمبلی انتخابات کے آخری مرحلے کے پیش نظر وزیر اعظم نریندر مودی آج یعنی 28 ستمبر بروز۔۔۔104

افروٹ کی پہاڑیوں پر رواں موسم کی پہلی ہلکی برفباری

وادی کے کچھ علاقوں میں دوران شب ہلکی سے درمیانی درجے کی بارشیں ریکارڈ

سرینگر/27 ستمبر/ /

محکمہ موسمیات کی پیشنگوئی کے عین مطابق گلمرگ کی افروٹ پہاڑیوں پر ہلکی تازہ برفباری سے سفید چادر بچھ گئی جبکہ وادی کے میدانی علاقوں میں شبانہ بارشیں ہوئی۔ ادھر موسمی صورتحال میں تبدیلی آنے کے ساتھ ہی وادی کشمیر میں شدید سردی کی لہر محسوس کی گئی۔ اسی دوران محکمہ موسمیات نے اگلے 24 گھنٹوں تک ہلکی سے درمیانی درجے کی بارشوں اور برفباری کی پیشگوئی کی ہے۔ سی این آئی کے مطابق محکمہ موسمیات کی پیشگوئی کے عین مطابق جمعرات کی شام دیر گئے سے ہی موسم میں تبدیلی آتے ہوئے افروٹ کی پہاڑیوں۔۔۔105

ریاسی یاترا بس حملہ: تحقیقات میں تیزی لائی گئی

راجوری اور ریاسی میں سات مقامات پر چھاپے اور تلاشیاں

سرینگر/27 ستمبر//

ریاسی یاترا بس پر حملے کی کیس کے سلسلے میں تحقیقات کو آگے بڑھا کر قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے جموں کشمیر میں سات مقامات پر چھاپہ مار کارروائیاں انجام دی جس دوران تلاشیاں لی گئی۔ تلاشیوں کے دوران انہوں نے کچھ اہم دستاویزات اور الیکٹرانک آلات ضبط کرلئے۔ سی این آئی کے مطابق ریاسی میں یاترا بس پر ہوئے ملی ٹنٹ حملے کے کیس کی تحقیقات میں سرعت لاتے ہوئے قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) نے جموں کشمیر میں 7 مقامات پر چھاپے ڈالیں ہے اور وہاں تلاشیاں لی۔ معلوم ہوا ہے کہ این آئی اے کی ٹیموں نے پولیس اور سی آر پی ایف کی مدد سے ریاسی اور راجوری علاقوں قریب 7 مقامات پر چھاپے ڈالیں جس دوران انہوں نے تلاشیاں لی۔ ذرائع نے بتایا کہ تلاشی کارروائی کے دوران این آئی۔۔۔106

جموں وکشمیر میں اسمبلی انتخابات کا پُرامن انعقاد

لوگوں نے امن اور ترقی پر توجہ مرکوز کر کے گولیوں کو مسترد کیا اور بیلٹ کا انتخاب ہوا: نڈا

سرینگر/27 ستمبر/ /

جموں وکشمیر اسمبلی انتخابات پر امن طریقے سے اور بغیر کسی تشدد کے منعقد ہو رہے ہیں کی بات کرتے ہوئے بی جے پی کے صدر جے پی نڈا نے کہا کہ لوگوں نے امن اور ترقی پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے گولیوں کو مسترد کر کے بیلٹ کا انتخاب کیا ہے۔ سی این آئی کے مطابق جموں میں ایک پریس کانفرنس سے

خطاب کرتے ہوئے بی جے پی کے صدر جے پی نڈا نے کہا کہ کشمیر کے نوجوان قومی دھارے میں شامل ہوئے ہیں اور انہوں نے دہشت گردی اور تشدد کو مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ''یہ ایک تاریخی موقع ہے جب جموں وکشمیر کے لوگوں نے گولیوں کو مسترد کر دیا ہے اور بیلٹ کے راستے کا انتخاب کیا ہے۔ انہوں نے گولیوں کا مناسب جواب دیا ہے۔'' جاری انتخابات میں پارٹی امیدواروں کے حق میں مہم چلانے جموں پہنچنے والے نڈا نے۔۔۔107

بےتاب وادی میں ویسٹ بنگال کا سیاح

تصاویر کھینچنے کے دوران لدر میں ڈوب کر لقمہ اجل

سرینگر/27 ستمبر//

جنوبی کشمیر کے مشہور سیاحتی مقام پہلگام کی وادی بےتاب میں ویسٹ بنگال سے تعلق رکھنے والا سیاح تصویریں لیتے ہوئے نالہ لدر میں ڈوب کر لقمہ اجل بن گیا۔ سی این آئی کو نمائندے پرویز وانی نے اس ضمن میں تفصیلات فراہم کرتے ہوئے بتایا کہ سیاحتی مقام پہلگام کی بےتاب وادی میں ایک غیر مقامی سیاح تصاویر کھینچنے کے دوران دریائے لدر میں ڈوب گیا۔ انہوں نے کہا کہ مغربی بنگال کا ایک 56 سالہ سیاح بےتاب وادی پہلگام میں کل دیر رات تصویریں کھینچنے کے دوران دریائے لدر میں ڈوب گیا۔ انہوں نے کہا کہ وہاں فوری طور پر بچاؤ آپریشن شروع کردیا گیا اور سیاح کو بے ہوشی کی۔۔۔108

اوڑی میں سڑک حادثہ 20 افراد شدید طور زخمی

بارہمولہ: ۲۷، ستمبر //

شمالی کشمیر کے بارہمولہ ضلع کے سرحدی علاقے اوڑی میں جمعہ کو ایک انتخابی ریلی کے دوران ایک سڑک حادثے میں کم از کم 20 افراد زخمی ہوگئے۔ جے کے این ایس کے مطابق عہدیداروں نے بتایا کہ سابق وزیر تاج محی الدین کی انتخابی ریلی کے دوران ایک گاڑی جو کہ ریلی کا حصہ تھی، کمل کوٹ سے اوڑی آرہی تھی۔۔۔109

سیاحت کا عالمی دن؛ دنیا بھر سے لوگ کشمیر آئیں

خطے کے بھرپور ثقافتی ورثے اور گرمجوشی کی مہمان نوازی کو تلاش کریں: منوج سنہا

سرینگر/27 ستمبر//

لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے دنیا بھر سے لوگوں کو جموں وکشمیر کے قدرتی حسن کو دیکھنے کیلئے مدعو کیا۔ سی این آئی کے مطابق سیاحت کے عالمی دن کے موقع پر لیفٹننٹ گورنر منوج سنہا نے کہا کہ جموں وکشمیر سے باہر کے لوگوں کو آنا چاہیے اور اس خطے کے بھرپور ثقافتی ورثے اور گرمجوشی کی مہمان۔۔۔110

دنیا سمجھ چکی ہے کہ جموں وکشمیر ہندوستان کا

اٹوٹ انگ ہے: بھاجپا لیڈر راجیو چندر شیکھر

سری نگر: ۲۷، ستمبر /

بی جے پی لیڈر راجیو چندر شیکھر نے جمعہ کو ملک کی کامیابی کی تعریف کی کیونکہ ترکی کے صدر رجب طیب اردگان نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اپنے خطاب میں مسئلہ کشمیر کا ذکر کرنے سے گریز کیا۔ چندر شیکھر نے کہا کہ دنیا اب جان چکی ہے کہ جموں وکشمیر ہندوستان کا اٹوٹ انگ ہے۔ جے کے این ایس کے مطابق بھاجپا لیڈر راجیو چندر شیکھر نے نئی دہلی میں کہا کہ آرٹیکل 370 کی منسوخی کے بعد، جموں وکشمیر انتخابات کے ذریعے جمہوریت کا تہوار دیکھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر میں ووٹر ٹرن آؤٹ کافی زیادہ ہے کیونکہ لوگ اچھی تعداد میں ووٹنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔ راجیو چندر۔۔۔111

جموں وکشمیر میں اگلی حکومت بی جے پی کی ہوگی

پی ڈی پی کی محبوبہ مفتی اس حکومت کا حصہ نہیں ہوں گی: رویندر رینہ

سرینگر/27 ستمبر//

جموں کشمیر میں اگلی حکومت بی جے پی بنائے گی کا اعلان کرتے ہوئے پارٹی کے جموں کشمیر صدر رویندر رینہ نے کہا کہ بی جے پی کی زبردست لہر ہے۔ سی این آئی کے مطابق بی جے پی کے جموں کشمیر یونٹ کے سربراہ رویندر رینہ نے کہا کہ جموں کشمیر میں اگلی حکومت بی جے

پی بنائے گی اور کہا ہے کہ پی ڈی پی کی محبوبہ مفتی اس حکومت کا حصہ نہیں ہوں گی۔ انہوں نے کہا ''جموں وکشمیر میں بی جے پی کی زبردست لہر ہے۔ ہم جموں و کشمیر میں عوام کی بھرپور حمایت سے حکومت بنا رہے ہیں۔ جموں وکشمیر کا اگلا وزیر اعلیٰ بی جے پی سے ہوگا''۔ دریں اثنا، مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ نے جمعرات کو نیشنل کانفرنس۔۔۔112

بھارتیہ جنتا پارٹی کی تجرباتی پالیسیوں سے

تقسیم اور عدم استحکام کا خطرہ: طارق حمید قرہ

سری نگر: ۲۷، ستمبر //

شمالی کشمیر کو بی جے پی کی تجرباتی پالیسیوں' کے میدان جنگ کے طور پر اُجاگر کرتے ہوئے، کانگریس جموں و کشمیر کے صدر طارق حمید قرہ نے جمعہ کو جموں وکشمیر کے ووٹروں پر زور دیا کہ وہ اسمبلی انتخابات کے آخری مرحلے میں ہوشیاری سے ووٹ دیں۔ جے کے این ایس کے مطابق یہ دعویٰ کرتے ہوئے کہ

بھارتیہ جنتا پارٹی کی تجرباتی پالیسیوں سے تقسیم اور عدم استحکام کا خطرہ ہے۔ طارق حمید قرہ۔۔۔113

جموں وکشمیر کے لوگ بہتر مستقبل کے خواہاں: عمر عبداللہ

ایک بہتر، پُرسکون اور خوشحال کل کے لئے تقسیمی اور فریبی عناصر کو مسترد کرنا لازمی

سرینگر/27 ستمبر//

جموں وکشمیر کے عوام اگر اپنی اس تاریخی ریاست کا ایک بہتر مستقبل چاہتے ہیں کی بات کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ نے کہا کہ اپنے بچوں اور بچیوں کیلئے ایک بہتر، پرامن اور پرسکون کل چھوڑنا چاہتے ہیں تو موجودہ اسمبلی انتخابات میں ہر ایک ذی شعور باشندے کو سوچ سمجھ کر اپنی حق رائے

دہی کی طاقت کا استعمال کرنا ہے اور ایسے عناصر کو یکسر مسترد کرنا ہے جو یہاں کے عوام، ووٹوں اور مینڈیٹ کو تقسیم کرنے کی مذموم عزائم رکھتے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق جموں نارتھ، ادھم پور اور وجے پور حلقہ انتخابات میں بھاری چناوی جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے نیشنل کانفرنس نائب صدر عمر عبداللہ نے کہا کہ جموں کا حال دیکھ لیجئے، بی جے پی۔۔۔114

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

فطرت سے قربت: بیماریوں کے علاج کی انوکھی لیکن مفید تجویز

اسکاٹ لینڈ: آپ باہر جائیے اور روز بادلوں یا تاروں کو دیکھیے؛ دریا یا سمندر کے کنارے جا کر ایک پتھر پر اپنی پریشانی لکھیے اور اسے پانی میں پھینک دیجیے، یا گھر کے باغیچے میں کھمبیوں کی دس اقسام تلاش کیجیے۔ یہ وہ عجیب نسخے ہیں جو آج کل اسکاٹ لینڈ کے ڈاکٹر اپنے مریضوں کے لیے لکھ رہے ہیں۔ اسے ماہرین نے 'فطرت کے نسخے' یا نیچر پرسکرپشن کا نام دیا ہے، بالخصوص شیٹ لینڈ جزائر کے ڈاکٹر دیگر دواؤں کے ساتھ اپنے مریضوں کو فطرت سے قریب ہونے کے مشورے دے رہے ہیں۔ برطانیہ میں اپنی نوعیت کا یہ پہلا تجربہ ہے جو نیشنل ہیلتھ سروسز اور اسکاٹ لینڈ میں پرندوں کے تحفظ کی تنظیم (آر ایس پی بی) نے شروع کیا ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق اس سے بلڈ پریشر قابو میں رہتا ہے، دماغی

اور جسمانی اطمینان بڑھتا ہے اور امراض قلب کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر انسان جب قدرتی مناظر کے قریب ہوتا ہے تو اس سے خوشی ملتی ہے۔ آر ایس پی بی کی ایک افسر کیرن مک کیلوی کے مطابق فطری مناظر دل و دماغ پر بہت اچھے اثرات مرتب کرتے ہیں اور یہ بات سائنسی طور پر درست ثابت ہو چکی ہے۔ اگر مریض پہلی بار افاقہ محسوس کرے تو اسے قدرتی مناظر اور سبزے وغیرہ میں مزید وقت گزارنے کو کہا جاتا ہے۔ مریض اس روداد کو ایک کیلنڈر کے ذریعے نوٹ بک میں لکھتا جاتا ہے۔ مثلاً جنوری میں خاص پھولوں کو کھلتے ہوئے دیکھا جا سکتا ہے۔ یا فروری میں پیاز اور دیگر جڑ والی سبزیاں اگائی جا سکتی ہیں اور مارچ میں پالتو جانوروں کے ساتھ واک کی جا سکتی ہے۔

ماہرین کا اصرار ہے کہ اس طرح صحت پر مفید اثرات ہوتے ہیں۔ لوگ ذیابیطس، ڈپریشن اور کینسر تک میں بہتری محسوس کرتے ہیں۔ ایک اور ڈاکٹر کلوای ایوانز نے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ دوا کے بغیر علاج کیا جائے تو لوگوں کو فطری اور قدرتی مناظر میں جانے دیجیے۔ واضح رہے کہ یہ طریقہ علاج ایک مطالعہ بھی ہے جو طویل عرصے تک جاری رہے گا۔

کھیرا قبض اور پیٹ کے دیگر امراض سے محفوظ رکھتا ہے

نئی دہلی: گرمی کے موسم میں کھیرا کھانا صحت کے لے مفید ہے ہی ساتھ میں جسم کی خوبصورتی کو بھی نکھارتا ہے۔ کم فیٹ و کیلوری کے ساتھ ہی فائبر سے بھرپور کھیرے کے استعمال سے کئی طرح کے فائدے ہیں۔

سلاد کے طور پر استعمال کئے جانے والے کھیرے میں ارپسن نام کا ایک انجائم ہوتا ہے جو پروٹین کو ہضم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

کھیرے کے فوائد:

کھیرا پانی کا بہت اچھا ذریعہ ہوتا ہے، اس میں 95% پانی ہوتا ہے۔

کھیرے کے روزانہ استعمال سے جوڑوں کے درد میں آرام ملتا ہے۔

کھیرے میں موجود عنصر کھانا کو جلد ہضم کرنے میں مدد کرتا ہے۔

کھیرے میں وٹامن اے بی 1، بی 6 سی، ڈی پوٹیشیم، فاسفورس، ایرن وغیرہ اچھی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ جو صحت کے نظریے سے بہت مفید ہے۔

کھیرا قبض سے نجات دلانے کے ساتھ ہی پیٹ کے کئی امراضکے لئے فائدہ مند ہے۔

سینے میں جلن میں مسلسل طور سے کھیرا کھانا فائدہ مند ہے۔

کھیرے میں موجود رس پین کریز سرگرم ہونے پر جسم میں انسولین بنتی ہے۔ انسولین جسم میں بننے پر ذیابیطس سے لڑنے میں مدد ملتی ہے۔

کھیرا کھانے سے کولسٹرل کی سطح کنٹرول رہتی ہے۔ اس سے دل سے متعلق بیماری ہونے کا خدشہ کم رہتا ہے۔

گوشت کو آگ پر بھون کر کھانے سے ہائی بلڈ پریشر کا مرض لاحق ہو سکتا ہے

نئی دہلی: امریکی طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر مرغی، مچھلی یا گوشت کو براہ راست آگ پر بھون کر کھایا جائے تو اس سے بلڈ پریشر میں اضافے کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ امریکن ہارٹ ایسوی ایشن کے سالانہ اجلاس میں پیش کردہ ایک سروے رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ باربی کیو، گرلنگ اور گوشت کو آگ پر براہ راست بھوننے کے رجحان کو کم کرنے کی ضرورت ہے۔

ایسے کھانوں کی زیادتی سے لوگوں میں ہائی بلڈ پریشر کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے لیکن یہ خدشہ درمیانے درجے کا ہو سکتا ہے۔ سروے کے مرکزی مصنف گوانگ لا ایو ہیں جو ہارورڈ ٹی ایچ چین اسکول آف پبلک ہیلتھ میں ریسرچ فیلو ہیں۔ ان کی ٹیم نے 53 ہزار 852 افراد کا طویل مدتی مطالعہ کیا جن میں 32 ہزار 925 خواتین پر مشتمل دو گروپ اور 17 ہزار 104 مرد شامل تھے۔ سروے کے آغاز میں کسی کو بھی بلڈ پریشر، ذیابیطس، امراض قلب اور کینسر کا مرض لاحق نہ تھا۔

اگلے 12 سے 16 سال کے درمیان ان میں سے 37 ہزار 123 افراد کو ہائی بلڈ پریشر کا مرض لاحق ہو گیا۔ ان میں سے جن خواتین و حضرات نے ہفتے میں دو مرتبہ مچھلی، مرغی یا سرخ گوشت کھایا ان میں بلڈ پریشر کا خطرہ 17 فیصد تک نوٹ کیا گیا لیکن یہ مرض ان میں پیدا ہوا جو گوشت کو آگ پر بھون کر یا گرلنگ کے بعد کھاتے رہے۔

جن لوگوں نے مہینے میں 15 مرتبہ اس طرح گوشت کھایا ان میں بلڈ پریشر بڑھنے کا رجحان سب سے زیادہ تھا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ گوشت کو بلند درجہ حرارت پر پکانے سے اس میں بعض مضر صحت کیمیکل پیدا ہونے لگتے ہیں جو کھانے والوں میں اندرونی سوزش، انسولین سے مزاحمت اور ہائی بلڈ پریشر کی وجہ بنتے ہیں۔

ماہرین نے زور دیا ہے کہ ہر دوسرے دن اس طرح کا گوشت کھانے والوں کا بلڈ پریشر بڑھ سکتا ہے لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے تاہم ہفتے میں ایک یا دو مرتبہ آگ پر بھنا گوشت کھانے سے صحت پر کوئی منفی اثر نہیں پڑتا۔

بلیڈر کینسر کی علامتیں اور اس کا علاج

بلیڈر (مثانہ) میں غیر معمولی خلیات بے قابو اضافہ کو بلیڈر کینسر کہتے ہیں۔ بلیڈر کی باہری دیوار کے پٹھوں (ماسلس) کی پرت کو سروسا کہتے ہیں جو کہ فیٹی ٹیشیو، ایڈی پوز ٹیشیو زیا لیمف کے بہت پاس ہوتا ہے۔ بلیڈر وہ غبارہ نما اعضاء ہے جہاں پر پیشاب (یورین) کے کلکشن کا اخراج ہوتا ہے۔ بلیڈر کی اندرونی دیوار نئے بنے پیشاب کے رابطے میں آتی ہے اور اسے یورین بلیڈر (مثانہ) کا اوپری پرت کہتے ہیں۔ یہ ٹرانجشنل سیلس کی وجہ سے گھری ہوتی ہیں جسے یورو تھیلیم کہتے ہیں۔

بلیڈر کینسر مرد اور خواتین دونوں کو ہوتا ہے۔

بلیڈر کینسر مرد اور خواتین دونوں کو بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن عورتوں میں یہ کینسر زیادہ ہوتا ہے۔ بلیڈر کینسر کے کئی وجہ ہیں۔ پراسٹیٹ گرنتھی کا بڑھنا، پیشاب کے راستے میں کنٹرکشن (سکڑن) ہونا، حاملہ ہونے وقت آنے والی پریشانیاں، پیشاب کے راستے میں پتھری کا ہونا، اسقاط حمل کا ہونا وغیرہ بلیڈر انفیکشن کے ذمہ دار ہیں۔ خلیات کی پرت کے نیچے پٹھوں کی ایک پرت ہوتی ہے جو کہ بلیڈر کے سکڑن کے ساتھ پیشاب کو اخراج کرتی ہے جس سے یورین یوریتھرا نام کا ٹیوب سے اخراج کیا جاتا ہے۔

بلیڈر کینسر کا پتہ کب چلتا ہے

بلیڈر کی باہری دیوار کی ماسلس (مانس پیشیوں) کی پرت کو کہتے ہیں جو کی فیٹی ٹیشیو، ایڈی پوز ٹیشیو زیا لیمف نوڈس کے بہت قریب ہوتا ہے۔ بلیڈر کینسر بلیڈر کی پرت سے شروع ہوتا ہے اور تقریباً 70 سے 80 فیصد بلیڈر کینسر کے مریضوں میں کینسر کا پتہ تبھی لگ جاتا ہے جب یہ باہری سطح میں ہوتا ہے جب کہ یہ بلیڈر کی دیوار کی اندرونی سطح میں ہوتا ہے۔

کینسر جب بلیڈر کی بیرونی دیوار میں شروع ہوتا ہے اسے سپرفیشیل کینسر کہتے ہیں اور یہ غیر معمولی خلیات میں آئی سولیڈ پیچ کی طرح دکھتا ہے۔ اگر بلیڈر کی اندرونی دیوار پر انگلی نما نکلا ہوا حصہ پایا گیا تو اسے پیپلری ٹرانجشنل سیل کینسر کہتے ہیں۔

کبھی کبھی ٹیومر کا پتہ لگتا ہے جب کہ یہ گہرے طور پر بلیڈر کی اندرونی دیوار سے لیکر لیمف نوڈس اور دوسرے اعضاء میں پھیل چکا ہوتا ہے۔

بلیڈر کینسر کے دیگر اقسام

بلیڈر کینسر کا ایک اور طرح کا ہوتا جس کو کارسینوما ان سیٹو کہتے ہیں۔ جس کے معنی ہیں کہ یہ کینسر صرف اسی جگہ پر رہتا جہاں پر اس کی شروعات ہوئی ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ کینسر بلیڈر کو بہت گہرائی سے نہیں متاثر کرتا ہے لیکن اس کے کچھ علامات ہیں، یوری نیشن کے دوران جلن ہونا، ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر کے ذریعہ سائی ٹوکس سے جانچ کرنے کے بعد بھی یورولوجیسٹ اس بیماری کو نہ پکڑ پائے۔ جانچ کے لئے بلیڈر کی باہری دیوار کو جو حصہ سرخ لگے وہاں کی بائیوپسی کرنی ہوتی ہے۔

اس کا پتہ ایک دوسری جانچ سے بھی لگایا جاتا ہے جسے کہ یورین سائیٹا لوجی کہتے ہیں اور اس میں پیشاب کے سیل کی جانچ کی جاتی ہے۔ اس جانچ میں پیشاب کا ایک نمونہ لیا جاتا ہے وار مائیکرو اسکوپ کے اندر اس کی جانچ کر کینسر کے سیل کا پتہ لگایا جاتا ہے۔ بلیڈر کینسر کی تین علامتیں ہیں اور سبھی میں الگ الگ طرح کی سیل ہوتی ہیں:۔

تقریباً 90 فیصدی بلیڈر کے کینسر ٹرانجشنل سیل کارسینوماز کہلاتے ہیں۔

6 سے 8 فیصدی اسکیاموس سیل کارسینوما

2 فیصدی ایڈنو کارسینوماز ہوتے ہیں۔

اس طرح کے پیدا ہونے والے انفیکشن جسے سیزوسومیاسی کہتے ہیں وہ بلیڈر کینسر کا خطرہ بڑھاتا ہے۔ وہ مریض جن میں طویل وقت سے بلیڈر کی پتھری ہے ان میں بلیڈر کی دیوار پر سوزن اور لمبے وقت تک جلن کی وجہ سے کینسر کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ وہ مریض جن میں پہلے بھی بلیڈر کینسر ہو چکا ہے ان میں اس بیماری کے دوبارہ ہونے کا خدشہ رہتا ہے۔

بلیڈر کینسر کی علامت:

پاخانہ یا پیشاب کے وقت خون آنا

ہمیشہ بخار رہنا

کھانسنے میں خون آنا

حیض کے دوران زیادہ خون آنا

چھاتی میں گانٹھ کا ہو جانا

بلیڈر کینسر کا علاج:

اس کا علاج بہت مشکل اور مہنگا ہوتا ہے کئی بار سرجری کے ذریعہ بھی اسے ٹھیک کیا جاتا ہے اور کئی بار علاج کے چاروں قسم کا بھی ایک ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ علاج کے یہ چار قسم خاص ہیں:۔

سرجری

انٹرو ویسیکل تھراپی

موبائل فون کے زیادہ استعمال سے جسم کے کسی بھی حصہ میں ٹیومر بن سکتا ہے

واشنگٹن: آج کے دور میں اسمارٹ فون ہمارے زندگی کا لازمی جزو بن گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بات بھول گئے کہ ہم اسمارٹ فون کا استعمال اتنا زیادہ کر رہے ہیں کہ ہمارے جسم میں کہیں بھی کینسر کا پھوڑا بن سکتا ہے یہاں تک کہ دل میں بھی ٹیومر بن سکتا ہے۔ امریکی حکومت کی تازہ ریسرچ میں محققین نے تقریباً 20 سالوں تک 160 کروڑ روپے خرچ کر کے چوہوں پر اسمارٹ فون کے ریڈیشن سے ہونے والے تغیرات پر تحقیق کی گئیہے۔ محققین نے پایا ہے کہ اسمارٹ فون سے نکلنے والی ریڈیشن انسانوں کے جسم میں ٹیومر کو جنم دے سکتی ہے۔ محققین نے مذکر (Male) چوہوں پر موبائل ریڈیشن کا استعمال کرکے یہ پایا کہ ان کے دل کی خلیات (Cells) میں ٹیومر جنم لیتا ہے۔ وہیں محققین نے جب یہی تحقیق مونث (Female) چوہوں پر کی تو ان میں ٹیومر نہیں بنا۔ اس تحقیق میں شامل کئے چوہوں پر بے حد تیز ریڈیشن ڈالی گئی، جس کے بعد 6 فیصد جانوروں میں "schwannomas" کا ٹیومر بن گیا۔ یہ خاص طرح کا ٹیومر دل کے پاس موجود ٹیشو میں پیدا ہوتا ہے۔ اس تحقیق میں مصروف سائنس داں جان بوچر نے کہا 'یہ بات سچ ہے کہ اس سے پہلے بھی فون کی ریڈیشن سے ہونے والے کینسر کا پتہ لگ چکا ہے، لیکن یہ کان اور دماغ کے پاس پائے گئے تھے۔ اب ٹھیک اسی طرح کا ٹیومر پہلی بار دل کے قریب ملا ہے۔ حالانکہ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ جو اثرات چوہوں پر مرتب ہوتے دیکھے گئے ہیں وہی انسانوں پر بھی مرتب ہوں گے۔ واضح رہے کہ یہ نتیجے 3جی اور 2جی فون کے ذریعہ حاصل ہوئے۔ 4جی اور 5جی، الگ فریکوئنسی پر کام کرتے ہیں اور ان سے نکلنے والی ریڈیشن بھی الگ ہوتی ہے۔

بیروں میں چھپے ہیں بے شمار قدرتی فوائد

نئی دہلی: (ایجنسی) بیر ایک مزیدار پھل اور صحت کے لیے بھی مفید ہے، اس کے ذائقے سے تو سب ہی واقف ہیں لیکن کیا آپ اس میں چھپے بے شمار قدرتی فوائد سے واقف ہیں؟ یہ ایک بھرپور غذائیت والا پھل ہے جو پروٹین، وٹامن، کیلشیئم، کاربوہائیڈریٹ، سوڈیم اور میگنیشیم سے مالا مال ہے۔ بیر میں آئرن اور فاسفورس بھی وافر مقدار میں پایا جاتا ہے جو جسم میں خون کی گردش کو بڑھاتا ہے اور آئرن کی کمی کو دور کرتا ہے۔ آج کل ہر دوسرے شخص خصوصاً خواتین کو ہڈیوں کے درد کی شکایت ہے، ایسے میں بیر کھانا ہڈیوں کے لیے مفید ہے کیونکہ اس میں موجود کیلشیئم، آئرن اور فاسفورس ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ بیر ایک کم کیلوریز والا لیکن فائبر سے بھرپور پھل ہے، جس سے وزن میں اضافہ بھی نہیں ہوتا اور وزن کم کرنے کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔ بیر میں وٹامن اے، وٹامن سی اور مختلف نامیاتی مرکبات بھی پائے جاتے ہیں جو جسم میں قوت مدافعت کو بڑھانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ اس کو کھانے کے علاوہ اگر اس کا جوس بنا کر پیا جائے تو وہ بھی موثر ہوگا۔ بیر کا جوس پینے سے چہرے کی جلد نرم و ملائم ہوتی ہے اور اگر جلد پر کوئی اگزیما یا الرجی ہو جائے تو اس کو دور کرنے میں بھی یہ کارآمد ہے۔ بیر کھانے سے قبض، سینے کی جلن، معدے کی تیزابیت اور نظام ہضم کی شکایت بھی دور ہو جاتی ہے۔

پاستہ وزن بڑھانے یا موٹاپے کا باعث نہیں بنتا

نئی دہلی: آج کے دور میں گھر کا کھانا لوگوں کو زیادہ پسند نہیں آتا یا پھر کاہلی، سستی یا وقت کی تنگی کے باعث لوگوں خاص طور پر شہری زندگی گذارنے والے لوگ ہوٹل بازی یا پھر فاسٹ فوڈ وغیرہ میں زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں۔ لیکن ان کھانوں سے گھبراتے بھی رہے ہیں۔ ایسے میں پاستا، میکرونی کے شوقین افراد کے لیے یہ انکشاف کسی خوشخبری سے کم نہیں ہوگا کہ یہ غذائیں وزن بڑھاتی نہیں بلکہ کم کرتی ہیں۔ ایک نئی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ پاستا، میکرونی اور اسپگیٹی وزن کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ ہفتے میں تین بار یہ غذائیں کھانے سے 3 ماہ کے دوران وزن میں آدھا کلو کمی آتی ہے۔ ٹورنٹو کے مائیکل اسپتال میں ہونے والی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ان غذاؤں میں گلائسیمک انڈیکس (جی آئی) دیگر کاربوہائیڈریٹس کے برعکس کم ہوتا ہے جو کہ خون میں اچانک شکر (شوگر) کی مقدار نہ بڑھنے کی وجہ نہیں بنتا۔ اس سے پہلے تحقیق میں محققین نے تجویز کیا تھا کہ گلائسیمک انڈیکس (جی آئی) والی غذائیں زیادہ اطمینان بخش ہوتی ہیں اسی وجہ سے لوگوں کو بھوک دیر سے لگتی ہے۔ تازہ تحقیق کے مصنف ڈاکٹر جان کا کہنا ہے کہ ہم بلا جھجک یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاستا وزن بڑھانے میں انسانی جسم پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس کا استعمال اعتدال میں کیا جائے۔

'نابینا خواتین بھی بریسٹ کینسر کی تشخیص کر سکتی ہیں'

بھارت میں بریسٹ کینسر کی تشخیص کے لیے اہم اقدام کیا گیا ہے جس میں بینائی سے محروم خواتین کو سکھایا گیا ہے کہ کس طرح ابتدائی مرحلے میں ہی بریسٹ کینسر کی تشخیص کی جا سکتی ہے۔ بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق بھارت کی قومی ایسوسی ایشن نابینا افراد (نیب) کے ادارہ برائے معذور اور نابینا خواتین کی تعلیم نے جرمنی کے ڈسکورنگ ہینڈز سے مل کر 'ڈسکورنگ ہینڈز' کے نام سے مہم کا آغاز کیا۔ ڈائریکٹر نیب شالنی کھنہ کا کہنا تھا کہ جرمنی کے ادارے نے ہم سے 2015 میں رابطہ کر کے اپنے پروگرام کے بارے میں اطلاع دی تھی کہ کس طرح بریسٹ کینسر کی ابتدائی نشانیوں کی خود سے تشخیص کی جا سکتی ہے'۔

انہوں نے بتایا کہ ہم نے جرمنی میں ادارے کا دورہ کر کے اس بات کی جانچ کی کہ یہ کیسے ممکن ہے جس کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ بینائی سے محروم خواتین بھی یہ کام انجام دے سکتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ بھارت میں بریسٹ کے بارے میں زیادہ بات نہیں کی جاتی ہے تاہم ہم نے 18 سال سے زائد عمر کی چند خواتین کو چنا جنہیں ہم نے 9 مہینوں تک بریسٹ کینسر کی تشخیص کا عمل سکھایا۔ اس پروگرام کے ہسپتالوں میں آغاز فورٹس ہسپتال کے سرجیکل اونکولوجی کے سربراہ ڈاکٹر مندیپ سنگھ ملہوترہ کی جانب سے کیا گیا۔

بریسٹ کینسر کی تشخیص کرنے والی نابینا خاتون شویتا ورما نے بتایا کہ ان کے اہل خانہ ان کی بینائی سے محروم ہونے کی وجہ سے انہیں گھر میں رکھنا چاہتے تھے تاہم ان کا کہنا تھا کہ 'مجھے آج خوشی ہے کہ اس پروگرام کی بدولت دہلی کے ہسپتال میں نوکری ملی۔ ان کا کہنا تھا کہ 'میں تمام نابینا افراد کے والدین کو کہنا چاہوں گی کہ وہ اپنے بچوں کو نظر انداز نہ کریں بلکہ ان کے ساتھ تعاون کریں، وہ آپ کا سر فخر سے بلند کریں گے۔'

راہل گاندھی کی شہریت منسوخی کا معاملہ، عدالت کا سماعت سے انکار

نئی دہلی// دہلی ہائی کورٹ نے بی جے پی لیڈر سبرامنیم سوامی کی درخواست پر سماعت ملتوی کر دی ہے جس میں وزارت داخلہ کو لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی کی ہندوستانی شہریت منسوخ کرنے کا فیصلہ کرنے کا حکم دینے کی مانگ کی گئی ہے۔ قائم مقام چیف جسٹس منموہن کی قیادت والی بنچ نے کہا کہ اگرچہ معاملہ الہ آباد ہائی کورٹ میں بھی زیر سماعت ہے تو ہم اس کی سماعت نہیں کر سکتے۔ ہائی کورٹ نے اسے اس بنیاد پر ملتوی کیا کہ وہ عدالت کو الہ آباد ہائی کورٹ میں اس کیس کی جاری سماعت کی اسٹیٹس رپورٹ بتائیں۔ کیس کی اگلی سماعت 9 اکتوبر کو ہوگی۔ ہائی کورٹ نے اے ایس جی سے کہا کہ وہ الہ آباد ہائی کورٹ میں دائر درخواست کی ایک کاپی بھی فراہم کرے۔ قائم مقام چیف جسٹس نے کہا کہ وہ الہ آباد ہائی کورٹ میں دائر درخواست کی اسٹیٹس رپورٹ دیکھنے کے بعد ہی سماعت جاری رکھیں گے کیونکہ وہ نہیں چاہتے کہ دہلی ہائی کورٹ اور الہ آباد ہائی کورٹ کے دائرہ اختیار کے معاملے کی سماعت کرے۔ قبل ازیں 20 اگست کو ہائی کورٹ کے سنگل جج نے درخواست کو دوسرے بنچ کو منتقل کرنے کا حکم دیا تھا۔ جسٹس سچن دتہ کی قیادت والا کی بنچ نے کہا کہ درخواست گزار یہ ظاہر کرنے میں ناکام رہے کہ اس میں کوئی آئینی حق ہے۔ لیکن درخواست گزار کا کہنا ہے کہ اس میں مفاد عامہ کا مسئلہ شامل ہے۔ اس لیے اس عرضی کی سماعت پی آئی ایل کی سماعت کرنے والی بنچ کرے گی۔ جس کے بعد عدالت نے درخواست قائم مقام چیف جسٹس کی سربراہی میں بنچ کو منتقل کرنے کا حکم دیا۔ سماعت کے دوران سبرامنیم سوامی نے خود دلیل دی کہ انہوں نے 2019 میں وزارت داخلہ کو لکھا تھا کہ بیک اپس لمیٹڈ 2003 میں برطانیہ میں رجسٹرڈ ہوا اور راہول گاندھی اس کمپنی کے ڈائریکٹرز میں سے ایک ہیں۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ کمپنی کی جانب سے 10 اکتوبر 2005 اور 31 اکتوبر 2006 کو داخل کیے گئے سالانہ ٹیکس گوشواروں میں کہا گیا ہے کہ راہل گاندھی کی شہریت برطانیہ کی ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ کمپنی کی جانب سے 17 فروری 2009 کو خود کو تحلیل کرنے کی درخواست میں راہل گاندھی کی شہریت برطانیہ کی بتائی گئی ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ ایسا کرنا آئین کے آرٹیکل 9 اور ہندوستانی شہریت قانون کی خلاف ورزی ہے۔ آرٹیکل 9 کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی مرضی سے کسی دوسرے ملک کی شہریت لیتا ہے تو وہ ہندوستان کا شہری نہیں رہ سکتا۔ مرکزی وزارت داخلہ نے 29 اپریل 2019 کو راہل گاندھی کو ایک خط لکھا تھا، جس میں ان سے اس سلسلے میں دو ہفتوں کے اندر وضاحت دینے کو کہا گیا تھا لیکن پانچ سال سے زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد بھی کوئی وضاحت نہیں دی ہے۔ ایسے میں ہدایت دی جائے کہ اس سلسلے میں فیصلہ لینے کے لیے وزارت داخلہ کو ہدایات جاری کرنی چاہئیں۔ سوامی نے درخواست میں دعویٰ کیا ہے کہ راہل گاندھی کے پاس برطانوی شہریت ہے۔ ان کے پاس برطانوی پاسپورٹ ہے۔ انہوں نے وزارت داخلہ سے اس معاملے میں کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ درخواست میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ راہل گاندھی برطانیہ میں رجسٹرڈ کمپنی بیکوپس لمیٹڈ کے ڈائریکٹرز میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ کمپنی نے 2005 اور 2006 میں سالانہ گوشوارے جمع کرائے تھے۔ ان کے مطابق، راہل گاندھی کی تاریخ پیدائش 19 جون 1970 ہے۔ آپ کو بتا دیں کہ سبرامنیم سوامی نے گزشتہ ہفتے الزام لگایا تھا کہ راہل گاندھی کے پاس برطانوی شہریت ہے۔ اس کے بارے میں سوامی نے اگست 2019 میں وزارت داخلہ کو ایک خط لکھا تھا اور کہا تھا کہ راہل گاندھی ہندوستانی آئین کے آرٹیکل 9 کے تحت کسی ایک ملک کے شہری ہو سکتے ہیں، لیکن وزارت داخلہ نے پانچ سالوں میں یہ واضح نہیں کیا کہ یہ اس معاملے پر کیا فیصلہ یا اقدام کیا ہے؟ اس سے پہلے بھی راہل گاندھی کی شہریت کا مسئلہ کئی بار اٹھ چکا ہے۔ اس سلسلے میں آر ٹی آئی بھی دائر کی گئی تھی۔

بھارت کو سلامتی کونسل کا مستقل رکن بننا چاہئے/فرانسیسی صدر میکرون

جنیوا// فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل (یو این ایس سی) میں ہندوستان کے لیے مستقل نشست کی حمایت کی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ اقوام متحدہ کے ادارے کو وسعت دی جائے اور مزید ممالک کو شامل کیا جائے۔ 25 ستمبر کو اقوام متحدہ کی جنرل ڈیبیٹ کے دوران اپنے خطاب میں میکرون نے کہا کہ فرانس سلامتی کونسل میں توسیع کے حق میں ہے۔ جرمنی، جاپان، ہندوستان اور برازیل کو مستقل رکن بننے چاہئیں، ساتھ ہی ساتھ دو ایسے ممالک جنہیں افریقہ نمائندگی کے لیے نامزد کرے گا۔ اس وقت، صرف پانچ ممالک سلامتی کونسل کے مستقل رکن ہیں اور ان کے پاس ویٹو کا اختیار ہے۔ یہ امریکہ، چین، فرانس، روس اور برطانیہ ہیں۔ بھی ممالک بشمول یو این ایس سی کے مستقل ارکان جیسے امریکہ نے طاقتور بلاک میں ہندوستان کی شمولیت کی حمایت کی ہے۔ تاہم چین نے اکثر ان تجویز کی مخالفت کی ہے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں مستقل نشست حاصل کرنے کی ہندوستان کی خواہش کی حمایت کرتا ہے۔ حال ہی میں منعقد ہونے والے کواڈ لیڈرز سمٹ کے بعد، کواڈ کے رہنماؤں نے، جس میں امریکہ، ہندوستان، جاپان اور آسٹریلیا شامل ہیں، اپنے مشترکہ بیان میں اقوام متحدہ کے ادارے میں جامع اصلاحات کی ضرورت کا اعادہ کیا۔ ہندوستان کئی سالوں سے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں مستقل نشست کا خواہاں ہے۔ جس میں امن مشن میں اس کے تعاون، اس کے بڑھتے ہوئے عالمی اثر و رسوخ اور دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے طور پر اس کی حیثیت کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قوم نے اقوام متحدہ کے اندر، خاص طور پر سلامتی کونسل کے حوالے سے اصلاحات کی وکالت بھی کی ہے۔ 2023 میں فرانسیسی روزنامے کے ساتھ ایک انٹرویو میں، وزیر اعظم مودی نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ہندوستان کے "صحیح مقام" کی پرزور وکالت کی۔ انہوں نے یو این ایس سی میں غیر مساوی جغرافیائی نمائندگی پر تنقید کی اور عالمی ادارے میں اصلاحات کا مطالبہ کیا یہ کہتے ہوئے کہ یہ ایک ایسے ادارے کے منقطع ہونے کی مثال ہے جس نے ابھرتے ہوئے عالمی نظام کے ساتھ رفتار برقرار نہیں رکھی۔

ہندوستان اور یوروپی یونین پائیدار آبی نظم میں تعاون کو مضبوط بنانے پر متفق

نئی دہلی// ہندوستان اور یورپی یونین (ای یو) نے آج نئی دہلی میں منعقدہ 8ویں انڈیا واٹر ویک کے موقع پر 6 ویں یوروپی یونین-انڈیا واٹر فورم میں پائیدار آبی نظم میں تعاون کو بڑھانے پر اتفاق کیا۔ دونوں فریقوں نے پائیدار سرمایہ کاری کو فروغ دے کر ریور بیسن مینجمنٹ، جدت طرازی کے فروغ اور ٹیکنالوجی کی منتقلی میں تعاون کو بہتر کرنے کا عہد کیا۔ اس فورم نے مشرقی افریقہ کے آبی ذخائر جیسے وکٹوریہ جھیل اور ٹینگانیکا جھیل کے مشکلات سے نمٹنے کے لیے مشرقی افریقہ، ہندوستان اور یوروپی یونین کے درمیان سہ فریقی تعاون پر تبادلہ خیال کیا، جس سے ہندوستان اور یوروپی یونین کی مشترکہ صلاحیت کو فائدہ پہنچے گا۔ انڈیا-ای یو واٹر پارٹنرشپ (آئی ای ڈبلیو پی) 2016 میں قائم ہوئی، جس کا مقصد پانی کے نظم میں تکنیکی، سائنسی اور پالیسی فریم ورک کو بہتر بنانا ہے۔ آئی ای ڈبلیو پی، جو فی الحال مرحلہ III میں ہے، ریور بیسن مینجمنٹ، موسمیاتی لچک، شہری سیلاب اور واٹر گورننس جیسے اہم شعبوں میں موثر اور پائیدار حل تیار کرنے پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔ آئی ای ڈبلیو پی کے تحت، یوروپی یونین اور ہندوستان تاپی اور رام گنگا ندی کے بیسن پر ریور مینجمنٹ کے لیے تال میل کر رہے ہیں۔ فیز III کے تحت، پارٹنرشپ کوششوں کو برہمپترا جیسے دیگر اہم بیسن تک وسعت دی جائے گی۔ دونوں خطوں نے مشترکہ طور پر 37.4 ملین یورو (ای یو 23.4 ملین یورو + انڈیا 14 ملین یورو) کی فنڈنگ سے پانی کے ساتھ 7 تحقیقی اور اختراعی منصوبوں میں تعاون کیا ہے۔ جس میں ای یو اور ہندوستان کے 743 شرکاء کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ یہ پروجیکٹس پینے کے پانی کو صاف کرنے، گندے پانی کی صفائی، اور اصل وقت کی نگرانی اور کنٹرول کے نظام پر توجہ مرکوز کرتے ہیں، اور آئی ای ڈبلیو پی سے ہندوستان میں پانی کی ان جدید تکنیکوں کو بازار میں لے جانے کے لیے مدد ملے گی۔ اس اعلیٰ تاثیر کے فورم میں ہندوستان اور یوروپی یونین کے سرکاری مندوبوں، پالیسی سازوں، ماہرین اور کاروباری اداروں کو پانی کے اہم چیلنجوں سے نمٹنے اور جدید تکنیکی حل تیار کرنے کے لیے ایک ساتھ جمع کیا گیا۔ جل شکتی کے وزیر مملکت ڈاکٹر راج بھوشن چودھری، سکریٹری (جل شکتی)، محترمہ دیباشری مکھرجی؛ چیئرمین، سینٹرل واٹر کمیشن، جناب کشویندر وہرا؛ اور ہندوستان میں یوروپی یونین کے سفیر جناب ہیرو ڈیلفن نے مکمل اجلاس کے دوران آبی تعاون کے تئیں اپنے مشترکہ عزم کی تصدیق کی۔

اگلے 5 سالوں میں ہندوستان کی لاجسٹکس لاگت سنگل ہندسہ پر آجائے گی/گڈکری

نئی دہلی// مرکزی روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز منسٹر نتن گڈکری نے جمعرات کو کہا کہ ہندوستان کی لاجسٹکس لاگت اگلے پانچ سالوں میں سنگل ہندسہ پر آجائے گی۔ نئی دہلی میں 'ڈیلوٹ گورنمنٹ سمٹ' سے خطاب کرتے ہوئے گڈکری نے کہا کہ وزارت کئی ہائی ویز اور ایکسپریس ویز تعمیر کر رہی ہے جس سے ہندوستان کی لاجسٹک لاگت کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ پانچ سالوں کے اندر ہماری لاجسٹک لاگت سنگل ڈیجٹ میں ہو جائے گی۔ تاہم، اقتصادی تھنک ٹینک نیشنل کونسل آف اپلائیڈ اکنامک ریسرچ (NCAER) کے فوری تخمینوں کے مطابق، ہندوستان میں لاجسٹک لاگت 2021-22 میں جی ڈی پی کے 7.8 فیصد سے 8.9 فیصد تک تھی۔ روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کے وزیر نے مزید کہا کہ ان کا مقصد ہندوستانی آٹوموبائل انڈسٹری کو دنیا میں نمبر ایک بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پچھلے سال، ہندوستان جاپان کو پیچھے چھوڑ کر دنیا کی تیسری سب سے بڑی آٹوموبائل مارکیٹ بن گیا تھا، صرف امریکہ اور چین کے بعد۔ ان کے مطابق، ہندوستان کی آٹوموبائل انڈسٹری کا حجم 2014 میں 7.5 لاکھ کروڑ روپے سے بڑھ کر 2024 میں 22 لاکھ کروڑ روپے تک پہنچ گیا۔ ہندوستان کی میکرو اکانومی کے بارے میں بات کرتے ہوئے گڈکری نے کہا کہ ہندوستان دنیا کی سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشت ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم کسانوں کی قوت خرید میں اضافہ کر سکتے ہیں تو اس سے ہماری معیشت پر بڑا مثبت اثر پڑے گا۔ گڈکری نے اس بات پر بھی زور دیا کہ ہندوستان کو اپنی برآمدات بڑھانے اور درآمدات کو کم کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ "سمارٹ شہروں کی طرح، سمارٹ ولیج بھی اقتصادی طور پر قابل عمل ہے۔ وزیر نے کہا کہ کسی بھی ادارے میں کارکردگی کا آڈٹ مالیاتی آڈٹ سے زیادہ اہم ہوتا ہے۔

انڈین ایمریسیو کریٹرز انسٹی ٹیوٹ کے قیام کی منظوری

نئی دہلی// مرکزی کابینہ نے آج انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ایمریسیو کریٹرز (آئی آئی آئی سی) کو اینیمیشن، ویژول ایفیکٹس، گیمنگ، کامکس اور ایکسٹینڈڈ ریئلٹی (اے وی جی سی-ایکس آر) کے لیے ایک قومی مرکز کے طور پر قائم کرنے کی منظوری دی۔ مرکزی کابینہ نے وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں منعقدہ مرکزی کابینہ کی میٹنگ میں کمپنیز ایکٹ۔ 2013 کے سیکشن 8 تحت اینیمیشن، بصری اثرات، گیمنگ، کامکس اور توسیعی حقیقت (اے وی جی سی-ایکس آر) کے لیے نیشنل سینٹر آف ایکسیلنس (این سی او ای) کے قیام کو منظوری دی۔ فیڈریشن آف انڈین چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری اور کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری حکومت ہند کے ساتھ شراکت داروں کے طور پر اس ادارے میں صنعتی اداروں کی نمائندگی کریں گے۔ ریلوے، انفارمیشن براڈ کاسٹنگ اور انفارمیشن ٹکنالوجی کے وزیر اشونی ویشنو نے یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ اس سے ہندوستان میں فلم پروڈکشن میں ٹیکنالوجی کے استعمال کو فروغ ملے گا اور ممبئی، مہاراشٹر اور اس میں کم از کم پانچ لاکھ ملازمتیں پیدا ہوں گی۔ یہ ملک میں اے وی جی سی ٹاسک فورس کے قیام کے لیے مرکزی وزیر خزانہ اور کارپوریٹ امور کے سال 2022-23 کے بجٹ کے اعلان کے مطابق ہے۔ اے وی جی سی-ایکس آر سیکٹر آج میڈیا اور تفریح کے پورے میدان میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے، جس میں فلم پروڈکشن، اوور دی ٹاپ (او ٹی ٹی) پلیٹ فارم، گیمنگ، ایڈورٹائزنگ اور صحت، تعلیم اور دیگر سماجی شعبوں سمیت بہت سے دوسرے شعبے شامل ہیں۔ ملک ترقی کی کہانی کے مجموعی ڈھانچے پر محیط ہے۔ تیزی سے ترقی کرتی ہوئی ٹیکنالوجی اور ملک بھر میں انٹرنیٹ کی رسائی میں اضافے کے ساتھ، بشمول سب سے سستے ڈیٹا کی شرح اے وی جی سی-ایکس آر کا استعمال عالمی سطح پر تیزی سے بڑھنے کے لیے تیار ہے۔

اس سال ہندوستان میں چاول کی ریکارڈ پیداوار ہوگی/یو ایس ڈی اے

نئی دہلی// اقوام متحدہ کے محکمہ زراعت (یو ایس ڈی اے) نے ہندوستان میں بوائی کا رقبہ بڑھنے سے رواں مارکیٹنگ سال میں چاول کی پیداوار گزشتہ سال کے مقابلے ایک فیصد بڑھ کر ریکارڈ 13.9 کروڑ میٹرک ٹن تک پہنچنے کا تخمینہ لگایا ہے۔ یو ایس ڈی اے نے بدھ کو اپنی پیشین گوئی میں کہا کہ ہندوستان کے مارکیٹنگ سال 2024-25 کے چاول کی پیداوار کا ریکارڈ 13.9 کروڑ میٹرک ٹن تک پہنچنے کا امکان ہے، جو گزشتہ ماہ سے معمولی اضافہ اور گزشتہ سال کے مقابلے میں ایک فیصد زیادہ ہے۔ اندازہ ہے کہ کٹائی والا رقبہ ریکارڈ 4.85 کروڑ ہیکٹر تک پہنچ جائے گا، جو گزشتہ ماہ سے ایک فیصد اور گزشتہ سال سے تقریباً دو فیصد زیادہ ہے۔ تاہم، پیداوار کا تخمینہ 4.30 ٹن فی ہیکٹر لگایا گیا ہے، جو پچھلے مہینے اور پچھلے سال کے مقابلے میں قدرے کم ہے۔ رپورٹ کے مطابق کپاس کے مقابلے زیادہ پیداوار اور کم لاگت کے امکانات کی وجہ سے کسان چاول کی کاشت کی طرف راغب ہوئے۔ اس کے علاوہ بڑے پیداواری علاقوں میں بہتر بارش نے دھان کی روپائی کی اوسط رفتار میں اضافہ کیا ہے۔ یو ایس ڈی اے کا اندازہ ہے کہ ہندوستان میں مارکیٹنگ سال 2024-25 میں کپاس کی پیداوار 2.4 کروڑ 480 پاؤنڈ گانٹھ ہوگی، جو گزشتہ ماہ کے مقابلے میں دو فیصد اور گزشتہ سال سے سات فیصد کم ہے۔ ایک اندازے کے مطابق فصل کا کل رقبہ 1.18 کروڑ ہیکٹر ہے جو کہ گزشتہ ماہ کے مقابلے میں دو فیصد اور گزشتہ سال سے سات فیصد کم ہے۔ اسی طرح کپاس کی پیداوار کا تخمینہ 443 کلوگرام فی ہیکٹر لگایا گیا ہے جو کہ گزشتہ ماہ کے مقابلے میں قدرے کم اور گزشتہ سال سے قدرے زیادہ ہے۔ یو ایس ڈی اے نے کہا کہ بنیادی طور پر کسانوں کے ذریعہ زیادہ منافع بخش فصلوں کی طرف جانے اور کپاس کے شمالی علاقوں میں شدید گرمی کی وجہ سے کپاس کی کٹائی کے رقبے میں کمی دیکھی جا رہی ہے۔ کسانوں کے ذریعہ چاول، سویابین اور مونگ پھلی کی کاشت شروع کرنے سے گجرات، مہاراشٹر اور تلنگانہ میں کپاس کی بوائی میں کمی آئی ہے۔

ہندوستان، میانمار سرحد پر 31 ہزار کروڑ روپے کی لاگت سے باڑ لگائی جائے گی

نئی دہلی// منی پور میں جلد از جلد امن بحال کرنے کے لیے حکومت میتی اور کوکی دونوں برادریوں کے ساتھ مسلسل بات کر رہی ہے اور مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ خود ریاست میں سیکورٹی کی صورتحال کا باقاعدگی سے جائزہ لے رہے ہیں اور ضروری کارروائی کو یقینی بنا رہے ہیں۔ مرکزی وزارت داخلہ کے ذرائع کے مطابق حکومت نے ہندوستان-میانمار سرحد پر فری موومنٹ سسٹم (ایف ایم آر) کو ختم کر دیا ہے۔ ذرائع نے بتایا کہ مرکزی حکومت نے گزشتہ 100 دنوں کے دوران منی پور میں امن بحال کرنے کے لیے سیکورٹی کے حوالے سے کئی خصوصی اقدامات کئے ہیں۔ ذرائع نے کہا کہ کابینہ کمیٹی برائے سلامتی نے ہندوستان اور میانمار کے درمیان 1610 کلومیٹر طویل بین الاقوامی سرحد پر تقریباً 31 ہزار کروڑ روپے کی لاگت سے باڑ لگانے اور سرحدی سڑکوں کی تعمیر کے کام کو اصولی طور پر منظوری دے دی ہے۔ موریہ میں تقریباً 10 کلومیٹر سرحد پر باڑ لگائی گئی ہے اور منی پور میں دوسری جگہوں پر 21 کلومیٹر سرحد پر باڑ لگانے کا کام جاری ہے۔

آگرہ: بہادر بیٹی نے بچائی چار لڑکوں کی جان

آگرہ//

اتر پردیش کے ضلع آگرہ کے باہ تحصیل علاقے میں بٹیشور میں جمنا ندی کے رانی گھاٹ پر منگل کی شام مورتی وسرجن کرتے وقت ڈوبنے لگے چار نوجوانوں کو گھاٹ پر پوجا کا سامان بیچنے والی لڑکی نے بچالیا۔ لڑکی کی ہمت سے چاروں کی جان بچ گئی۔ بٹیشور مندر کمیٹی نے لڑکی کو انعام دیا ہے۔ واقعہ منگل کی شام تقریباً پانچ بجے کا ہے۔ لوگوں نے ندی میں ڈوبتے نوجوانوں کو دیکھا تو چیخ و پکار مچائی۔ اس پر گھاٹ پر پوجا کا سامان بیچنے والی لڑکی موہنی گوسوامی (18) جان کی پرواہ کیے بغیر ندی میں کود گئی۔ اس نے ڈوب رہے چاروں نوجوانوں کو باہر نکالا۔ چار نوجوانوں میں سے دو کے نام آکاش اور ہمالیہ باشندہ فیروزآباد بتائے گئے ہیں۔

بھارتی فوج نے ترنگا ماؤنٹین ریسکیو (ٹی ایم آر) کے ساتھ مفاہمت نامے پر دستخط کیے

نئی دہلی// بھارتی فوج نے آج دہلی کینٹ کے سینٹر فار لینڈ وارفیئر اسٹڈیز (سی ایل اے یو ایس) میں چیف آف آرمی اسٹاف جنرل اوپیندر دویدی کی موجودگی میں ترنگا ماؤنٹین ریسکیو (ٹی ایم آر) کے ساتھ مفاہمت نامے (ایم او یو) پر دستخط کیے۔ بھارتی فوج کی جانب سے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل ملٹری آپریشنز (اے) میجر جنرل منیش لوتھرا نے مفاہمت نامے پر دستخط کیے جب کہ ٹی ایم آر کی جانب سے کوہ پیما ہیمنت سچدیو نے دستخط کیے۔ یہ مفاہمت نامہ پہاڑی علاقوں میں بھارتی فوج کے ریسکیو اور سروائیول کی کارروائیوں کو آگے بڑھانے میں ایک اہم قدم ہے۔ ایم او یو میں کہا گیا ہے کہ ٹی ایم آر بھارتی فوج کے ساتھ مل کر فوج کے انسٹرکٹرز کے لیے اپنی مرضی کے مطابق تربیتی پروگرام منعقد کرے گا، جس کا مقصد برفانی تودوں کے گرنے سے آنے والے طوفان میں ریسکیو اور سروائیول کی مہارت میں جوانوں کی صلاحیت کو بہتر بنانا ہے۔ جنرل اوپیندر دویدی نے ٹی ایم آر کی کوششوں کی ستائش کی اور بھارتی فوج اور ٹی ایم آر کے درمیان تعاون کی تعریف کی۔ انھوں نے ٹی ایم آر کی ریسکیو ٹیم کے دو ارکان کو چیف آف آرمی اسٹاف توصیفی کارڈ دے کر ان کی کاوشوں کا اعتراف کیا۔ ڈپٹی چیف آف آرمی اسٹاف (اسٹریٹجی) لیفٹیننٹ جنرل ترون کمار آئیچ نے اس مفاہمت نامے کو دونوں تنظیموں کے لیے باہمی طور پر مفید معاہدہ قرار دیا۔ انھوں نے مزید کہا کہ گذشتہ نو برسوں سے ٹی ایم آر نے تربیت اور بچاؤ کی کوششوں میں غیر متزلزل تعاون فراہم کر کے متعدد زندگیوں کو بچانے میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ ہیمنت سچدیو نے اس بات کو اجاگر کیا کہ ٹی ایم آر کی 15 ٹیمیں پہلے ہی بھارتی فوج کے ساتھ مختلف علاقوں میں تعینات ہیں۔

بھارت 2031 تک دنیا کی تیسری سب سے بڑی معیشت بننے کیلئے تیار ہے/ایس اینڈ پی گلوبل

نئی دہلی// انڈیا فارورڈ ایمرجنگ پرسپیکٹیو کے عنوان سے کریڈٹ ریٹنگ ایجنسی ایس اینڈ پی گلوبل کی رپورٹ کے مطابق، ہندوستان مالی سال 2030-31 تک تیسری سب سے بڑی معیشت بننے کے لیے تیار ہے۔ رپورٹ میں اس اضافے کے پیچھے محرک عنصر کے طور پر 6.7 فیصد کی مضبوط متوقع سالانہ شرح نمو کا حوالہ دیا گیا ہے۔ رپورٹ میں زور دیا گیا ہے کہ ہندوستان کی اقتصادی رفتار کے لیے پائیدار اصلاحات بہت اہم ہیں۔ سفارشات میں کاروباری لین دین اور رسد کو بہتر بنانا، نجی شعبے کی سرمایہ کاری کو بڑھانا، اور عوامی سرمایہ پر انحصار کو کم کرنا شامل ہے۔ ایس اینڈ پی گلوبل بھی ایک متحرک اور مسابقتی ہندوستانی ایکویٹی مارکیٹ کی پیشین گوئی کرتا ہے، جو مضبوط ترقی کے امکانات اور بہتر ضابطے سے تقویت یافتہ ہے۔ ہندوستان کے ابھرتی ہوئی مارکیٹ کے اہم اشاریہ جات میں شامل ہونے کے بعد سے ہندوستانی سرکاری بانڈز میں غیر ملکی آمد میں اضافہ ہوا ہے، یہ رجحان جاری رہنے کی توقع ہے۔ ایجنسی ہندوستان کو اپنے بنیادی ڈھانچے اور جغرافیائی سیاسی حکمت عملیوں کو مزید ترقی دینے کا مشورہ دیتی ہے، خاص طور پر اپنے وسیع ساحلی پٹی کے ساتھ تجارتی فوائد کو زیادہ سے زیادہ کرنے کے لیے۔ رپورٹ کے مطابق، بڑھتی ہوئی برآمدات اور بلک اجناس کی درآمدات کو سنبھالنے کے لیے مضبوط بندرگاہ کا بنیادی ڈھانچہ ضروری ہے، کیونکہ ہندوستان کی تقریباً 90 فیصد تجارت سمندری ہے۔ یہ توانائی کی منتقلی کے منصوبوں کے ساتھ توانائی کی سلامتی کو متوازن کرنے، قابل تجدید ذرائع اور کم اخراج والے ایندھن سمیت پائیدار ٹیکنالوجیز کے ذریعے بڑھتی ہوئی گھریلو توانائی کی ضروریات کو پورا کرنے کی ضرورت کو بھی اجاگر کرتا ہے۔ رپورٹ میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ زراعت میں ترقی بنیادی ڈھانچے اور پیداواری صلاحیت کو بڑھانے کے لیے نئی ٹیکنالوجیز اور پالیسیوں پر انحصار کرے گی۔ غذائی تحفظ اور معاشی استحکام کو یقینی بنانے کے لیے آبپاشی، ذخیرہ اندوزی، اور سپلائی کی تقسیم جیسے اہم مسائل کو حل کرنا بہت ضروری ہے۔ اے آئی کے استعمال سے اقتصادی ترقی کو نمایاں طور پر فروغ دینے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جو ہندوستان کے ڈیجیٹل انفراسٹرکچر کی کوششوں کی کامیابی کی تقلید کے لیے پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ مالی سال 2023-24 کے دوران ہندوستان کی جی ڈی پی میں متاثر کن 8.2 فیصد اضافہ ہوا، جس سے یہ سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشت ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 2022-23 میں معیشت میں 7.2 فیصد اور 2021-22 میں 8.7 فیصد اضافہ ہوا۔ کئی عالمی درجہ بندی ایجنسیوں اور کثیر الجہتی تنظیموں نے ہندوستان کے لیے اپنی ترقی کی پیشین گوئیوں کو اوپر کی طرف نظر ثانی کی ہے۔ جولائی میں، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ نے 2024 کے لیے ہندوستان کی ترقی کے تخمینے کو 6.8% سے بڑھا کر 7% کر دیا، جس سے ابھرتی ہوئی مارکیٹوں اور ترقی پذیر معیشتوں میں سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت کے طور پر ملک کی حیثیت کو واضح کیا گیا۔

ہندوستان اور امریکہ نے فوجی مشق 'یود ابھیاس 2024' کا انعقاد کیا

جے پور//

1,200 سے زیادہ ہندوستانی اور امریکی فوجی، راجستھان میں مشترکہ فوجی مشق 'یود ابھیاس 2024' کے 20ویں ایڈیشن میں حصہ لے رہے ہیں، جو فائر پاور، برداشت، اور انسداد دہشت گردی کی مشقوں پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں۔ اس مشق کا مقصد دونوں ممالک کی افواج کے درمیان باہمی تعاون اور ہم آہنگی کو تقویت دینا ہے، جس میں فوجی دستے 9 سے 22 ستمبر تک راجستھان میں فارن ٹریننگ نوڈ، مہاجن فیلڈ فائرنگ رینجز میں ایک ساتھ تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ مشترکہ تربیت میں حکمت عملی کی مشقیں، فوری ردعمل، منصوبہ بندی، اور مشترکہ فیلڈ ٹریننگ شامل ہے، جو کہ بھارت اور امریکہ کے درمیان اعتماد اور مضبوط دوطرفہ تعلقات کو ظاہر کرتی ہے۔

بھارت کی کاربن کے اخراج میں کمی کی کوششوں کو عالمی سطح پر تسلیم کیا گیا

نئی دہلی//

بوسٹن کنسلٹنگ گروپ (BCG) کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق، ہندوستان کاربن کے اخراج کی رپورٹنگ میں سرفہرست تین ممالک میں سے ایک کے طور پر ابھرا ہے، جہاں 12% ہندوستانی کمپنیاں فعال طور پر اپنے اخراج کی اطلاع دے رہی ہیں، جو کہ عالمی اوسط 9% کو پیچھے چھوڑ رہی ہے۔ ہندوستانی کمپنیاں اخراج کی رپورٹنگ کے لیے ٹارگٹ سیٹنگ میں بھی سرفہرست ہیں، عالمی اوسط 16% کے مقابلے میں 24% اہداف طے کر رہی ہیں، اور 1.5oC پیرس معاہدے کے اہداف کو پورا کرنے کے راستے پر ہیں، جس کے مقابلے میں 15% کمپنیاں ہدف حاصل کر رہی ہیں۔ بی سی جی اور CO2 AI کا کاربن ایمیشن سروے، جو 26 ممالک کی بڑی صنعتوں کے 1864 ایگزیکٹوز کے درمیان کیا گیا، انکشاف ہوا کہ 2024 میں سروے کی گئی کمپنیوں میں سے صرف 9% کے پاس جامع رپورٹنگ تھی، جب کہ 16% نے اخراج کے تینوں دائروں میں اہداف مقرر کیے تھے اور 11% نے اپنے اہداف کے مطابق اخراج میں کمی حاصل کی، جو 2023 کے مقابلے میں کمی کی نشاندہی کرتا ہے۔

خاندان کا ادارہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار کیوں؟۔

تحریر۔شاہنواز فاروقی

ایک وقت تھا کہ خاندان ایک مذہبی کائنات تھا۔ایک تہذیبی واردات تھا۔محبت کا قلعہ تھا۔نفسیاتی حصار تھا۔جذباتی اور سماجی زندگی کی ڈھال تھا..... ایک وقت یہ ہے کہ خاندان افراد کا مجموعہ ہے۔چنانچہ جون ایلیا نے شکایت کی ہے۔

مجھ کو تو کوئی ٹوکتا بھی نہیں
یہی ہوتا ہے خاندان میں کیا

ٹوکنے کا عمل اپنی نہاد میں ایک منفی عمل ہے۔مگر آدمی کسی کو ٹوکتا بھی اسی وقت ہے جب اُس سے اس کا ''تعلق'' ہوتا ہے۔جون ایلیا کی شکایت یہ ہے کہ اب خاندان سے ٹوکنے کا تعمل بھی رخصت ہوگیا ہے۔یہی خاندان کے افراد کا مجموعہ بن جانے کا عمل ہے۔لیکن خاندان کا یہ ''ثمونہ'' بھی بڑی نعمت ہے۔اس لیے کہ بہت سی صورتوں میں اب خاندان افراد کا مجموعہ بھی نہیں رہا۔اسی لیے شاعر نے شکایت کی ہے۔

اک زمانہ تھا کہ سب ایک جگہ رہتے تھے
اور اب کوئی کہیں کوئی کہیں رہتا ہے

بعض لوگ اس طرح کی باتوں کو مشترکہ خاندانی نظام کے ٹوٹ جانے کا سانحہ سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام مشترکہ خاندانی نظام پر نہیں صرف خاندان پر اصرار کرتا ہے۔مشترکہ خاندانی نظام ٹوٹ رہا ہے تو اپنی خرابیوں کی وجہ سے ٹوٹ رہا ہے اور اسے ٹوٹ ہی جانا چاہیے۔اور اب اگر لوگ الگ گھر بنا کر رہ رہے ہیں تو اس میں اعتراض کی کون سی بات ہے! لیکن مسئلہ یہ نہیں ہے کہ اب کوئی کہیں، کوئی کہیں رہتا ہے، بلکہ یہ ہے کہ جو جہاں بھی رہتا ہے محبت کے ساتھ دوسرے سے نہیں ملنا چاہتا۔ایک وقت تھا کہ لوگ کسی ضرورت کے تحت خاندان سے سیکڑوں بلکہ ہزاروں میل دور جا کر آباد ہوجاتے تھے، مگر یہ فاصلہ صرف جغرافیائی ہوتا تھا..... نفسیاتی، ذہنی اور جذباتی نہیں ہوتا تھا۔اب لوگ ایک گھر میں رہتے ہیں تو ان کے درمیان ہزاروں میل کا نفسیاتی، جذباتی اور ذہنی فاصلہ ہوتا ہے..... اور یہی فاصلہ اصل خرابی ہے، یہی فاصلہ خاندان کی ٹوٹ پھوٹ کی علامت ہے، یہی ہمارے عہد کا ایک بڑا انسانی المیہ ہے۔لیکن سوال یہ ہے کہ اس المیے کی وجہ کیا ہے؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ خاندان اپنی اصل میں ایک مذہبی تصور ہے۔کائناتی سطح کے مفہوم میں مرد اللہ تعالیٰ کی ذات اور عورت اللہ تعالیٰ کی صفت کا مظہر ہے، چنانچہ شادی کا ادارہ ذات اور صفت کے وصال کی علامت ہے۔یہی وجہ ہے کہ اسلام میں شادی کی غیر معمولی اہمیت ہے اور رسول اکرم صلوسلم علی نے نکاح کو نصف دین کہا ہے۔مرد اور عورت کے تعلق کی اسی نوعیت کی وجہ سے اسلام طلاق کو سخت ناپسند کرتا ہے، کیونکہ اس سے انسانی سطح پر ذات اور صفت میں علیحدگی ہوجاتی ہے۔لیکن مرد اور عورت کے اس تعلق کا مرکز اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔اسی ذات نے انسانوں کو ''جوڑے'' کی صورت میں پیدا کیا۔اسی ذات نے زوجین کے درمیان محبت پیدا کی۔اسی ذات نے بچوں کی پیدائش کو عظیم نعمت اور رحمت میں تبدیل کیا اور اسی ذات نے بچوں کی پرورش پر بے پناہ اجر رکھا۔مذہبی معاشروں میں خاندان کا یہ تصور انسانوں کے شعور میں پوری طرح راسخ تھا۔یہی وجہ ہے کہ خاندان کا ادارہ لاکھوں یا ہزاروں سال کا سفر طے کرنے کے باوجود بھی نہ صرف یہ کہ باقی اور مستحکم رہا بلکہ اس میں کروڑوں انسان ایک حسن و جمال اور ایک گہری رغبت بھی محسوس کرتے رہے۔لیکن جیسے ہی خدا انسانوں کے باہمی تعلق سے غائب ہوا خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہوگیا۔

مذہب کی وجہ سے خاندان کے ادارے کی ایک تقدیس تھی۔اس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا سایہ تھا۔اس میں کائناتی سطح کی معنویت تھی جس کا کچھ نہ کچھ ابلاغ بہت کم پڑھے لکھے لوگوں تک بھی کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا تھا۔مذہبی بنیادوں کی وجہ سے خاندان میں ایک برکت تھی اور اس کے ساتھ اجر و ثواب کے درجنوں تصورات وابستہ تھے۔لیکن خدا کے تصور کے منہا ہوتے ہی اور مذہب سے رشتہ توڑتے ہی خاندان اچانک صرف ایک حیاتیاتی، سماجی اور معاشی حقیقت بن گیا۔یعنی انسان محسوس کرنے لگے کہ خاندان انسانی نسل کی بقا اور تسلسل کے لیے ضروری ہے۔خاندان نہیں ہوگا تو انسانی نسل فنا ہوجائے گی۔خاندان کے خالص حیاتیاتی تصور نے مرد اور عورت کے باہمی تعلق کو صرف جسمانی تعلق تک محدود کردیا۔اس تعلق کی اہمیت تو بہت تھی مگر اس میں معنی کا فقدان تھا، اور اس سے کوئی تقدیس وابستہ نہ تھی۔خدا اور مذہب سے بے نیاز ہوتے ہی انسان کو محسوس ہونے لگا کہ خاندان صرف ہماری سماجی ضرورت ہے۔انسان ایسی حالت میں پیدا ہوتا ہے کہ اسے طویل عرصے تک ماں باپ اور دوسرے خاندانی رشتوں کی ''ضرورت'' ہوتی ہے، لیکن ضرورت ایک ''مجبوری'' اور ایک ''جبر'' ہے اور اس کی کوئی اخلاقیات نہیں۔چنانچہ مغربی دنیا میں کروڑوں انسانوں نے اس مجبوری اور جبر کے طوق کو گلے سے اتار پھینکا۔انسان صرف سماجی نفسیات کا اسیر ہوجاتا ہے تو اس سے ''معاشی ضرورت'' کے نمودار ہونے میں دیر نہیں لگتی، اور معاشی ضرورت دیکھتے ہی دیکھتے سماجی ضرورت کو بھی ''ثانوی ضرورت'' بنا دیتی ہے۔خاندان کے ادارے کے حوالے سے یہی ہوا۔خاندان کے سماجی ضرورت ہونے کے تصور سے معاشی ضرورت کا تصور نمودار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے خاندان کے ادارے کے تشخص کا نمایاں ترین پہلو بن گیا۔

خاندان کے ادارے کے حوالے سے خدا اور مذہب کے بعد سب سے زیادہ اہمیت محبت کے تصور کو حاصل ہے۔محبت انسانی زندگی میں کتنی اہم ہے اس کا اظہار میر تقی میرؔ نے اس سطح پر کیا ہے جس سے بلند سطح کا تصور ذرا مشکل ہے۔میرؔ نے کہا ہے۔

محبت نے کاڑھا ہے ظلمت سے نور
نہ ہوتی محبت نہ ہوتا ظہور

میرؔ نے اس شعر میں محبت کو پوری کائنات کی تخلیق کا سبب قرار دیا ہے۔محبت نہ ہوتی تو یہ کائنات ہی وجود میں نہ آتی۔محبت کے حوالے سے میرؔ کا ایک اور شعر بے مثال ہے۔انہوں نے کہا ہے۔

محبت مسبّب محبت سبب
محبت سے ہوتے ہیں کار عجب

محبت کے ''کار عجب'' کرنے کی صلاحیت کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ ہر انسان ایک دوسرے سے مختلف کائنات ہوتا ہے، لیکن محبت شادی کی صورت میں دو کائناتوں کو اس طرح ایک کردیتی ہے کہ ان کے درمیان کوئی تضاد اور کوئی کش مکش باقی نہیں رہتی۔یہ عمل معجزے سے کم نہیں، مگر محبت نے اس معجزے کو تاریخ و تہذیب کے سفر میں اتنا عام کیا ہے کہ یہ معجزہ کسی کو معجزہ ہی نظر نہیں آتا۔

بچوں کو پالنا دنیا کا مشکل ترین کام ہے۔اس میں ماں باپ کی شخصیت کی اس طرح نفی ہوتی ہے کہ اس کا بوجھ اٹھانا آسان نہیں۔بچوں کی پرورش ماں باپ کی نیندیں حرام کردیتی ہے، ان کا آرام چھین لیتی ہے، ان کی ترجیحات کو تبدیل کردیتی ہے۔لیکن ماں باپ کی محبت ہر قربانی کو سہل کردیتی ہے۔ماں باپ کے دل میں بچوں کے لیے محبت نہ ہو تو وہ بچوں کو پالنے سے انکار کردیں، یا ان کو ہلاک کر ڈالیں۔لیکن محبت، بے پناہ مشقت کو بھی خوشگوار بنا دیتی ہے اور انسان کو تکلیف میں بھی ''راحت'' محسوس ہونے لگتی ہے، پریشانی بھی بھلی معلوم ہوتی ہے، قربانی میں بھی بے پناہ لطف کا احساس ہوتا ہے۔بچوں کو ماں باپ کی محبت کا جو تجربہ ہوتا ہے وہ ان کی شخصیت کو ایسا بنا دیتا ہے کہ جب ماں باپ بوڑھے ہوجاتے ہیں تو اکثر بچے اسے لوٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔یہ محبت ہی ہے جو بچوں ہی نہیں بڑوں کو بھی اس لائق بناتی ہے کہ وہ اپنے وقت، خوشیوں اور وسائل میں دوسروں کو شریک کریں۔لیکن مغرب میں انسان خدا اور مذہب سے دور ہوا تو اس کے دل میں محبت کا کال پڑ گیا، اور محبت کے قحط نے والدین کے لیے بچوں اور بچوں کے لیے والدین کو بوجھ بنا دیا۔یہاں تک کہ شوہر اور بیوی بھی ایک دوسرے کو ایک وقت کے بعد ''اضافی'' نظر آنے لگے۔مغرب کا یہ ہولناک تجربہ اب مشرق میں بھی عام ہے، یہاں تک کہ اسلامی معاشرے بھی اس سے محفوظ نہیں۔اس سلسلے میں اسلامی اور غیر اسلامی معاشروں میں فرق یہ ہے کہ غیر اسلامی معاشروں میں خدا اور مذہب لوگوں کی زندگی سے یکسر خارج ہوچکے ہیں، جبکہ اسلامی معاشروں میں مذہب آج بھی اکثر لوگوں کے لیے ایک زندہ تجربہ ہے۔البتہ جدید دنیا کے رجحانات کا دباؤ اتنا شدید ہے کہ مسلم معاشروں میں بھی مذہب پیش منظر سے پس منظر میں چلا گیا ہے۔چنانچہ مسلم معاشروں میں بھی خاندان کا ادارہ اضمحلال، انتشار اور انہدام کا شکار ہو رہا ہے۔

مادی دنیا حقیقی خدا کے انکار تک محدود نہ رہی بلکہ اس نے دولت کی صورت میں اپنا خدا پیدا کر کے دکھایا، اور وہ معاشرے جو کبھی ''خدا مرکز'' یا God Centric تھے وہ دولت مرکز یا Money entric بنتے چلے گئے۔ان معاشروں میں دولت ہر چیز کا نعم البدل بن گئی۔اس نے حسب نسب کی صورت اختیار کرلی۔وہی شرافت اور نجابت کا معیار ٹھیری۔اسی سے علم و ہنر منسوب ہوگئے، اسی سے انسانوں کی اہمیت کا تعین ہونے لگا، اسی نے خوشی اور غم کی صورت اختیار کرلی۔یہاں تک کہ دولت ہی ''تعلق'' بن کر رہ گئی۔دولت کی اس بالادستی اور مرکزیت نے معاشروں میں قیامت برپا کردی۔مغرب کی تو بات ہی اور ہے، ہم نے اپنے معاشرے میں دیکھا ہے کہ والدین تک معاشی اعتبار سے کامیاب بچوں کو اپنے اُن بچوں پر ترجیح دینے لگتے ہیں جو معاشی اعتبار سے نسبتاً کم کامیاب ہوتے ہیں، خواہ معاشی اعتبار سے کمزور بچوں میں کیسی ہی انسانی خوبیاں کیوں نہ ہوں۔پاکستان اور دوسرے ملکوں میں مشرق وسطیٰ جانے کا رجحان پیدا ہوا تو کروڑوں لوگ اپنے خاندانوں کو چھوڑ کر بہتر معاشی مستقبل کے لیے عرب ملکوں میں جا آباد ہوئے۔یہ لوگ دس پندرہ اور بیس سال کے بعد لوٹے تو ان کے پاس دولت تو بہت تھی مگر وہ اپنے بچوں کے لیے تقریباً اجنبی تھے۔یہاں تک کہ ان کی بیویوں اور ان کے درمیان بھی ''نیم اجنبی'' کا تعلق استوار ہوچکا تھا۔

انسانوں کی شخصیتوں کی جڑیں معاشیات میں اتنی گہری پیوست ہوئیں کہ ہم نے متوسط طبقے کے بہت سے بچوں کو یہ کہتے سنا کہ ہمیں ہمارے باپ نے دیا ہی کیا ہے؟ حالانکہ ان کے پاس شرافت کی دولت تھی، ایمان داری کا سرمایہ تھا، علم کی میراث تھی، تخلیقی رجحانات کا ورثہ تھا۔لیکن انہیں ان میں سے کسی چیز کی موجودگی کا شعور نہ تھا، کسی چیز کی موجودگی کا احساس نہ تھا۔انہیں شعور اور احساس تھا تو صرف اس چیز کا کہ ان کے پاس دولت نہیں ہے۔کار اور کوٹھی نہیں ہے۔بینک بیلنس نہیں ہے۔ہم دیکھ رہے ہیں کہ شادی بیاہ کے معاملات میں دولت تقریباً واحد معیار بن چکی ہے۔اس سلسلے میں مذہبی اور سیکولر کی کوئی تخصیص نہیں۔دولت کے حمام میں سب ننگے ہیں۔اس کے بعد بھی لوگ سوال کرتے ہیں کہ خاندان کا ادارہ کیوں کمزور پڑ رہا ہے!

کیوں مسلمان ہوئے

۔ڈاکٹر عبدالغنی فاروق۔
حسین روڈ (انگلستان)۔

جب کوئی شخص اپنے آبائی اور نسلی مذہب کو چھوڑ کر نیا دین اختیار کرتا ہے تو اس کے پس پردہ عموماً جذباتی، فکری یا سماجی عوامل کارفرما ہوتے ہیں، لیکن جہاں تم میری افتادِ طبع کا تعلق ہے، میں اس معاملے میں کبھی جذباتیت کا شکار نہیں ہوا، بلکہ خالص فکری اور سماجی بنیادیں تھیں جنہوں نے بالآخر مجھے اسلام کی آغوش میں لا ڈالا جب کہ اس سے قبل میں نے دنیا بھر کے تمام مذاہب کے دعاوی، الہامی کتب اور نتائجِ فکر کا ایک ایک پہلو کھنگال ڈالا تھا۔

میرے والد رومن کیتھولک تھے جب کہ والدہ یہودی تھیں۔تعلیم اور تربیت چرچ آف انگلینڈ کے اصولوں کے مطابق ہوئی، یوں بیک وقت تین مذاہب سے میرا تعارف ہوگیا۔میری تشکیک کا آغاز اس وقت ہوا جب میں نے یہودیت اور عیسائیت کے عقائد کا موازنہ کیا۔میرے وجدان نے مقدس اوتار کے تصور اور کفارے کے عقیدے کو ماننے سے صاف انکار کردیا، بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی ذہین انسان نہ تو بائبل کے بلند آہنگ اور تہہ در تہہ دعاوی سے مطمئن ہوسکتا ہے نہ وہ خدا کے روایتی تصور پر مبنی چرچ آف انگلینڈ کے ان تعلیمات کو قبول کرسکتا ہے جن میں عقل و شعور پر مبنی کسی زندہ نظریۂ عبادت کا وجود نہیں۔

جہاں تک یہودیت کا تعلق ہے اگرچہ بائبل کی مختلف کتابوں میں اس کا تناسب گھٹتا بڑھتا رہتا ہے تاہم یہاں میں نے خدا کا خاصا باوقار تصور پایا ہے اور اس کی قدیم اصلیت ابھی برقرار ہے، چنانچہ میں نے یہودیت کے کئی اجزا کو قبول کرلیا مگر بعض کو یکسر مسترد کردیا۔مثال کے طور پر اگر اس کے تمام اصولوں اور سفارشوں کو قبول کرلیا جائے تو دنیاوی و مادّی زندگی کے لیے بہت کم گنجائش رہ جاتی ہے۔ثانیاً ذہن کو رسوم و روایات اور مصنوعی تصورات کے ایک لمبے سلسلے کا پابند بنانا پڑتا ہے اور سب سے بڑی قباحت تو یہ ہے کہ یہودیت ایک نسلی مذہب ہے اور محدود طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔مختلف انسانی گروہوں کے درمیان اختلافات کی خلیج وسیع کرتا ہے۔

میں نے چرچ آف انگلینڈ کے طریق عبادت اور تصورات کو قریب سے دیکھا تھا اور یہودیت کی مذہبی رسوم کا بغور مشاہدہ کیا تھا۔نتیجہ یہ ہوا کہ میرے ذہن نے دونوں میں سے کسی کو قبول نہ کیا۔رومن کیتھولک میں، میں نے پُراسراریت کا غلبہ پایا اور انسانی وقار و احترام کو توہمات تلے کراہتے دیکھا۔یہاں ایک طرف تو انسان کو پیدائشی گناہ گار کہا جاتا ہے مگر دوسری طرف پوپ اور اس کے حواری معصوم عن الخطا قرار دیے گئے ہیں۔

اکتا کر میں نے ہندو فلاسفی کا مطالعہ شروع کیا اور اپنشد اور وید کو بنیاد بنایا، مگر نتیجہ وہی ڈھاک کے تین پات یعنی کچھ چیزوں میں نے احترام کی نظر سے دیکھا مگر اکثر باتوں کو رد کردیا۔معاشرتی برائیوں کا ہندو تعلیمات کوئی حل پیش نہیں کرتیں۔برہمن کو غیر معمولی تقدس اور ان گنت سہولتوں کا مستحق ٹھہرایا گیا مگر اچھوت کو زندہ درگور کردیا گیا ہے، کسی مذہب میں بھی انسانی توہین کی وہ مثال نہیں ملتی جس کا نمونہ ہندومت میں نظر آتا ہے۔مزے کی بات یہ ہے کہ سارا الزام خدا کے سر تھوپا جاتا ہے کہ یہ سب کچھ اس کی مرضی کے مطابق ہو رہا ہے۔

بدھ مت نے مجھے انسانی ذہن اور اس کے طریق کار کو سمجھنے میں مدد دی۔میں نے اندازہ کیا کہ ضروری قسم کی قربانیاں دی جائیں تو مظاہر فطرت کا ادراک بالکل کسی کیمیائی تجربے کی طرح حاصل ہوسکتا ہے۔یوں لگتا ہے کہ بدھ مت ذات پات کے نظیرے کا محض ردِعمل ہے۔لیکن اس میں ان اخلاقی تعلیمات کا فقدان ہے جو ہندومت میں پائی جاتی ہیں۔بدھ مت میں مافوق الانسان قوتیں تو حاصل ہوسکتی ہیں مگر مجھے بہت جلد پتا چل گیا کہ ان قوتوں کا روحانیت سے کوئی تعلق نہیں بلکہ سائنس کا ایک شعبہ ہے جو اخلاقیات کو سہارا تو نہیں دیتا محض اعلیٰ درجے کی تفریح کا باعث بنتا ہے۔جذبات کو دبا دینا اور تمام خواہشات کو تابع کرلینا یہ کام تو زینو (زینو یونان کا ایک فلسفی (336-265 قبل مسیح) جس کا نقطۂ نظر یہ ہے کہ سب انسان برابر ہیں اور مثالی زندگی یہ ہے کہ کسی شخص کو کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔) کے پیروکار بھی کرتے تھے۔پھر بدھ ازم میں خالق کائنات کا کہیں تصور نہیں ملتا محض ذاتی نجات کی خاطر تگ و دو کی جاتی ہے اور اس کا انداز بھی سراسر غیر فطری اور مصنوعی ہے۔ٹالسٹائی کی عیسائیت کی مانند کم از کم نظریاتی اعتبار سے بدھ ازم دنیا کی رہنمائی کرسکتا تھا، مگر جس طرح عیسائیت مسیح علیہ السلام کے اقوال تک محدود ہو کے رہ گئی، اسی طرح بدھ ازم محض زبانی جمع خرچ کا ایک نمونہ بن گیا اور بس۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کچھ مذاہب نظریاتی اعتبار سے دنیا کے لیے باعثِ نجات ہو سکتے تھے تو عملی میدان میں وہ ایسا کرنے سے کیوں قاصر رہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ مذاہب ایک محدود طبقے کے لیے تھے، عوام تک ان کی رسائی نہیں تھی۔عیسائیت اور بدھ ازم کے مطالعے سے پتا چلتا ہے کہ ان مذاہب کے بانیوں نے سماجی مسائل کو چھوا تک نہیں، وجہ یہ ہے کہ وہ انہیں اہمیت ہی نہیں دیتے تھے۔مسیح اور بدھ دونوں نے ترکِ دنیا کی تعلیم دی ہے اور خدا کو پانے کے لیے بھی ذات کو پسندیدہ اور لازمی قرار دیا ہے۔''وائرا گیام یعنی برائی کی مزاحمت نہ کرو، کل کی فکر نہ کرو، یا بھیک کے کشکول کی عظمت'' جیسے خیالات کتنے ہی بلند کیوں نہ ہوں اور جو لوگ ان پر کاربند ہوتے ہیں ان کی کتنی ہی تعظیم کیوں نہ کی جائے مگر ان تعلیمات کی کوئی سماجی حیثیت یا اہمیت نہیں ہے کہ نہ تو ایک عام آدمی ان پر عمل پیرا ہوسکتا ہے نہ ان سے کسی غریب کسان یا مزدور کے دکھوں میں کوئی کمی ہوسکتی ہے، ان میں شاید روحانی تسکین کا کوئی پہلو تو موجود ہو، مگر سماجی فوائد کے اعتبار سے یہ بے کار محض ہیں۔

یہ بات آپ کو خاصی عجیب لگے گی کہ عرب ممالک میں رہنے کے باوجود اسلام سے میرا تعارف بس سرسری اور سطحی نوعیت کا تھا اور میں نے جتنی گہری توجہ دوسرے مذاہب پر صرف کی اسلام کا حصہ اس میں صفر کے برابر ہے۔میں نے اس وقت تک صرف راڈویل کا ترجمۂ قرآن مجید پڑھا تھا اور اس سے کوئی خاص تاثر نہیں لیا تھا۔معاملہ تو اُس وقت آگے بڑھا جب لندن میں میری ایک بہت اچھے مسلمان مبلغ سے ملاقات ہوئی۔اس وقت مجھے احساس ہوا کہ غیر مسلموں کو اسلام کے قریب لانے کے لیے عرب ملکوں میں کچھ نہیں ہوا حالانکہ اگر اس سمت میں کام ہوتا تو اس کے بڑے خوش گوار نتائج سامنے آسکتے تھے۔

بہرحال میں نے مسلمان مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک مسلمان کا ترجمہ قرآن پڑھا تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے اور میں سالہا سال سے اسی گوہر مقصود کا متلاشی تھا۔۔1945ء کی ایک عید کے موقع پر اور اس سے کوئی خاص تاثر نہیں لیا تھا۔معاملہ تو اُس وقت آگے بڑھا جب لندن میں میری ایک بہت اچھے مسلمان مبلغ سے ملاقات ہوئی۔اس وقت مجھے احساس ہوا کہ غیر مسلموں کو اسلام کے قریب لانے کے لیے عرب ملکوں میں کچھ نہیں ہوا حالانکہ اگر اس سمت میں کام ہوتا تو اس کے بڑے خوش گوار نتائج سامنے آسکتے تھے۔

بہرحال میں نے مسلمان مصنفین کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ایک مسلمان کا ترجمہ قرآن پڑھا تو مجھ پر انکشاف ہوا کہ مجھے میری منزل مل گئی ہے اور میں سالہا سال سے اسی گوہر مقصود کا متلاشی تھا۔۔1945ء کی ایک عید کے موقع پر

میں بیان نہیں کرسکتا کہ اسلام سے اس باقاعدہ اور عملی تعارف نے میرے دل و دماغ پر کیا تاثرات چھوڑے۔یہاں مجھے وہ سب کچھ نظر آیا جو کسی بھی دوسرے مذہب میں نہیں تھا۔آپ میری سوچوں کا اندازہ اس امر سے لگا سکتے ہیں کہ میں نے دنیا بھر کے مذاہب کا تفصیلی مطالعہ کیا مگر کسی میں کشش نظر نہ آئی مگر اسلام نے بہت تھوڑے عرصے میں مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور میں مسلمانوں کی عظیم عالمی برادری کا باقاعدہ رکن بن گیا۔

متذکرہ بالا تصریحات سے یہ بات تو سامنے آگئی کہ میں مسلمان کیوں ہوا مگر یہ وضاحت نہیں ہوئی کہ مجھے مسلمان ہونے پر فخر کیوں ہے؟ دراصل فخر و ناز کا احساس مجھے وقت اور تجربے نے عطا کیا۔میں نے اسلامی تہذیب و ثقافت کی تعلیم ایک انگریزی یونیورسٹی میں حاصل کی۔یہاں مجھے پتا چلا کہ یورپ کو قرونِ مظلمہ (Dark Age) سے نکالنے والا اسلام تھا۔تاریخ نے مجھے بتایا کہ دنیا میں مسلمانوں نے کتنی عظیم و پُرشوکت سلطنتیں قائم کیں اور آج کے سائنسی علوم اور ایجادات دراصل اسلام کی مرہونِ منت ہیں چنانچہ اب جب کوئی اظہارِ افسوس کرتا ہے کہ تم پیچھے کی طرف لڑھک گئے ہو تو میں اس کی جہالت پر مسکرا دیتا ہوں۔میں

ہونے پر فخر کیوں ہے؟ دراصل فخر و ناز کا احساس مجھے وقت اور تجربے نے عطا کیا۔میں نے اسلامی تہذیب و ثقافت کی تعلیم ایک انگریزی یونیورسٹی میں حاصل کی۔یہاں مجھے پتا چلا کہ یورپ کو قرونِ مظلمہ (Dark Age) سے نکالنے والا اسلام تھا۔تاریخ نے مجھے بتایا کہ دنیا میں مسلمانوں نے کتنی عظیم و پُرشوکت سلطنتیں قائم کیں اور آج کے سائنسی علوم اور ایجادات دراصل اسلام کی مرہونِ منت ہیں چنانچہ اب جب کوئی اظہارِ افسوس کرتا ہے کہ تم پیچھے کی طرف لڑھک گئے ہو تو میں اس کی جہالت پر مسکرا دیتا ہوں۔میں

روزنامہ وطن سرینگر

کیا آپ وہ اُستاد ہیں؟

تحریر
بے نظیر فیصل

میں اپنے قلب وروح کی گہرائی سے ان اساتذہ کی تعظیم تکریم وتعریف کرتا ہوں جو واقعی تدریس کے شوقین ہیں۔ وہ استاد جو دوسروں کے لیے تحریک بننا چاہتا ہے۔ وہ استاد جو ہر وقت اپنی ملازمت سے خوش ہوتا ہے۔ وہ استاد جسے اسکول کا ہر بچہ پسند کرتا ہے۔ وہ استاد جسے بچے ساری زندگی یاد رکھتے ہیں۔ کیا آپ وہ استاد ہیں؟

میرے مطابق ایک استاد کو تدریس سے لطف اندوز ہونا' اپنے طلباء کی زندگی میں انقلابی تبدیلی پیدا کرنا' مثبت سوچ کا حامل ہونا وغیرہ کئی ایسی صفات وعادات ہیں جو بحیثیت معلم واستاد ہر استاد میں ہونی چاہیئے۔ درحقیقت، کئی ایسی عادات ہیں جو ایک معمولی استاد کو موثر استاد بناتی ہیں لیکن مندرجہ ذیل وہ عادات ہیں جو مجھے سب سے اہم لگتی ہیں اور بہت سی دیگر کردار کی خصوصیات کو بھی ان میں باندھا جاسکتا ہے۔

۱۔ تدریس سے لطف اندوز ہونا:

تدریس کا مطلب ایک بہت ہی لطف اندوز اور فائدہ مند کیریئر کا میدان ہونا ہے (اگرچہ بعض اوقات مطالبہ اور تھکا دینے والا!)۔ آپ کو صرف اسی صورت میں استاد بننا چاہیے جب آپ بچوں سے محبت کرتے ہیں اور اپنے دل سے ان کی دیکھ بھال کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اگر آپ ان کے ساتھ تفریح نہیں کر رہے ہیں تو آپ بچوں سے تفریح کی توقع نہیں کرسکتے ہیں! اگر آپ صرف کسی نصابی کتاب سے ہدایات پڑھتے ہیں تو یہ غیر موثر ہے۔ اس کے بجائے، اپنے اسباق کو زیادہ سے زیادہ متعامل اور مشغول بنا کر زندہ کریں۔ تدریس کے لیے آپ کے شوق کو ہر دن چمکنے دیں۔ ہر تدریسی لمحے سے بھرپور لطف اندوز ہوں۔

۲۔ فرق پیدا کرنا:

ایک کہاوت ہے، بڑی طاقت کے ساتھ، بڑی ذمہ داری آتی ہے"۔ ایک استاد کی حیثیت سے، آپ کو اپنے پیشے کے ساتھ آنے والی بڑی ذمہ داری سے آگاہ ہونے اور اسے یاد رکھنے کی ضرورت ہے۔ آپ کا ایک مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ آپ طلباء کی زندگی میں فرق پیدا کریں۔ مگر کیسے؟ جب وہ آپ کے کلاس روم میں ہوں تو انہیں خاص اور محفوظ ہونے کا احساس دلائے۔ ان کی زندگی میں مثبت اثر بنیں۔ کیونکہ آپ کبھی نہیں جانتے کہ کسی خاص دن آپ کے کلاس روم میں داخل ہونے سے پہلے آپ کے طلبا پر کیا گزری ہیں یا وہ آپ کی کلاس کے بعد کن حالات میں گھر جارہے ہیں۔ لہٰذا، صرف اس صورت میں کہ انہیں گھر سے کافی مدد نہیں مل رہی ہے، کم از کم آپ کے مشفق رویئے سے ایک مثبت فرق پیدا ہونگا جو آپ انہیں فراہم کرسکتے ہیں۔

۳۔ مثبتیت پھیلانا:

ہر روز کلاس روم میں مثبت توانائی لائیں۔ آپ کے پاس ایک خوبصورت مسکراہٹ ہے لہٰذا اسے دن بھر زیادہ سے زیادہ بکھیرنا نہ بھولیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کو اپنی ذاتی زندگی میں اپنے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن ایک بار جب آپ اپنی کلاس روم میں داخل ہوجاتے ہیں تو آپ کو دروازے میں قدم رکھنے سے پہلے یہ سب پیچھے چھوڑ دینا چاہیے۔ آپ کے طلباء آپ سے زیادہ مستحق ہیں کہ آپ ان پر اپنی مایوسی نکالیں۔ چاہے آپ کیسا ہی محسوس کررہے ہوں، آپ کو کتنی نیند آئی ہے یا آپ کتنے مایوس ہیں، کبھی بھی اس کو ظاہر نہیں ہونے دیں گے۔ یہاں تک کہ اگر آپ کا دن برا گزر رہا ہے، طلباء کے سامنے اداکاری کا ماسک پہننا سیکھیں اور انہیں آپ کو سپر ہیرو کے طور پر سوچنے دیں (یہ آپ کا دن بھی بنادے گا) کوئی ایسا شخص بنیں جو ہمیشہ مثبت، خوش اور مسکراتا رہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ مثبت توانائی متعدی ہے اور اسے پھیلانا آپ پر منحصر ہے۔ دوسرے لوگوں کی منفیت آپ کو اپنے ساتھ نیچے نہ لانے دیں۔

۴۔ ذاتی ہونا:

یہ تفریحی حصہ ہے اور ایک موثر استاد ہونے کے لیے بالکل اہم ہے! اپنے طلباء اور ان کی دلچسپیوں کو جانیں تاکہ آپ ان سے جڑنے کے طریقے تلاش کرسکیں۔ انہیں اپنے بارے میں بتانا بھی نہ بھولیں! اس کے علاوہ، ان کے سیکھنے کے انداز کو جاننا ضروری ہے تاکہ آپ ان میں سے ہر ایک کو ایک فرد کے طور پر پورا کرسکیں۔ اس کے علاوہ، اپنے طلباء کے والدین کو بھی جاننے کی کوشش کریں۔ والدین سے بات کرنے کو ایک ذمہ داری کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے بلکہ ایک اعزاز کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔ اسکول کے سال کے آغاز میں، یہ معلوم کریں کہ وہ (والدین) سال کے کسی بھی وقت کسی بھی چیز کے بارے میں آپ کے پاس آسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ، اپنے ساتھیوں کو ذاتی سطح پر بھی جاننے کی کوشش کریں۔ اگر آپ اسکول کے اندر اور باہر ایک مضبوط معاون نیٹ ورک تلاش کرسکتے ہیں تو آپ بہت زیادہ خوش ہوں گے۔

۵۔ پُرعزم ہونا:

چاہے آپ سبق دے رہے ہوں، رپورٹ کارڈ لکھ رہے ہوں یا کسی ساتھی کو مدد کی پیشکش کررہے ہوں- اپنا ۱۰۰ فیصد دیں۔ اپنی تدریس بخوبی انجام دیں کیونکہ آپ تدریس سے محبت کرتے ہیں نہ کہ اس لیے کہ آپ ایسا کرنے کے پابند محسوس کرتے ہیں۔ یہ خود کی نشوونما کے لیے کریں، دوسروں کو ترغیب دینے کے لیے ایسا کریں۔ ایسا کریں تاکہ آپ کے طلباء کو آپ کی تعلیم سے زیادہ سے زیادہ حاصل ہو۔ اپنے لیے، طلباء، والدین، اسکول اور ہر اس شخص کے لیے ۱۰۰ فیصد دیں جو آپ پر یقین رکھتا ہے۔ کبھی ہار نہ مانیں اور اپنی پوری کوشش کریں یہ سب کچھ آپ کرسکتے ہیں۔

(میں بہرحال بچوں کو یہی بتاتا ہوں!)

۶۔ منظم رہنا:

طلباء کے کام کی نشان دہی یا فائلنگ پر کبھی پیچھے نہ پڑیں۔ اس کے اوپر رہنے کی پوری کوشش کریں اور اپنے سر کاموں کا انبار نہ لگنے دیں! اپنے کام کی طویل دوڑ میں ایسا کرنا آپ کا بہت وقت بچالے گا۔ خود کو ایک منظم منصوبہ ساز معلم بنانا اور منصوبہ بندی کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ آخری لمحے کے سبق کے منصوبوں کے موثر ہونے کا امکان بہت کم ہوتا ہے۔ آخر میں، ایک ڈائری کو ہاتھ

میں رکھیں اور جیسے ہی آپ کے ذہن میں ایک متاثر خیال تشکیل پائے اپنے خیالات کو ڈائری میں قلم بند کرلیں' پھر ان خیالات کو عملی جامہ پہنانے کا منصوبہ بنائیں۔

۷۔ وہ کھلے ذہن کا ہونا:

ایک استاد کی حیثیت سے، ایسا وقت آنے والا ہے جہاں آپ کا رسمی یا غیر رسمی طور پر مشاہدہ کیا جائے گا (یہی وجہ ہے کہ آپ کو ہر وقت ۱۰۰ فیصد دیتے رہنا چاہیے)۔ آپ کے پرنسپل، اساتذہ، والدین اور یہاں تک کہ بچوں کی طرف سے آپ کا مسلسل جائزہ لیا جارہا ہوگا اور تنقید کی جارہی ہوگی۔ جب کوئی آپ کی تدریس پر تنقید کریں تو تلخی محسوس کرنے کے بجائے تعمیری تنقید کا سامنا کرتے وقت کھلے ذہن کا حامل بنیں اور ایک لائحہ عمل بنائیں و ثابت کریں کہ آپ ایک موثر استاد ہیں جو آپ بننا چاہتے ہیں۔ یاد رکھیں' اس دنیا میں کوئی بھی شخص کامل نہیں ہے اور بہتری کی ہمیشہ گنجائش ہوتی ہے۔ بعض اوقات، دوسرے دیکھتے ہیں کہ آپ کیا دیکھنے میں ناکام رہتے ہیں۔

۸۔ معیارات طے کرنا:

اپنے طلبا اور اپنے لیے معیارات بنائیں۔ شروع سے ہی اس بات کو یقینی بنائیں کہ وہ (طلباء) جانتے ہیں کہ کیا قابل قبول ہے بمقابلہ کیا نہیں۔ مثال کے طور پر، طلباء کو یاد دلائیں کہ آپ (معلم) کس طرح کام مکمل کرنا چاہیں گے۔ کیا آپ وہ استاد ہیں جو چاہتے ہیں کہ آپ کے طلباء اپنی پوری کوشش کریں اور ان کے ہاتھ بہترین اور صاف ستھرا کام آئے؟ یا آپ وہ استاد ہیں جو کم

نقب زنی کے واقعات میں اضافہ

ناخوشگوار سماجی بدلاؤ کا نتیجہ یا کچھ اور؟

وادی میں پچھلے کچھ عرصے سے چوری اور نقب زنی کی وارداتوں میں تشویشناک اضافہ درج کیا جارہا ہے جس کے نتیجہ میں جہاں مختلف علاقوں میں لاکھوں روپے مالیت کا مال، مویشی اور دیگر ساز وسامان اُڑا لیا گیا ہے وہیں لوگوں کے اندر اس قدر تشویش پھیل چکی ہے کہ اب دن کے دوران بھی لوگ گھروں کو خالی چھوڑ کر باہر جانے سے خوف محسوس کررہے ہیں۔ جنوبی کشمیر کے کولگام ضلع میں چند روز قبل ایک چور نے دن دہاڑے ایک گھر میں گھس کر وہاں موجود ایک عورت سے اس کے کچھ زیورات چھین لئے جس کے نتیجہ میں پورے علاقے میں سراسیمگی پھیل گئی۔ پولیس نے اس حوالے سے اگرچہ ایک کیس درج کرکے تحقیقات شروع کردی ہے تاہم ابھی تک مذکورہ چور اکو کوئی سراغ نہیں ملا ہے۔ جنوبی کشمیر کے کولگام سمیت دیگر اضلاع میں متعدد مقامات پر پچھلے کچھ عرصے سے نقب زنی کی وارادات پیش آرہی ہیں اور اس دوران گھروں کے اندر قیمتی ساز وسامان کو لوٹنے کے ساتھ ساتھ نقدی پر بھی ہاتھ صاف کیا گیا۔ متعدد واقعات میں مویشی تک نقب زنوں نے اُڑا لئے اور اس طرح سے چوری کی ان وارداتوں کے نتیجہ میں لوگوں کے اندر زبردست تشویش اور سراسیمگی پھیلی ہوئی ہے۔ ایک زمانہ تھا جب ہماری وادی میں لوگوں کے پاس زیادہ پیسہ یا دھن دولت نہیں ہوا کرتا تھا مگر اُن ایام میں وادی کے اندر سماجی سطح پر بھی اور خاندانی سطح پر بھی اس قدر امن اور چین وسکون پایا جاتا تھا کہ لوگ اس علاقے کو زمین کی جنت کے نام سے پکارتے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب وادی کے اندر لوگ دُکھ درد میں ایک دوسرے کا ساتھ دیا کرتے تھے اور اگر کسی گاؤں یا محلہ میں کوئی شخص غریب یا مفلوک الحال ہوتا تھا تو لوگ اس کی مدد کو آجاتے تھے اور اس کو یا اسکے بال بچوں کو ہر طرح کی امداد بہم پہنچاتے تھے تاکہ اُسے مسائل ومشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اس زمانے میں لوگ اونچے اونچے اور پختہ محلات میں رہائش پذیر نہیں ہوا کرتے تھے بلکہ امیر سے امیر شخص بھی مٹی کے گھر میں امن وسکون اور چین کے ساتھ زندگی گزارا کرتا تھا۔ تاہم جب سے ہماری وادی میں آپسی بھائی چارے، ہمدردی اور انسانیت کے جزبے کی جگہ دھن دولت اور مفادات نے لی تب سے ہمارے سماج کے اندر ہر چیز تبدیل ہوچکی ہے اور تلخ حقیقت اب یہ ہے کہ ہمارے یہاں اب لوگوں کی عزت ووقار محض اور محض دھن دولت، گاڑیوں اور بنگلوں کے ساتھ منسلک ہے اور نتیجہ یہ ہے کہ ہم انسانی اقدار کو بھلاتے ہوئے ایک ایسے مقام پر پہنچ چکے ہیں جہاں ہمارے لئے یہ اخذ کرنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بن گیا ہے کہ سماج کے اندر آئے اس منفی بدلاؤ کو روکنے یا کسی حد تک کم کرنے کے لئے ہمیں کیا کرنا ہوگا۔ پوری وادی کے اندر اب کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں لوگوں نے کنکریٹ عمارات تعمیر کرکے دیہی علاقوں کو بھی شہروں جیسا روپ نہ دیا ہو۔ ہمارے سماج کے اندر دیکھا دیکھی کے اس منفی جذبے کے نتیجہ میں لوگ اپنی زندگیوں کا مقصد بھول بیٹھے ہیں اور اب ہر کسی کو لگتا ہے کہ وہ جس قدر ہوسکے، پیسہ کمالے اور ایسا کرتے ہوئے اُسے اس بات کا کوئی خیال نہیں رہتا کہ اس کی جانب سے کمایا جانے والا پیسہ حلال ہے یا حرام۔ اس عمل کے دوران ہمارا سماجی تانا بانا بکھر گیا ہے اور ایک طرح کا معاشی اور اقتصادی عدم توازن پیدا ہوگیا ہے۔ اسی مالی عدم توازن کا نتیجہ ہے کہ جب لوگوں کو اپنا من چاہا معیار زندگی حاصل ہوتا ہوا دکھائی نہیں دیتا ہے تو وہ اس کے حصول کے لئے جائز وناجائز کی تمیز کھو دیتے ہیں اور بعض دفعہ چوری اور نقب زنی جیسے اقدامات اٹھاتے ہیں۔ چوری کے بڑھتے ہوئے واقعات کی روکتھام کے لئے ضروری ہے کہ سماجی سطح پر اقدامات کئے جائیں اور جو لوگ بغیر محنت کے آسمان کی بلندیوں کو چھو لینا چاہتے ہیں اُن کو کاؤنسل کرکے زندگی کی حقیقتوں سے آشنا کیا جائے۔

پرورش کا ابتدائی مرحلہ اور والدین کی ذمہ داریاں

تحریر
سید تنویر احمد

بچوں کی تربیت والدین کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ ناقص تربیت اور اس میں کوتاہی سے آنے والی نئی نسل کا مستقبل تباہ وبرباد ہوسکتا ہے، اس لیے والدین کو ان کی تربیت اور نگہداشت کے تئیں بہت ہی حساس اور سنجیدہ ہونے کی شدید ضرورت ہے۔ عموماً بچوں کی تربیت کے سلسلے میں والدین میں اس وقت فعالیت آتی ہے جب بچہ اپنی توتلی زبان سے بولنے کی ابتدا کرتا ہے۔ یاد رکھیں، یہ کوشش اس وقت سے ہی شروع ہوجانی چاہیے جب والدین رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے جارہے ہوتے ہیں۔ رشتہ ازدواج انسانی فطرت کی آسودگی کا ایک صالح طریقہ ہے۔ اس سے انسان کو جہاں ایک طرف نفسیاتی آسودگی حاصل ہوتی ہے وہیں نسلوں کو آگے بڑھانے کا ایک بہترین ذریعہ بھی میسر ہوتا ہے۔ اس سے نظام معاشرہ مستحکم ہوتا ہے اور نسل آگے بڑھتی ہے۔ بچے کی اچھی پرداخت وپرورش کرکے معاشرے کا ایک مثالی فرد بنانا والدین کی ذمہ داری ہے جس کے لیے ابتدائی ایام سے ہی نتیجہ خیز منصوبہ بندی ہونی چاہیئے۔ اس منصوبہ بندی کا آغاز بچہ کا ماں کے پیٹ میں آنے سے پہلے ہی ہوجانا چاہیے۔ یعنی زوجین اول ملاقات کے وقت سے ہی ایک نیک، صالح اور معاشرے کا معیاری فرد بننے والا بچہ پیدا ہونے کی خواہش کے ساتھ جب باہم ملیں تو صاف ستھرے ہوں، خوش اسلوبی سے ملیں، مسنون دعائیں پڑھیں، اس کے نتیجے میں اللہ جو تحفہ اولاد کی شکل میں عطا

لازمی طور پر لے لینی چاہیے۔

بچوں کی تربیت کے سلسلے میں یہ نکتہ بھی بہت اہم ہے کہ جب ماں حاملہ ہوجاتی ہیں تو اسی وقت سے پیٹ میں پل رہے بچے پر ماں کے افکار وخیالات کے اثرات پڑنے شروع ہوجاتے ہیں۔ ایک مخصوص مدت کے بعد بچہ خارجی ماحول سے متاثر ہونے لگتا ہے۔ اس پر متعدد تجربات ہوئے ہیں۔ ایک تجربہ میں کچھ حاملہ عورتوں کو دوران حمل ایک مخصوص قسم کی موسیقی سنائی گئی۔ ولادت کے بعد دیکھا گیا کہ بچہ اس مخصوص موسیقی سے اتنا مانوس ہوچکا تھا کہ جب اسے وہی مخصوص موسیقی سنائی جاتی تو بچہ آسودگی اور سکون محسوس کرتا اور جب کوئی دوسری موسیقی سنائی جاتی تو وہ بے چینی محسوس کرنے لگتا۔ یہ بات بہت مشہور ہے کہ اسرائیل میں حاملہ خواتین کو تناؤ سے محفوظ رکھنے کا خاص اہتمام کیا جاتا ہے۔ وہاں کی مائیں اپنے بچوں کی تربیت کا آغاز اس وقت سے ہی کردیتی ہیں جب وہ جنین کی شکل میں ہوتا ہے۔ اس حالت میں ماؤں کو صاف ستھری فضا میں سانس لینے، خوش رہنے کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔ جب حمل کے تین ماہ گزر جاتے ہیں تو ماؤں کو ہر طرح کے ذہنی دباؤ سے دور رکھنے کے ساتھ اچھا لٹریچر پڑھنے کو دیا جاتا ہے اور انہیں آسان ریاضی (سمپل میتھمٹک پرابلم) حل کرنے کے لیے کہا جاتا ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ آج دنیا میں ترقی کرنے کے لیے ریاضی مشق بہت ضروری ہے۔ جب ماں ریاضی مشق کرتی ہیں تو ان کیہ صلاحیت بچے میں منتقل ہوتی ہے اور وہ بچہ بڑا ہوکر عبقری شخصیت کا مالک بنتا ہے۔ آج کے دور میں اسرائیل بڑے بڑے سائنسداں پیدا کررہا ہے۔ ظاہر ہے یہ جنین کی اچھی دیکھ ریکھ کا نتیجہ ہوسکتا ہے۔

اسلامی تعلیمات میں بھی حاملہ ماؤں کو جہری انداز میں تلاوت قرآن کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس مدت میں مائیں صدقات وخیرات کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کریں۔ خوشگوار ماحول میں رہیں، اچھی باتیں سنیں۔ نماز کی پابندی کریں۔ نماز سے بچے کی نشوونما پر مثبت اثرات پڑتے ہیں۔ بچہ ماں کے عمل اور اطراف کے خارجی ماحول کے اثرات قبول کرتا ہے۔ جب بچہ اپنی ماں سے قرآن کی تلاوت سنے گا تو اس کے اثرات اس پر پڑیں گے۔ وہ انہی چیزوں سے مانوس ہوگا جو ماں کے پیٹ میں سنا یا محسوس کیا ہوگا۔ ماؤں کو چاہیے کہ وہ تاریخ کی اہم شخصیتوں کی تربیت میں ان کے والدین کے طور طریقے اور ان کی گود میں پرورش پانے والی ہستیوں کے کمالات کا مطالعہ کریں۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ حمل کے دوران کچھ مائیں اپنا وقت موبائل پر لایعنی پروگرامس دیکھنے میں گزارتی ہیں۔ موبائل پر عریاں مناظر دیکھنے، غیر اخلاقی مضامین پڑھنے اور نازیبا حرکات وسکنات سے گریز کریں۔ آپ آنے والے ایک نئے مہمان کے استقبال کی تیاری میں ہیں، لہٰذا کوئی ایسا عمل ہرگز نہ کریں جو اس کی تربیت کو منفی سمت میں لے جانے کا موجب بنے۔ بچوں کی معیاری تربیت کے لیے مائیں ٹریننگ لیں۔ ان کی کونسلنگ ہونی چاہیے۔ گھر کے تمام افراد، خاص طور پر بزرگ خواتین کی ذمہ بڑھ جاتی ہے کہ وہ آنے والے نئے مہمان کی تیاری کے لیے بچے کی ماں کو ہر اعتبار سے چست وچوبند رکھنے کی سعی کریں۔ اس مدت میں زوجین کے باہمی تعلقات شیریں اور احترام پر مبنی ہونا زیادہ ضروری ہے۔ ان کے حمل کو تمام اہل خانہ بالخصوص شوہر خصوصی اہمیت دیں۔ خاندان کے لوگ یہ نہ سمجھیں کہ ایک نیا بچہ گھر میں آرہا ہے بلکہ بچے کی شکل میں اللہ کی جانب سے ایک نعمت آپ کو مل رہی ہے۔ اس عزم کے ساتھ اس کی تربیت کیجئے کہ وہ بچہ بڑا ہوکر عظیم کارنامہ انجام دے اور نوع انسان کے لیے قیمتی سرمایہ بنے۔ غرض ابتدائی مرحلے کی تربیت پر خصوصی توجہ دے کر ایک نوزائیدہ کو مستقبل کا عبقری انسان بنایا جاسکتا ہے۔

نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آراء سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔

The Urdu Daily WATTAN
وطن

باقیات

101
58 فیصدی کے قریب پولنگ درج ہوئی۔ واضح رہے کہ دوسرے مرحلے میں ضلع سرینگر میں 93، ضلع بڈگام میں 46، راجوری ضلع میں 34، پونچھ ضلع میں 25، گاندربل ضلع میں 21 اور ریاسی ضلع میں 20 امیدوار میدان میں ہیں۔ ضلع ریاسی میں 6 امیدوار حلقہ گلاب گڈھ (ایس ٹی) میں 6 امیدوار حلقہ ریاسی میں 7 امیدوار جبکہ شری ماتا ویشنو دیوی اسمبلی حلقہ میں 7 امیدوار الیکشن لڑ رہے ہیں۔ اسی طرح راجوری ضلع میں اسمبلی حلقہ کالاکوٹ - سندربنی میں 11 امیدوار، حلقہ انتخاب نوشہرہ میں 5 امیدوار، اسمبلی حلقہ راجوری (ایس ٹی) میں 8 امیدوار، حلقہ انتخاب بدھل (ایس ٹی) میں 4 امیدوار جبکہ اسمبلی حلقہ تھنہ منڈی (ایس ٹی) میں 6 امیدوار میدان میں ہیں۔ ضلع پونچھ میں اسمبلی حلقہ سرنکوٹ (ایس ٹی) میں 8 امیدوار جبکہ اسمبلی حلقہ مینڈھر (ایس ٹی) میں 9 امیدوار الیکشن لڑ رہے ہیں۔ اسی طرح گاندربل ضلع میں حلقہ انتخاب کنگن (ایس ٹی) میں 6 امیدوار میدان میں ہیں جبکہ اسمبلی حلقہ گاندربل میں 15 امیدوار الیکشن لڑ رہے ہیں۔ ضلع سرینگر میں حلقہ انتخاب حضرت بل میں 13 امیدوار، اسمبلی حلقہ خانیار میں 10 امیدوار، حلقہ انتخاب حبہ کدل میں 16 امیدوار، اسمبلی حلقہ 22 - لال چوک میں 10 امیدوار، حلقہ انتخاب 23 - چھانہ پورہ میں 8 امیدوار، اسمبلی حلقہ 24 - زڈی بل میں 10 امیدوار، حلقہ انتخاب 25 - عیدگاہ میں 13 امیدوار الیکشن لڑ رہے ہیں جبکہ حلقہ انتخاب 26 - سینٹرل شالٹینگ میں 11 امیدوار میدان میں ہیں۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) نے آسان اور بغیر پریشانی انتخابی شرکت کے لئے رائے دہندگان کی سہولیت کے لئے 26 اسمبلی حلقوں میں صد فیصد ویب کاسٹنگ کے ساتھ 3,502 پولنگ سٹیشن قائم کئے گئے ہیں جن میں 1056 شہری اور 2446 دیہی پولنگ سٹیشن شامل ہیں۔ خیال رہے کہ 5 اگست 2019 کو دفعہ 370 کی منسوخی اور سابقہ ریاست کو جموں وکشمیر اور لداخ کے دو مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں تقسیم کرنے کے بعد یہ جموں وکشمیر میں پہلی بڑی انتخابی لڑائی ہے۔ اس بیچ حفاظت کے سخت انتظامات کئے جا چکے ہیں اور پولنگ مراکز کے ارد گرد سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے بھی نگرانی کی گئی ہے۔ دوسرے مرحلے کیلئے 25 ستمبر کو طے شدہ، جموں وکشمیر کے چھ اضلاع میں پھیلے ہوئے 26 اسمبلی حلقوں میں 329 امیدواروں نے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کیے۔ 2 6 امیدواروں کے کاغذات نامزدگی مسترد جبکہ 27 نے کاغذات واپس لے لیے جس سے 9 3 2 امیدوار میدان میں رہ گئے۔ امیدواروں کی سب سے زیادہ تعداد والا حلقہ 16 کے ساتھ حبہ کدل ہے جبکہ کنگن میں سب سے کم امیدوار چھ تھے۔

102
باری کا انتظار کرتے ہوئے دیکھ سکتا ہے۔ راجیو کمار نے جموں کشمیر میں جاری اسمبلی انتخابات کو تاریخ سازی قرار دیتے ہوئے کہا کہ لوگ پولنگ بوتھوں کے باہر لمبی قطاروں میں ان جگہوں پر کھڑے ہیں جہاں ایک بار جمہوری عمل کے بائیکاٹ کی کال دی گئی تھی۔ انہوں نے کہا "یہ جمہوریت کا تہوار ہے۔ ووٹنگ ان علاقوں میں ہو رہی ہے جہاں پہلے نہیں ہوئی تھی۔ ماضی میں رکاوٹیں اور بائیکاٹ کی کالیں آئی تھیں۔ یہ جمہوریت کے لیے کھڑے ہو کر سلامی ہے۔" کمار نے کہا کہ جموں وکشمیر میں تاریخ رقم ہو رہی ہے اور اس کا اثر طویل عرصے تک محسوس کیا جائے گا کیونکہ انہوں نے انتخابی عمل میں لوگوں کی بھرپور شرکت کی تعریف کی۔

103
کل کے بعد سے یہ دوسرا موقع ہے کہ PDP نے اس سال کے شروع میں ہونے کے بعد منعقد ہونے والے جموں وکشمیر کی قانون ساز اسمبلی کے جاری انتخابات میں ماڈل کوڈ آف کنڈکٹ (MCC) کی خلاف ورزی کا الزام لگایا ہے۔ منگل کو پی ڈی پی نے بڈگام میں ڈی پی کے امیدوار آغا منتظر مہدی کے حق میں الیکشن کمیشن آف انڈیا (ای سی آئی) کو خط لکھ کر الزام لگایا کہ ووٹروں کو ایک مخصوص سیاسی پارٹی کی طرف راغب کرنے کے لیے رقم تقسیم کی جا رہی ہے۔ ای سی آئی نے ابھی تک کوئی جواب نہیں دیا۔

104
ناروے، تنزانیہ، روانڈا، الجزائر اور فلپائن کے سینئر سفارت کار شامل تھے۔ یہ پہلی بار ہے کہ وزارت خارجہ نے ایک دہائی کے بعد ہونے والے جموں وکشمیر اسمبلی انتخابات کے دوران غیر ملکی سفارت کاروں کو مدعو کیا ہے۔ اس موقع پر وفد میں شامل سفارت کاروں نے کہا کہ ان کا مقصد پولنگ کا مشاہدہ کرنا اور یہ دیکھنا ہے کہ جمہوریت زمین پر کیسے کام کر رہی ہے۔ لال چوک اسمبلی حلقہ کے چند پولنگ اسٹیشنوں پر میڈیا سے خصوصی گفتگو کرتے ہوئے سنگاپور کی ایک خاتون مندوب نے کہا "وزارت خارجہ نے پروگرام کی دعوت پر کشمیر میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد پولنگ کا مشاہدہ کرنا اور یہ دیکھنا ہے کہ جمہوریت زمین پر کیسے کام کر رہی ہے۔" انہوں نے کہا "یہ کشمیر کا پہلا دورہ ہے لیکن یہاں الیکشن دیکھنے کا تجربہ بہت اچھا ہے۔" سرکار اور عوام کے درمیان الیکشن میں بات کرتا ہے۔ انتخابات اہم ہیں۔" وفد کے ایک مرد رکن نے کہا کہ وہ سرینگر میں چکر لگا رہے ہیں اور وہ گلابی پولنگ سٹیشن دیکھ کر حیران رہ گئے۔ انہوں نے کہا "یہ پہلی بار ہے کہ میں نے گلابی پولنگ سٹیشن نام کی کوئی چیز دیکھی ہے۔ شاید یہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ووٹ دینے کے لیے راغب کرنے کیلئے ہوگا۔ میں نے کبھی گلابی پولنگ سٹیشن نہیں دیکھا۔ میں یہاں آ کر اور مشاہدات کا حصہ بن کر بہت خوش ہوں کہ جمہوریت کیسے کام کر رہی ہے۔" قبل ازیں، مندوبین نے بڈگام پولنگ اسٹیشن کا دورہ کیا۔ یہ پہلی بار ہے کہ مرکز کی طرف سے غیر ملکی سفارت کاروں کو ایسے وقت میں مدعو کیا گیا ہے جب جموں وکشمیر میں پولنگ ہو رہی ہے۔ تاہم یہ پہلا نہیں ہے کہ غیر ملکی وفد نے کشمیر کا دورہ کیا ہو۔ 5 اگست 2019 کو آرٹیکل 370 کی منسوخی کے بعد، ایک 15 رکنی غیر ملکی وفد نے 9 جنوری 2020 کو سیاسی رہنماؤں سے ملاقات کیلئے سرینگر کا دورہ کیا تھا۔

105
اور ریاسی کے مختلف پولنگ مراکز پر ووٹروں کا جوش وخروش دیکھنے کو ملا۔ خاص طور پر خواتین ووٹروں کی بڑی تعداد صبح سویرے ہی پولنگ مراکز کے باہر قطاروں میں نظر آئی، جو اپنا ووٹ ڈالنے کیلئے بے تاب دکھائی دے رہی تھیں۔ ریاسی، پونچھ اور راجوری کے علاوہ سرینگر، بڈگام اور گاندربل کے دیہی علاقوں میں کئی پولنگ مراکز کے باہر خواتین کی لمبی قطاریں دیکھنے کو ملیں۔ خواتین ووٹروں کا کہنا ہے کہ وہ اپنے اور اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کے لیے ووٹ ڈالنے آئی ہیں اور وہ علاقے کی ترقی کو یقینی بنانا چاہتی ہیں اور لوگوں کو درپیش بنیادی مسائل جیسے بجلی، پانی اور سڑکوں کو یقینی بنانا چاہتی ہیں جس میں خاص طور پر سڑکوں کا جو معاملہ ہے ان کو حل کریں۔

کرانے کی اشد ضرورت ہے۔ ادھر مختلف علاقوں میں سیاسی جماعتوں کے امیدوار اور ان کے حامی ووٹروں کو اپنی حمایت میں رائے دہی کرنے کی اپیل کر رہے ہیں۔ عوام کی شرکت کو جمہوری عمل کیلئے مثبت اشارہ قرار دیا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ جموں کشمیر میں 25 ستمبر کو دوسرے مرحلے کے تحت اسمبلی انتخابات منعقد ہوئے جس میں وسطی کشمیر اور خطہ پیر پنجال کے اضلاع میں ووٹنگ ہوئی۔ پھر یکم اکتوبر کو تیسرے اور آخری مرحلے کے تحت ووٹنگ ہوگی۔

106
ڈالنے کے بعد اپنے جوش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا "میں نے پہلی بار ووٹ ڈالنے کے بعد بہت اچھا محسوس کر رہا ہوں۔ میں نوجوان ووٹروں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنا ووٹ ڈالیں اور خود ووٹ کا استعمال کریں۔" ایک اور نوجوان ووٹر نے کہا "ہم نے اپنے مسائل کے حل اور بہتر مستقبل کے لئے ووٹ ڈالا ہے۔ حکومت کو ہماری بات سننی چاہیے اور نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے چاہئیں۔" ایک اور کشمیری پنڈت خاتون نے کہا کہ "میں نے اپنا ووٹ ڈالا ہے اور اچھے نمائندے کا انتخاب کیا ہے۔ ہمارے علاقے کی سڑکیں اور بجلی کی صورتحال بہت خراب ہے۔" ووٹ ڈالنے والی ایک اور نوجوان ووٹر نے کہا "ہم نے اپنے مسائل کے حل کیلئے ووٹ ڈالا ہے۔ یہاں بے روزگاری بہت زیادہ ہے اور نوجوانوں کیلئے کوئی مواقع نہیں ہیں۔ حکومت کو نوجوانوں کیلئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے چاہئیں۔" انہوں نے کہا کہ ووٹ ڈالنا ہمارا حق ہے اور ہم سب کو اپنا ووٹ ڈالنا چاہیے۔ ایک اور ووٹر نے کہا کہ آسامیوں کے لیے امیدواروں کا اعلان ہونا چاہیے اور پرائیویٹ نوکری کرنی ہے۔ ہمیں حکومت سے بہت امیدیں ہیں۔ "قابل ذکر ہے کہ الیکشن کمیشن نے کشمیری مائیگرنٹ پنڈتوں کو انتخابات کے تینوں مراحل میں ووٹ ڈالنے کی اجازت دینے کیلئے خصوصی تیاریاں کی ہیں۔

107
شرکت جموں وکشمیر کے "سنہری مستقبل" کی راہ ہموار کرے گی۔ خیال رہے کہ آج کشمیر صوبے کے گاندربل، سرینگر اور بڈگام اور جموں صوبے میں ریاسی، راجوری اور پونچھ کے چھ اضلاع کے 26 اسمبلی حلقوں کے تمام 3502 پولنگ اسٹیشنوں پر پولنگ صبح 7 بجے شروع ہوئی اور شام کو 6 بجے اختتام پذیر ہوئی۔ ادھر بی جے پی کے صدر جے پی نڈا نے بھی ایکس پر لکھا "میں تمام ووٹروں، خاص طور پر نوجوان دوستوں سے، جو جموں وکشمیر اسمبلی انتخابات کے دوسرے مرحلے میں ووٹ ڈال رہے ہیں، بڑی تعداد میں ووٹ ڈالنے کی اپیل کرتا ہوں۔ آپ کا ہر ووٹ یہاں خدمت، گڈ گورننس اور ترقی کو قائم کرے گا اور ہمیں کرپشن، اقربا پروری اور انارکی سے نجات دلائے گا۔ جموں وکشمیر میں ہمیشہ پھلتی پھولتی جمہوریت ہم سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔"

108
کے ساتھ ہی راستہ تنگ ہونے کی وجہ سے دونوں طرف سے ٹریفک کی آمد ورفت روک دی گئی۔ ٹریفک کے ایک سینئر عہدیدار نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ شاہراہ پر رام بن کے مقام پر صبح سویرے پانچ گاڑیوں کے درمیان ٹکر ہوئی جس کے نتیجے میں شاہراہ پر ٹریفک کچھ دیر تک روک دی گئی۔ انہوں نے کہا کہ سڑک تنگ ہونے کی وجہ سے ٹریفک روک دی گئی جس کے بعد حادثے کی جگہ کو کلیئر کر دیا گیا اور بعد میں ٹریفک کی روانی دوبارہ بحال ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ مسافروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ سفر سے قبل ٹریفک کے بارے میں معلومات حاصل کریں۔ لین کی پابندی اور سڑک پر احتیاط برتیں اور ٹریفک قوانین کی پابندی کریں اور اوورٹیک کرنے سے پرہیز کریں گے۔ آگے ضروری نہ ہو تو سفر کرنے سے گریز کریں۔

109
زبردست اضافہ کیا گیا ہے۔ دی الیکشن کمیشن آف انڈیا کے مطابق جموں وکشمیر کی تمام بڑی سیاسی جماعتوں نے انتخابات میں حصہ لیا ہے۔ خصوصی طور پر جموں وکشمیر کی سیاست میں خواتین کی شرکت کو بھی اہمیت دی جا رہی ہے۔ پولنگ کے دوران خواتین اور نوجوانوں کی بڑی تعداد میں ووٹنگ میں حصہ لیا۔ انتخابی عمل کو کامیاب بنانے کے لئے انتظامیہ نے وسیع انتظامات کیے ہیں۔ سرینگر میں اپنی پارٹی کے امیدوار نے کہا کہ ایک ایسا نظام قائم ہونا چاہیے جس میں عوام کی رائے کو اہمیت دی جائے۔ اس سلسلے میں غیر ملکی سفارت کاروں کو بھی ووٹنگ کا مشاہدہ کرنے کیلئے مدعو کیا گیا تھا۔ امید ہے کہ جمہوری عمل کو آگے بڑھانے کیلئے سبھی جماعتیں اپنا کردار ادا کریں گی۔ دوسری جانب نیشنل کانفرنس کے امیدواروں نے مرکزی حکومت کی پالیسیوں کو ہدف تنقید بنایا اور کہا کہ جموں وکشمیر کے عوام کو ان کے حقوق ملنے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی درجے کی بحالی ہماری اولین ترجیح ہے۔ خیال رہے کہ اس بار کے انتخابات میں نوجوانوں کی شرکت خاص طور پر قابل ذکر ہے اور بہت سے نوجوان پہلی بار ووٹ ڈال رہے ہیں۔ دوسرے مرحلے میں خاص کر بیروزگاری، بجلی، پانی اور سڑکوں جیسے بنیادی مسائل ووٹروں کیلئے زیادہ اہم رہے۔

110
گاندھی نے مزید کہا کہ کانگریس کے دور اقتدار میں سمارٹ میٹروں کی ضرورت نہیں ہوگی اور ساتھ ہی کشمیری پنڈتوں کیلئے منموہن سنگھ نے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا جائے گا۔ پی ٹی آئی کے مطابق جموں میں ایک میگا انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کانگریس لیڈر اور ممبر لوک سبھا راہول گاندھی نے کہا کہ انڈیا الائنس اسمبلی انتخابات کے فوراً بعد جموں وکشمیر کیلئے ریاست کا درجہ بحال کرنے کے خاطر دباؤ ڈالنے کیلئے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں ہنگامہ کرے گی۔ انہوں نے کہا "انتخابات کے بعد انڈیا الائنس جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ بحال کرنے کیلئے بی جے پی کی قیادت والی حکومت پر دباؤ بنائے گا۔ اگر وہ اب بھی ایسا نہیں کرتے ہیں تو ہم لوک سبھا، راجیہ سبھا میں ایوان پر دھاوا بولیں گے اور ملک بھر کی سڑکوں پر بھی حملہ کریں گے۔" انہوں نے کہا کہ اگر بی جے پی اپوزیشن کے دباؤ کے سامنے نہیں جھکتی ہے تو انڈیا الائنس اقتدار میں آنے کے بعد جلد ہی جموں وکشمیر کو ریاست کا درجہ بحال کر دے گا جو جلد ہی ہونے والا ہے۔ "میک ان انڈیا" پر ڈینگیں مارنے کیلئے وزیر اعظم نریندر مودی کو نشانہ بناتے ہوئے راہول نے کہا کہ اڈانی اور امبانی کے لیگ امر اسمبلی ساخت ہتھیاروں پر لگائے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت کے وزیر اعظم منموہن سنگھ نے کشمیری پنڈت بازآبادکاری کے بارے میں جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ جہاں تک سمارٹ میٹرس کا تعلق ہے، ہم انہیں ہٹا دیں گے، ہمیں ان کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم پنجابی کو بھی سرکاری زبان بنائیں گے۔ لوک سبھا ممبر نے کہا کہ پارلیمنٹ میں وہ جموں وکشمیر کے لوگوں کی آواز اٹھائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کی قیادت والی حکومت نے جموں وکشمیر کی ترقی کو روک دیا ہے۔ انہوں نے کہا "جموں وکشمیر کے معاملات باہر کے لوگ چلاتے ہیں۔ لیفٹننٹ گورنر اپنی مرضی سے کام کر رہے ہیں۔" راہول نے کہا کہ کشمیر کی معیشت اس کے ایپل پر منحصر تھی لیکن آج وزیر اعظم مودی نے "کشمیری سیب اڈانیوں اور امبانیوں کے حوالے کر دیے ہیں"۔ "آپ جہاں بھی جائیں، وہاں اڈانی ٹیکس اور امبانی ٹیکس ہے۔ وزیر اعظم نے اڈانیوں اور امبانیوں کے لیے 16 لاکھ کروڑ روپے کا قرض معاف کر دیا ہے۔" انہوں نے کہا کہ جب تک جموں وکشمیر میں چھوٹے درمیانے درجے کے کاروباری ادارے پنپ نہیں لیتے، بے روزگاری غالب رہے گی۔ لیکن بی جے پی یہ نہیں چاہتی ہے، اسی لیے لیفٹننٹ گورنر کو لایا گیا ہے۔

111
نیویارک میں ایشیا سوسائٹی پالیسی انسٹی ٹیوٹ میں خطاب کرتے ہوئے، جے شنکر نے اس تبدیلی کو آگے بڑھانے میں ہندوستان کے متاثر کن کردار پر زور دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جاری تبدیلی عالمی نظام کے تانے بانے کو چھپا رہی ہے، جس سے ہندوستان اور چین کے تعلقات ایشیا کے مستقبل کی کلید ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر دنیا کو کثیر قطبی بنانا ہے تو ایشیا کو کثیر قطبی ہونا چاہیے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ یہ تعلق عالمی حرکیات کو متاثر کرے گا۔ جے شنکر نے اتار چڑھاؤ اور غیر متوقع کے درمیان ہندوستان کے بڑھنے کی ضرورت پر بھی روشنی ڈالی۔ بڑھتی ہوئی طاقتیں عام طور پر خوشگوار حالات کی امید رکھتی ہیں۔ وزیر خارجہ نے موجودہ عالمی منظر نامے کو بیان کرنے کیلئے تین اصطلاحات استعمال کیں، دوبارہ توازن، اقتصادی تبدیلیوں میں ایشیا کے کردار پر زور دینا، کثیر قطبی، آزاد فیصلہ سازی کے مراکز میں اضافے کی نشاندہی کرتا ہے۔ اور کثیریت پسندی، جو روایتی دو طرفہ تعلقات سے ہٹ کر کثیر جہتی تعلقات کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

112
وزیر اعظم نریندر مودی کی زبردست مقبولیت کی بدولت ہر طرف ایک ہی آواز ہے کہ یہاں بھاجپا سرکار بنے اور تین خاندانوں سے جموں وکشمیر کو نجات ملے تاکہ یہاں جمہوریت کا پرچم بلند رہے کیونکہ صرف وزیر اعظم نریندر مودی نے ہی جمہوریت کو زمین پر اتارا اور جموں وکشمیر میں امن وامان کے فضائیں بحال کرتے ہوئے تعمیر وترقی اور خوشحالی کی راہیں ہموار کی ہیں۔ گریز کے بڑرو گاؤں میں پارٹی امیدوار فقیر محمد خان کے حق میں ایک بھاری عوامی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے رام مادھو نے کہا کہ تین خاندانوں گاندھی، عبداللہ اور مفتی نے جموں وکشمیر کو لوٹنے، دھوکہ دینے اور جمہوری اصولوں کی دھجیاں اڑانے کے سوا کچھ نہیں کیا اور ایسے حکمرانوں سے جموں وکشمیر کو مکمل نجات لازمی ہے تاکہ یہاں امن وامان بنا رہے اور ترقی کا سے دور یوں ہی چلتا رہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ بھارتیہ جنتا پارٹی کی جیت کو یقینی بنانے کیلئے اپنے ووٹ کا بڑھ چڑھ کا استعمال کریں تاکہ جموں وکشمیر میں تعمیر وترقی اور خوشحالی کا یہ سلسلہ تھمنے نہ پائے۔ اس موقع پر جموں وکشمیر بھارتیہ جنتا پارٹی کے جنرل سیکریٹری (آرگنائزیشن) اشوک کول نے خطاب کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ کشمیر کی اس خوبصورت فضا جسے وزیر اعظم نریندر مودی نے انتھک کاوشوں سے قائم کیا ہے قائم ودائم رکھنے اور مزید مستحکم بنانے کیلئے جموں وکشمیر کے عوام بھارتیہ جنتا پارٹی کو اپنی محبتوں سے نوازیں گے اور جموں وکشمیر میں ڈبل انجن سرکار لائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جموں وکشمیر کا مستقبل بھاجپا کے ہاتھوں میں محفوظ اور روشن ہے لہٰذا بھاجپا کے حق میں بڑھ چڑھ کر ووٹ کریں۔

113
ہے۔ انہوں نے کہا کہ حادثے میں زخمی ہونے والے افراد کی شناخت اعجاز احمد ولد محمد فرید (ڈرائیور)، طیبہ کوثر زوجہ سید مہتاب بخاری، ان کا 4 سالہ بیٹا احسن علی، ایک سالہ بیٹی حمرا کوثر اور 29 سالہ صاحب کوثر کے بطور ہوئی جس کے بعد اسپتال میں طیبہ کوثر زخموں کی تاب نہ لاتے دم توڑ بیٹھی۔ پولیس کے ایک سینئر آفیسر نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ معاملے کی نسبت کیس درج کر لی گئی ہے اور تحقیقات شروع کر دی گئی ہے۔

114
حق رائے دہی کا استعمال کریں اور 2014 کی غلطی کسی بھی صورت میں نہ دہرائے۔ سی این آئی کے مطابق رفیع آباد، پٹن اور سوپور میں بھاری چناوی جلسوں سے خطاب کرتے نیشنل کانفرنس نائب صدر عمر عبداللہ نے کہا کہ جس شخص کو پارلیمانی حلقہ انتخاب سے جیت دلانے کیلئے لوگوں نے ووٹ ڈالے، کچھ دن قبل اس نے خود اس بات کا انکشاف کیا کہ اس کو مودی نے ایک سال قبل یعنی جولائی 2018 میں ہی اپنے گھر میں بلا کر کہا تھا کہ ہم (بی جے پی والے) دفعہ 370 کو ختم کرنے والے ہیں۔ میں انجینئر رشید سے سوال کرتا ہوں کہ آپ ایک سال تک خاموش کیوں رہے؟ آپ نے بھاجپا کے اس منصوبہ کے بارے میں کسی کو آگاہ کیوں نہیں، اگر آپ ایسا کرتے تو ہم قبل از وقت کی سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹاتے اور حکومت کے اس منصوبہ پر حکم امتناع لاتے سکتے تھے۔ لیکن آپ خاموش رہے اور بھاجپا کو اپنا منصوبہ پایۂ تکمیل پہنچانے کیلئے راہ ہموار رکھی۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ امیت شاہ نے جموں میں دو بار اپنی تقریر میں کہا کہ نیشنل کانفرنس اور کانگریس کے بغیر ہم کسی کیساتھ بھی حکومت بنانے کیلئے تیار ہیں، موصوف نے پی سی، اپنی پارٹی اور آزاد امیدواروں کا نام نہیں لیا اور نہ ہی انجینئر رشید کی پارٹی کا نام لیا، مطلب صاف یہ ہے کہ ضرورت پڑنے پر بھاجپا انجینئر صاحب سے حمایت لے سکتے ہیں۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ انجینئر رشید صاحب کہتے ہیں کہ وہ حریت کا ایجنڈا چلائیں گے اور شبیر شاہ اور دیگر قیدیوں کی رہائی کی کوشش کریں گے اور یاسین ملک کی پھانسی روکنے کیلئے کردار ادا کریں گے لیکن دوسری جانب جیل سے باہر نکلتے ہی اس شخص کے ساتھ بغلگیر ہوتے ہیں، جس حریت دفتر کا بورڈ اُتار پھینکتا ہے اور لالچوک کے بیچ میں یاسین ملک کو پھانسی دینے کی مانگ کرتا ہے۔ انجینئر رشید صاحب یہ دوغلی پالیسی کیسی؟۔ این سی نائب صدر نے کہا کہ جس آرٹی آر کے تحت انجینئر رشید بند تھے اسی ایف آئی آر میں یاسین ملک، شبیر شاہ، آسیہ اندرابی اور مسرت عالم بھی ہیں، پھر صرف انجینئر رشید کو ہی کیسے چھوڑا گیا؟ جب کیس ایک ہی ہے تو باقی ابھی بھی کیوں بند ہیں؟ کہیں نہ کہیں تو تار جڑے ہیں۔

ناردرن ریلوے

ای۔نیلامی نوٹس

بھارت کے راشٹر پتی کی جانب سے سینٹر ڈویژنل کمرشیل منیجر، ناردرن ریلوے، فیروزپور کے ذریعہ نیچے دیئے گئے کام کیلئے قابل اور رجسٹرڈ بولی دہندگان سے فیروزپور ڈویژن میں ای۔نیلامی طلب کیا گیا ہے:-

نیلامی لسٹ نمبر	نیلامی شروع ہونے کا وقت اور تاریخ	کام کا نام
EAFZR-SLR24-57	11-10-2024 کو 11.00 بجے	گاڑی نمبر/ایس ایل آر ڈبے میں پارسل جگہ پٹے پر دینے کیلئے ٹھیکے کی الاٹمنٹ: 12550/F1, 2904/F1, 14662/R1, 14662/F2, 14662/F1, 16788/F1 & 14610/F1
EAFZR-SLR24-58	14-10-2024 کو 11.00 بجے	گاڑی نمبر/ایس ایل آر ڈبے میں پارسل جگہ پٹے پر دینے کیلئے ٹھیکے کی الاٹمنٹ: 12484/F1, 19108/F1, 14606/F1, 22432/F1, 20986/F1, 22402/F1, 11906/R1, 22942/F1, 19614/F1, 19226/F1, 11906/F1, 14616/F1 & 19226/R1.
EAFZR-SLR24-59	15-10-2024 کو 11.00 بجے	گاڑی نمبر/ایس ایل آر ڈبے میں پارسل جگہ پٹے پر دینے کیلئے ٹھیکے کی الاٹمنٹ: 2426/F1, 12422/F1, 12470/F1, 12752/F1, 11450/F1, 19612/F1, 12414/F1, 12588/F1, 12476/F1, 12478/F1, 14632/F1, 14632/R1, 19028/F1 & 14612/F1.
EAFZR-OH24-13	08-10-2024 کو 11.00 بجے	1) سجان پور - ساھنی وال، باری براھمنا، پٹھانکوٹ، جالندھر سٹی، جموں توی، امرتسر، بارھمولہ، سوپور، بڈگام، سرینگر، اننت ناگ، قاضی گنڈ اور بنیہال ریلوے سٹیشن پر پانی کے ٹینکوں کے اوور ہیڈ کے باھری حصے پر کمرشیل اشتہارات کی حقوق کیلئے کانٹریکٹ کی الاٹمنٹ 2) جنتی پورہ، چھینا، ویرکا، پلی، بٹالہ، بھکتا والا، نکودر، سانبہ اور مکھو ریلوے سٹیشن سے سٹی اینڈ کراسنگ پر ستھوپٹک میڈیا کے ذریعہ سے کمرشیل پبلسٹی حقوق کیلئے کانٹریکٹ کی الاٹمنٹ۔
EAFZR-PRKG24-6	10-10-2024 کو 11.00 بجے	ہیرا نگر ریلوے سٹیشن پر کانٹریکٹ پر پارکنگ سائٹ (مکسڈ) کی الاٹمنٹ۔

مفصل معلومات اور جسٹریشن کیلئے براہ مہربانی ریلوے کی ویب سائٹ www.ireps.gov.in پر جائیں۔

3004/24

گراہکوں کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

از دفتر نائب تحصیلدار زونی مر سرینگر

عنوان: درخواست از جانب نصرین جان زوجہ مرحوم شفیق احمد بٹ ساکنہ ڈولہ باغ صورہ سرینگر نسبت اجرائی لیگل ہیر سرٹیفیکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائلہ ہے کہ اس کا شوہر شفیق احمد بٹ ولد محمد اسماعیل بٹ مورخہ 16/07/2024 کو فوت ہو چکا ہے۔ اس نسبت سائلہ خواہاں ہے کہ اسکے حق میں لیگل ہیر سرٹیفیکیٹ اجرا فرمائی جائے مطابق رپورٹ پٹواری متوفی کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی
نصرین جان	۶۴	زوجہ	گھریلو کام	LPC
زارہ شفیق	۳۶	دختر	زیر تعلیم	

اسکے علاوہ اور کوئی وارثان جائز نہیں ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفیکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار زونی مر

از نیابت سرکل صورہ تحصیل عیدگاہ سرینگر

عنوان: درخواست از جانب زبیر احمد ملہ ولد محمد اسحاق ملہ ساکنہ عمر ہیر بٹہ پورہ نسبت اجرائی ڈیپنڈنٹ سرٹیفیکیٹ بحق وارثان جائز

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے بارے میں دفتر ہذا میں ڈیپنڈنٹ سرٹیفیکیٹ زیر کارروائی ہے اس نسبت رپورٹ پٹواری طلب کیا گیا مطابق رپورٹ پٹواری مرحوم کا کنبہ بذیل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	پیشہ	رشتہ	آمدنی
امینہ بیوہ محمد اسحاق ملہ	۵۶	گھریلو کام	بیوہ متوفی	
تنویر ولد محمد اسحاق ملہ	۳۲	سیلزمین	پسر	5000
سائمہ دختر----	۲۸	---	دختر	
روبینہ دختر----	۳۵		دختر شادی شدہ از خانہ بیرون	

اسکے علاوہ اور کوئی وارثان جائز نہیں ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفیکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار صورہ

از دفتر نائب تحصیلدار زونی مر سرینگر

عنوان: درخواست از جانب یاسر علی بٹ ولد غلام محمد بٹ ساکنہ ڈونی پورہ علمگری بازار سرینگر نسبت اجرائی لیگل ہیر سرٹیفیکیٹ

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں درخواست سائل ہے کہ اس کا والد متوفی غلام محمد بٹ ساکنہ ڈونی پورہ علمگری بازار مورخہ 08/02/2024 کو فوت ہو چکا ہے۔ اس نسبت سائلہ خواہاں ہے کہ اسکے حق میں لیگل ہیر سرٹیفیکیٹ اجرا فرمائی جائے مطابق رپورٹ پٹواری متوفی کا کنبہ بذیل افراد پر مشتمل ہیں۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی
حمیدہ	۵۸	زوجہ	گھریلو کام	
شازیہ	۳۸	دختر	...	
فرحانہ	۳۰	---	...	
تبسم	۲۹	---	...	
عشرت	۲۸	---	...	
یاسر علی	۴۰	پسر	تجارت	

اسکے علاوہ اور کوئی وارثان جائز نہیں ہے۔ قبل اسکے کہ درخواست سائل پر مزید کارروائی عمل میں لائی جائے ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو سرٹیفیکیٹ ہذا اجرا کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے عذرات پیش کریں۔ معیاد گذرنے پر کوئی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار زونی مر

BEFORE THE HON`BLE COURT OF PRINCIPAL DISTRICT & SESSIONS JUDGE AT SRINAGAR

In the case of
1. SHAFIQA W/O NISAR AHMAD DAR R/O ZAHIDPORA HAWAL SGR
[CAVEATORS]
Versus
Public at Large
...Non-Caveator's
In the matter of : Publication for Caveat.
The caveators apprehend that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court.

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE AKASH CHOUDHARY

BEFORE THE HON`BLE COURT OF PRINCIPAL DISTRICT AND SESSIONS JUDGE AT PULWAMA

In the case of
1. VIMAL THUSOO S/O LATE BRIJ KRISHAN THUSOO R/O KHREW AT PRESENT H. NO 294 LANE NO.6 KRISHANA JANIPUR JAMMU.
[CAVEATORS]
Versus
Public at Large
...Non-Caveator's
In the matter of : Publication for Caveat.
The caveators apprehend that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court..

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE SAMEER UL HAMID

In the case of
1. ARSHID AHMAD DAR S/O GHULAM QADIR DAR R/O NOWPORA CHESHMA SHAHI SGR
[CAVEATOR]
Versus
Public at Large
...Non-Caveator's
In the matter of : Publication for Caveat.
The caveators apprehend that the non-caveator may file any suit or writ or any apeal at the back of the caveators and may manage to get ex parte order , therefore the caveators submit in case of any Writ Petition/Appeal/Suit or such proceedings are filed before this Hon'ble court by the non-Caveator's against the Caveators the Caveator's or the counsel for the Caveator's may be provided an reasonable opportunity of being heard before passing any of the order in the said Writ Petition/Appeal/Suit or any Proceeding otherwise the Caveator's may suffer such an irreparable loss and injury which cannot be compensated later on in any manner and same would be an abuse of the process of the court..

Jammu and Kashmir (Union Territory)
OFFICE OF THE EXECUTIVE ENGINEER JAL SHAKTI (PHE) MECHANICAL DIVISION SOUTH AWANTIPORA

Bashir Ahmad Hakeem S/o. Abdul Gani Hakeem Designation: Filter Attendant
Bijbehara Anantnag, Pin Code: 192124

Subject: Show Cause Notice
Reference: This office No. 4353-54 Dated: 27-08-2024 & No. 4220-21 Dated:03-09-2024.

In continuation to the previous communications under reference, we have observed that you have not reported for duty since 23-08-2024, despite three written reminders sent to you on dates mentioned above.
Your absence without prior approval or notification is a violation of JKCSR, and it is imperative that you provide an explanation for your non-compliance.
You are hereby required to show cause within 5 working days from the date of this notice, as to why disciplinary action should not be taken against you for your failure to join duties and respond to our communications.
Please submit your written explanation to the undersigned by 29-09-2024. Failure to respond within the stipulated time may result in further action as per the JKCSR which may include suspension/termination of your employment.

Sd/- Executive Engineer
PHE Mechanical Division South Awantipora

DIPK-5578/24
Dtd. 26-09-2024

منشیات نے بڑھائے صحت کے مسائل

بہت سے سنگین مسائل معاشرتی طور پر نہ صرف اثر انداز ہوتے ہیں بلکہ بہت دیر تک ان کا سدباب یا حل مشکل ہوجاتا ہے۔ نشہ آور اشیاء کا استعمال بھی انہی میں سے ایک ہے۔ موجودہ دور میں نوجوانوں کی ایک بڑھتی ہوئی تعداد نشے کی طرف مائل نظر آتی ہے اور اس کا سدباب کرنا ناگزیر ہوتا جارہا ہے۔ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق ہر دس میں سے 4 افراد بالخصوص 28 فی صد نوجوان نشے کے امراض کا شکار ہیں، جس میں سے 9 فی صد نابالغ ہے اور نوعمر بچوں کی ہے۔ نشے کا استعمال تاریخی لحاظ سے بہت پرانا عمل ہے۔ عموماً لوگ مختلف ادویات کے بے جا استعمال سے بھی اس کے عادی ہوجاتے ہیں۔ نشے کے استعمال کو اب بھی ایک معاشرتی مسئلے کے طور پر دیکھنے کے لیے ایک انفرادی مسئلہ سمجھا جاتا ہے، جس کی وجہ سے اس مسئلے پر توجہ نہیں دی جاتی اور نشے کے فعل کو برائی سمجھنے کے بجائے نشے کے عادی فرد کو برا قرار دے دیا جاتا ہے اور یوں یہ مسئلہ جوں کا توں معاشرے میں پروان چڑھتا رہتا ہے۔ نشہ کا استعمال ترقی پذیر ممالک کے مسائل میں سب سے اہم مسئلہ بن گیا ہے۔ زیادہ آبادی اور کم وسائل کی بنا پر اس کی روک تھام اور کنٹرول ناممکن ہوگیا ہے۔ زیادہ تر نوجوان طبقہ اس مرض میں مبتلا ہے اور اس کے نقصانات سے دوچار نظر آتا ہے۔ اسی لیے نشے کو ایک عادت سمجھنے کے بجائے اسے ایک مرض کے طور پر سمجھا جائے تو اس کے سدباب اور روک تھام میں مدد مل سکتی ہے۔ اے پی اے کے مطابق نشے کی عادت ایک مرض ہے۔ اس کی درج ذیل علامات ہوسکتی ہیں۔

☆ نشہ آور اشیاء یا ادویات کا ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا۔
☆ نشے کی عادت کو چاہ کے بھی نہ روک پانا۔
☆ زیادہ تر وقت نشہ آور اشیاء کے حصول اور استعمال میں صرف کرنا۔
☆ نشے کی بے جا طلب ہونا۔
☆ نشے کے استعمال کی وجہ سے اپنے روزمرہ کاموں میں دھیان نہ دینا۔
☆ اپنی معمولات زندگی نشے کی وجہ سے ترک کرنا۔
☆ نشے کا بار بار خطرناک حد تک استعمال کرنا۔
☆ یہ جانتے ہوئے بھی نشے کا استعمال کرنا کہ اس سے آپ کی ذہنی اور جسمانی صحت متاثر ہورہی ہے۔
☆ نشے کے استعمال کی پہلے والی مقدار کا ناکافی ہونا اور ضرورت سے زیادہ اس کی طلب ہونا۔
☆ نشے کے استعمال کو وقتی طور پر ترک کرنے کے علامات کا شکار ہونا۔

تمام عوامل کی شدت کم، درمیانہ اور زیادہ ہوسکتی ہے۔ جیسے ان علامات سے کم سے کم 6 یا زیادہ علامات کا ہونا مرض کی شدت اختیار کرنے کی نشاندہی کرتا ہے۔ نوجوانوں میں منشیات کے استعمال کی بلند شرح کو مختلف وجوہات سے منسوب کیا جاتا ہے اور اس کے مجموعی طور پر افراد اور معاشرے دونوں پر اہم اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس کے ممکنا اثرات اور مضمرات میں اہم کردار ادا کرنے والے چند اہم عوامل یہ ہیں۔ ساتھیوں کا دباؤ، نوعمر اور بالخصوص نابالغ افراد کی اکثریت ایسے ساتھیوں کے دباؤ کی وجہ سے نشے کی لت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اپنے سماجی حلقوں میں فٹ ہونے یا قبول کیے جانے کے لئے نشے کا تجربہ کرنے سے بھی ان کے مستقل استعمال کا آغاز ہوتا ہے۔ دوسری اہم وجہ ہے تجسس۔ نوجوان عموماً نشے کے اثرات سے نابلد ہوتے ہیں اور اس کے بظاہر اچھے نظر آنے والے عوامل کی بنا پر تجسس ہوسکتے ہیں۔ فہم جوئی، نئے تجربات کی تلاش میں عموماً منشیات کا تجربہ کیا جاتا ہے۔ تیسری

اہم وجہ تناؤ اور ذہنی صحت کے مسائل ہیں۔ نوجوان اضطراب، تناؤ اور ڈپریشن کا شکار نظر آتی ہے اور اس طرح کے دیگر ذہنی چیلنجز سے نمٹنے کے لئے نشے کا استعمال نوجوانوں کو مستقل طور پر اس کی طرف مائل کرتا ہے۔ چوتھی اور اہم وجہ خاندانی مسائل ہیں۔ خاندان یا فیملی کے اندر ایک ناکارہ شخص ہونے کا تاثر، والدین کے جھگڑے، مالی مدد کا فقدان یا گھر میں نشہ آور اشیاء کا استعمال نوجوانوں میں منشیات کے استعمال کے ممکنہ وجوہات میں سب سے اہم مسئلہ ہوسکتا ہے۔ عموماً نوعمر افراد اپنے گھر میں نشے کے استعمال کی وجہ سے اس کو عادتاً اختیار کرلیتے ہیں۔ باپ، دادا یا گھر کے بڑے افراد کے نشے کے استعمال کی عادت کو فطری طور پر اختیار کرلینے سے نوعمر افراد اس کو استعمال کرنا شروع ہوجاتے ہیں جو آگے چل کر ایک ذہنی مرض میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ ایک اور اہم وجہ میڈیا یا بالخصوص Visual میڈیا میں نشے کے استعمال کی گلیمرائزیشن ہے۔ فلموں، موسیقی اور سوشل میڈیا میں منشیات کے استعمال کو معمولی طرح نشر کرنا اور اس کو سوسائٹی میں ایک اچھے عمل کے طور پر پیش کرنا اس کو ایک قابل قبول عمل اور رویے کے طور پر اس کی تشکیل کرتا ہے، جسے نوجوان ایک فطری عمل کے طور پر تصور کرتا ہے۔ منشیات تک آسان رسائی، منشیات کی دستیابی خاص طور پر شہری اور دیہی علاقوں میں اس تک رسائی اور فروغ اس کے حصول کو ممکن بنادیتی ہے۔ نشے کے سدباب کے لئے سب سے پہلے اس کے استعمال کو فروغ دینے والے عوامل کا جائزہ لینا بہت ضروری ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس کے استعمال سے ہونے والے اثرات کا علم ہونا بھی اس کے روک تھام کے لئے بے حد ضروری ہے۔ نشے کے استعمال سے ہونے والے چند پیچیدہ اثرات کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جیسے کہ نشے کے استعمال سے صحت پر خطرات کا لاحق ہونا۔ نشے کے استعمال سے جسمانی اور ذہنی صحت پر سنگین نتائج ہوسکتے ہیں خاص طور پر جسم کی نشوونما پر اس کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ نشے کے استعمال سے دماغ کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کم ہوجاتی ہے اور یوں جسمانی امراض اور حادثات وغیرہ کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ دوسرا اہم مسئلہ جو نشے کے استعمال سے ہوتا ہے۔ وہ ہے تعلیمی اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کا معدوم ہونا، منشیات کا استعمال ایک نوجوان کی اسکول/کالج میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے یا مستقل ملازمت کو برقرار رکھنے کی صلاحیت کو مستقل طور پر متاثر کرسکتا ہے جو ان کی ذاتی اور پیشہ وارانہ زندگیوں میں ممکنہ طور پر ایک طویل مدتی رکاوٹ کا باعث بن سکتا ہے۔ ایک اور سنگین مسئلہ جو منشیات کے استعمال سے وقوع پذیر ہوتا ہے، وہ ہے جرائم کی سطح میں اضافہ ہونا۔ منشیات کا استعمال مجرمانہ سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے اور بڑھتے ہوئے امکان کے ساتھ منسلک کیا جاسکتا ہے، کیوں کہ نشے کے عادی افراد اپنی منشیات کی عادات کو پورا کرنے کے لئے غیر قانونی سرگرمیوں، چوری، ڈاکہ زنی میں ملوث ہوسکتے ہیں۔ اس طرح نوجوانوں میں منشیات کا استعمال پیداواری صلاحیت میں کمی اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کے علاج کے پروگراموں اور اقتصادی صلاحیت کو کھونے سے متعلق اخراجات میں اضافے کا باعث بن سکتا ہے۔ نشے کا استعمال خاندان، دوستوں اور شرکت داری کو کشیدہ کرسکتا ہے، جس سے ذاتی، معاشرتی اور سماجی طور پر پشیمانی کا شکار ہوتا ہے اور یوں باہمی تعاون کی فضا قائم نہیں رہتی۔ الغرض، نوجوانوں اور نوعمر افراد میں منشیات کے زیادہ استعمال کے مسئلے سے نمٹنے کے لئے ایک جامع نقطہ نظر کی ضرورت ہے، جس میں تعلیمی روک تھام کے پروگرام، صحت کے حصول، علاج تک بہتر رسائی، سماجی اور معاشی عوامل کو حل کرنا جیسے عوامل اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ابتدائی مداخلت اور نوجوانوں میں منشیات کے استعمال کے پھیلاؤ کو کم کرنے اور اس کے طویل مدتی اثرات کو کم کرنے میں مدد کرسکتے ہیں۔ نوجوانوں میں ذہنی صحت اور معاونت کو بہتر بنانے کے لئے ایک کثیر جہتی نقطہ نظر کی ضرورت ہے۔ مختلف اسٹیک ہولڈرز بشمول سرکاری ایجنسیاں، تعلیمی ادارے، صحت کی دیکھ بھال فراہم کرنے والے ادارے، خاندان اور کمیونٹی شامل ہیں۔ اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ ذہنی صحت کی خدمات تک رسائی کو ممکن بنایا جائے، تاکہ نوجوان ضرورت کے وقت اپنے ذہنی مسائل کا سدباب کرے نہ کہ نشے کا استعمال کرنے، اسکولوں میں ذہنی صحت سے متعلق پروگرامز کا فروغ کرنا چاہیے۔ جہاں طلباء کو صحت مند ماحول ملیں، تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو نکھار سکیں اور ایک صحت مند مقابلہ ممکن ہوسکے۔ اسکول میں کاؤنسلرز اور ماہر نفسیات کا موجود ہونا طلباء کو ان کی شناخت میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں۔ اسی طرح نصاب میں نشے کے استعمال اور اس کے مضر اثرات کے بارے میں آگہی فراہم کرنا۔ اس امر کو یقینی بنانا کہ نوجوان اس کے مضر اثرات کو پہچان سکیں اور اس سے اجتناب کے رویے کو اپنا سکیں۔ ایک اور اہم امر یہ ہے کہ پیئر سپورٹ پروگرام تشکیل دیئے جائیں۔ جہاں نوجوان اپنے ہم عمر ساتھیوں سے رابطہ کرسکیں اور ایسے افراد سے تعاون کرسکیں جنہوں نے اس طرح کے چیلنجز کا سامنا کیا ہو۔ اساتذہ کو بھی ذہنی صحت اور نشے کے اثرات کے متعلق آگاہی اور تربیت دینا بھی ضروری ہے، تاکہ وہ اس کے پھیلاؤ کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کرسکیں۔ اس طرح کے سماجی حکمت عملیوں کے پھیلاؤ سے نشے کے استعمال اور اس کے عمومی اثرات پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

"نیگلیریا" ایک جان لیوا اور لاعلاج مرض

نیگلیریا (Naegleria Fowleri) ایک جرثومہ ہے جو کہ صرف خوردبین کے ذریعے سے ہی دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ جرثومہ انسانی دماغ میں ناک کے ذریعے سے داخل ہوتا ہے اور شدید انفیکشن کا سبب بنتا ہے، جس کی وجہ سے انسان کی موت واقع ہو سکتی ہے۔ یہ جرثومہ پانی کے ذخائر میں پھلتا پھولتا ہے اور اسی وجہ سے شہروں میں جان لیوا بیماری کا باعث بنتا ہے۔ اس بیماری سے 95 فی صد لوگ جانبر نہیں ہوسکتے اور موت واقع ہونے کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔

نیگلیریا کہاں پر پایا جاتا ہے

☆..... تازے پانی کے تالاب اور جھیلوں میں
☆..... دریاؤں میں
☆..... گرم پانی کے چشموں میں
☆..... سوئمنگ پولز میں جہاں کلورین شامل نہ ہو
☆..... شہری آبادیوں، پانی کے ذخائر میں

گرمیوں کے مہینوں میں نیگلیریا کی افزائش تیزی سے ہوتی ہے، یہ 47oC تک درجہ حرارت میں زندہ رہ سکتا ہے۔

علامات

نیگلیریا کی علامات جرثومے کے جسم میں داخل ہونے کے 2 سے 3 دن کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔

☆..... سر میں شدید درد ☆..... بخار
☆..... متلی اور قے ☆..... گردن کا اکڑاؤ
☆..... چلنے لڑکھڑاہٹ ☆..... کنفیوژن
☆..... دورہ پڑنا

ایسی ہی ملتی جلتی علامات "گردن توڑ بخار" (Meningitis) میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اس لئے مرض کی درست تشخیص کے لیے ڈاکٹر سے رجوع لازمی کریں۔ خیال رہے کہ یہ متعدی مرض نہیں ہے۔ یعنی ایک مریض سے دوسرے مریض میں منتقل نہیں ہوتا۔

نیگلیریا سے بچاؤ کیسے ممکن ہے

☆..... پانی ذخیرہ کرنے والے انڈر گراؤنڈ (Underground) اور اوور ہیڈ (Over Head) ٹینکوں کی فوراً صفائی کروائیں۔
☆..... پانی کے ٹینکوں پر ڈھکن رکھوائیں۔
☆..... بغیر کلورین (Chlorine) ملے پانی میں تیراکی اور نہانے سے گریز کریں۔
☆..... ناک صاف کرنے کے لیے اور وضو کے وقت اُبلے ہوئے یا کلورین ملے پانی کا استعمال کریں۔

پانی کو قابل استعمال بنائیں

پانی کو تقریباً 5-8 منٹ تک اُبالیں۔ اس سے یہ جرثومہ اور اس کے انڈے ختم ہوجاتے ہیں۔ 1000 گیلن پانی کے ٹینک میں ایک کلورین ٹیبلٹ (Chlorine Tablet) یا 2000-3000 گیلن پانی کے لیے 2 کلورین ٹیبلٹ کا استعمال کریں۔ یہ ٹیبلٹ 15 دن کے لئے کافی ہوتی ہیں۔

بچھو کا زہر کئی جان لیوا بیماریوں میں کارگر

انسان کو اگر بچھو ڈنگ مار دے تو اس کا زہر جان لیوا ثابت ہوسکتا ہے لیکن اگر یہی زہر بچھو کے ڈنگ سے نکال کر محفوظ کرلیا جائے تو یہ کسی قیمتی چیز سے کم نہیں ہوتا۔ غیر ملکی میڈیا کی ایک رپورٹ کے مطابق بچھو کا ایک لیٹر زہر تقریباً ایک کروڑ ڈالر میں فروخت کیا جاتا ہے۔ بچھو کا زہر نہ صرف کاسمیٹکس اور کاسمیٹک سرجری میں استعمال ہوتا ہے بلکہ کئی جان لیوا بیماریوں کی ادویات بھی اسی زہر کی معمولی مقدار سے تیار کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف درد سے چھٹکارا پانے والی اور جسم کے مدافعتی نظام سے جڑی ادویات میں بھی اسے استعمال کیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ بچھو کے زہر کے طبی استعمال پر کئی برسوں سے تحقیق بھی ہوتی رہی ہے۔ 2020 میں نیشنل لائبریری آف میڈیسن کی جانب سے شائع ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق بچھو کے زہر سے اسی کے زہر کے خلاف کارگر ثابت ہونے والی دوا بھی تیار کی جاسکتی۔ غیر ملکی میڈیا رپورٹس کے مطابق برطانوی ہارٹ فاؤنڈیشن، ویلکم ٹرسٹ اور برطانوی میڈیکل ریسرچ کونسل کی مدد سے دل کی بیماریوں میں بچھو کے زہر کے استعمال پر نئی تحقیق کی جارہی ہے۔ برطانوی ماہرین کے مطابق بچھو کے زہر سے مارگاٹوکسن نامی مواد حاصل کیا جاتا ہے جو عموماً دوا کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے تاہم اسے دل کی بیماریوں کے لیے بطور اسپرے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ خیال رہے کہ مارگاٹوکسن لاطینی امریکا میں پائے جانے والے ایک مخصوص بچھو کے زہر سے حاصل ہوتا ہے، جو خون کی رگوں میں نئے خلیے بنانے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ اسے دل کی سرجری میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ بچھو 5 سے 8 سینٹی میٹر تک کے ہوتے ہیں، اگرچے ان کا زہر جان لیوا نہیں ہوتا لیکن پھر بھی اگر یہ کسی کو کاٹ لیں تو اس شخص کو شدید درد، سوجن اور خارش ہوتی ہے۔ بچھو کے ڈنگ پر تحقیق کرنے والے برطانوی ماہرین کے مطابق بچھو کا زہر بہت مفید ہوتا ہے، اس کی کافی کم تعداد بھی فائدہ مند ہوتی ہے۔

منہ کا سرطان

سرطان (Cancer) کا مرض، پاکستان سمیت ایشیائی اور خصوصاً جنوبی ایشیا میں صحت کے لیے ایک شدید خطرہ بنتا جارہا ہے۔ سرعت رفتار سے بڑھتا ہوا یہ مرض فراہمی صحت کی سہولیات اور اداروں پر ایک بھاری بوجھ بن رہا ہے۔ معاشرتی طور پر سرطان مختلف طریقوں سے عمومی نظام زندگی پر بری طرح اثر انداز ہوتا ہے، خواہ وہ معاشی طور پر ہو یا خاندانی طور پر۔ 2020 میں دنیا بھر میں سرطان کے 19.3 ملین نئے کیسز رجسٹرڈ ہوئے اور 10 ملین لوگ سرطان کی وجہ سے فوت ہوئے۔

توقعات کے مطابق، اگر موجودہ روک تھام کے طریقوں میں اور انتظامیہ کے رویوں میں تبدیلی نہ کی گئی تو 2030 میں سرطان کے 26 ملین نئے کیسز اور اس کے نتیجے میں اموات کی تعداد 17 ملین تک بڑھ سکتی ہے۔ پاکستان میں 2020 میں 1,78,388 نئے سرطان کیسز رجسٹرڈ ہوئے اور کل 1,17,149 اموات رپورٹ ہوئیں گو کہ سرطان ایک نہایت وسیع الجہت مرض ہے جو انسانی جسم کے کسی بھی حصے کو متاثر کرسکتا ہے۔ چناں چہ اس زیر نظر مضمون میں منہ کے سرطان (Oral/Mouth Cancer) کی بات کی جارہی ہے۔

نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں پایا جانے والا نمبر 1 کینسر پھیپھڑوں اور دوسرے نمبر پر مردانہ غدود یعنی پروسٹیٹ گلینڈ کا ہے جب کہ خواتین میں چھاتی کا سرطان سب سے زیادہ پایا جاتا ہے اور دوسرے نمبر پر بڑی آنت کا سرطان ہے۔ اس کے برعکس پاکستان میں منہ کا سرطان مردوں میں پہلے اور خواتین میں دوسرے نمبر پر ہے۔

منہ کے سرطان کا آپریشن آسان نہیں ہوتا بلکہ ان کا دورانیہ بعض اوقات دس سے بارہ گھنٹے پر محیط ہوتا ہے، تاہم ان کوششوں اور ڈاکٹرز کی سخت جانفشانی کے باوجود بھی یہ خطرناک مرض بعض اوقات مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا اور کچھ عرصے کے بعد دوبارہ نمودار ہوجاتا ہے جو نہ صرف مریضوں کے لیے انتہائی تکلیف دہ ہوتا ہے بلکہ معالجین کے لیے بھی شدید مایوسی کا سبب بنتا ہے۔ منہ کے سرطان کے مریضوں کی روز افزوں بڑھتی ہوئی تعداد نظام صحت پر اضافی دباؤ کا باعث ہے۔

یہ غیر معمولی بوجھ خصوصی طور پر پاکستان میں موجود پہلے ہی سے غیر مستحکم نظام صحت کے معیار پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ کچھ سرطان جیسے چھاتی کے سرطان، خون کے سرطان، معدے اور آنتوں کے سرطان وغیرہ کے پیدا ہونے میں بیرونی عوامل کارفرما نہیں ہوتے اور اکثر و بیشتر ان سے بچاؤ کا کوئی خاص طریقہ کار بھی نہیں ہوتا، جب کہ کچھ سرطان جیسے منہ اور زبان کے سرطان پھیپھڑوں اور سانس کی نالیوں کے سرطان اور حلق کے سرطان ایسے بیرونی عوامل سے وقوع پذیر ہوتے ہیں جن سے 99 فی صد بچاؤ بلاشبہ ممکن ہے۔ سرطان پیدا ہونے کی وجوہات کو تین بڑے زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

یہ خون کی موروثی بیماری ہے "تھیلے سیمیا"

تھیلے سیمیا کا مرض سب سے پہلے یونان، اٹلی، سائپرس اور بحیرۂ روم سے منسلک علاقوں میں شناخت ہوا۔ 1925ء میں خون کی بیماری تھیلیمیا پر تحقیق کرنے والے امریکی شہر مشی گن کے ایک ڈاکٹر "کولے" (Cooley) اور "لی" (Lee) نے اس مرض کی تشخیص کی۔ ان کے نام کی نسبت سے ابتداء میں یہ Cooley's anaemia کہلاتی تھی۔ جب کہ 1946ء میں اس مرض کی وجوہات کا پتا چلایا گیا۔ اس مرض کے باقاعدہ علاج کا سلسلہ 1960ء سے ہوا، جس میں پہلی مرتبہ انتقال خون (Blood Transfusion) کے ذریعے تھیلے سیمیا کے مرض میں مبتلا بچوں کا علاج شروع کیا گیا، تب سے آج تک اسی طریقہ علاج کے ذریعے اس مرض میں مبتلا بچوں کی زندگیاں بچانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ یہ مرض دنیا کے بیشتر خطوں میں موجود ہے۔

اسباب ووجوہات

تھیلے سیمیا خون کی ایک جینیاتی خرابی (Genetic Disorder) کا نام ہے جو نیموگلوبن کو بناتا ہے، اگر ماں اور باپ دونوں تھیلے سیمیا مائنر ہوں تو پیدا ہونے والا بچہ اس مرض میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ تھیلے سیمیا خون کی ایک موروثی بیماری ہے، جو والدین سے بچوں میں منتقل ہوتی ہے، اس بیماری میں خون بننے کا عمل رک جاتا ہے۔ نتیجتاً مریض کو ہر ماہ انتقال خون کی ضرورت پڑتی ہے اور ان کی پوری زندگی کا انحصار بھی اسی پر ہوتا ہے۔ خاندان میں شادی کی وجہ سے اس مرض کی شرح میں بھی گنا اضافہ ہورہا ہے۔

اقسام

جینیاتی اعتبار سے تھیلے سیمیا کی دو بڑی اقسام ہیں۔ جنہیں، "الفا تھیلے سیمیا" اور "بی ٹا تھیلے سیمیا" کہتے ہیں۔ پاکستان میں بی ٹا تھیلے سیمیا زیادہ پایا جاتا ہے، جب کہ فارایسٹ میں الفا تھیلے سیمیا کی شرح زیادہ ہے۔ سب سے کم شدت والی قسم تھیلے سیمیا مائنر کہلاتی ہے۔ شدید ترین قسم، تھیلے سیمیا میجر کہلاتی ہے اور درمیانی شدت والی قسم تھیلے سیمیا انٹرمیڈیا کہلاتی ہے۔ ایک طرح کا تھیلے سیمیا کبھی بھی دوسری طرح کے تھیلے سیمیا میں تبدیل نہیں ہوسکتا۔ یعنی الفا تھیلے سیمیا کبھی بھی بی ٹا تھیلے سیمیا میں تبدیل نہیں ہوسکتا اور نہ ہی بی ٹا کبھی الفا میں۔ اسی طرح نہ تھیلے سیمیا مائنر کبھی تھیلے سیمیا میجر بن سکتا ہے اور نہ ہی میجر کبھی مائنر بن سکتا ہے۔

تھیلے سیمیا مائنر

تھیلے سیمیا مائنر کوئی بیماری نہیں نہ ہی اس کی وجہ سے مریض کو کوئی تکلیف یا شکایت ہوتی ہے اور نہ اس کی زندگی پر کوئی خاص اثر پڑتا ہے۔ علامات وشکایات نہ ہونے کی وجہ سے ایسے لوگوں کی تشخیص صرف لیبارٹری کے ٹیسٹ سے ہی ہوسکتی ہے۔ ایچ بی الیکٹروفرسس کے ذریعے تھیلے سیمیا مائنر کا پتا لگایا جاتا ہے۔ ایسے لوگ نارمل زندگی گزارتے ہیں، مگر یہ لوگ تھیلے سیمیا اپنے بچوں کو منتقل کرسکتے ہیں۔ تھیلے سیمیا مائنر میں مبتلا بیشتر افراد اپنے جین کے نقص سے قطعاً لاعلم ہوتے ہیں اور جسمانی و ذہنی لحاظ سے عام لوگوں کی طرح ہوتے ہیں اور نارمل انسان جتنی ہی عمر پاتے ہیں۔ تھیلے سیمیا مائنر کوئی علامت ظاہر نہیں کرتا، مگر جب والدین تھیلے سیمیا مائنر کا شکار ہوں تو پیدا ہونے والے بچوں میں اس بات کا قوی امکان ہوتا ہے کہ وہ تھیلے سیمیا میجر کا شکار ہوسکتے ہیں۔

تھیلے سیمیا میجر

تھیلے سیمیا میجر میں خون بننے کا عمل رک جاتا ہے، نتیجتاً ایسے بچوں کے جسم میں خون کی شدید کمی پیدا ہوجاتی ہے اور انہیں ساری زندگی انتقال خون (Blood Tranfusion) کی ضرورت پیش آتی ہے، تھیلے سیمیا میجر کے مریضوں میں خون اتنا کم بنتا ہے کہ انہیں ہر دو سے چار ہفتے بعد خون کی بوتل لگانے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ ایسے بچے پیدائش کے چند مہینوں بعد ہی خون کی کمی کا شکار ہوجاتے ہیں اور ان کی بقیہ زندگی بلڈ بینک کی محتاج ہوتی ہے۔

تھیلے سیمیا میجر ایک موروثی جینیاتی (Genetic) بیماری ہے، جو کہ ماں اور باپ دونوں سے یکساں طور پر بچوں میں منتقل ہوتی ہے اگر والدین تھیلے سیمیا مائنر کا شکار ہوں تو ہر حمل میں 25 فی صد امکان آنے والے بچے میں تھیلے سیمیا میجر کا ہوتا ہے۔ تھیلے سیمیا میجر کی بیماری میں جسم میں لال خون کے ذرات نہیں بنتے، جس کی وجہ سے بچے میں خون کی شدید کمی واقع ہوجاتی ہے، عام طور پر اس مرض کی علامات بچے میں چار ماہ کی عمر سے ظاہر ہونا شروع ہوجاتی ہیں۔

□□□□□

معدے کا السر

معدے کا السر معدے کی اندرونی مخملی نما دیوار کے زخم کا دوسرا نام ہے۔ اس زخم کی وجہ سے موٹی رطوبتی تہہ کی موٹائی میں کمی آجاتی ہے۔ یہ رطوبتی تہہ معدے میں موجود تیزاب سے معدے کی دیوار کو محفوظ رکھتی ہے لیکن جب یہ تہہ پتلی ہو تو تیزاب معدے کی دیوار کو گلانے لگتا ہے، جس کی وجہ اس میں زخم ہوجاتا ہے۔ یہ اکثر معدے کی پچھلی دیوار پر ہوتا ہے، تاہم کچھ مریضوں کو اگلی سطح پر بھی یہ زخم ہوجاتا ہے۔

یہ پرانا ہونے کے ساتھ بڑھتا پھیلتا جاتا ہے، معدے کے السر کا علاج مشکل نہیں ہے لیکن اس میں غفلت شدید تکلیف اور پیچیدگیوں کو جنم دے سکتی ہے۔ السر معدے، چھوٹی آنت یا غذائی نالی کی اندرونی تہہ پر ایک زخم ہوتا ہے۔ پیٹ میں السر کو گیسٹرک السر کہا جاتا ہے۔ یہ چھوٹی آنت کے پہلے حصے میں بنتا ہے۔ معدے کے السر کو غذائی نالی کا السر بھی کہتے ہیں۔ اس کی علامات پیٹ میں درد، متلی، تیزابیت، تھکاوٹ اور وزن کم ہونا ہیں۔ یہ درد کھانے پینے کے معمولات کو متاثر کرکے تکلیف کا باعث بنتا ہے۔ تکلیف دہ زخم بھی نظام انہضام کے مکمل میں رکاوٹ کا سبب بنتے ہیں۔

معدے کے السر کی بہت سی علامات ہیں جو پیٹ کے السر کے متعلق جاننے میں مدد کرسکتی ہیں۔ کچھ غذائیں معدے کے درد کو بڑھا سکتی ہیں۔ کھانے یا مشروبات معدے کے السر کا سبب نہیں بنتے اور نہ ہی ان کا علاج کرسکتے ہیں۔ لیکن کچھ غذائیں خراب نشوونما کو ٹھیک کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ معدے کے السر کو آرام پہنچانے والی غذا کا مقصد درد اور جلن کو کم کرنے میں مدد کرنا ہے جو معدے، غذائی نالی یا چھوٹی آنت میں زخم سے ہوتا ہے۔ السر میں کوئی سخت پرہیز نہیں ہوتا۔ لیکن ایسی کھانوں سے پرہیز کرنا چاہیے جو تیزابیت کی وجہ بنتے ہیں۔

علامات

شکم کے اوپری حصے میں درد: السر کی ایک سب سے عام علامت شکم کے اوپری حصے میں درد ہونا ہے۔ السر اوپری غذائی نالی میں کسی بھی جگہ ہوسکتا ہے، تاہم یہ اکثر لوگ سوچتے ہیں کہ یہ چھوٹی آنت یا معدے میں ہوتا ہے، جہاں درد محسوس ہوتا ہے، یہ درد عام طور پر سینے کی ہڈی اور ناف کے درمیان ہوتا ہے۔ جلن، خارش اور طبیعت سست ہونے کا احساس بھی ہوتا ہے۔ یہ کیفیت آغاز میں ہلکی اور قابل برداشت درد کے ساتھ ہوتی ہے، مگر السر بڑھنے سے یہ سنگین ہوجاتی ہے۔

متلی ہونا: السر کی ایک اور بڑی نشانی دل متلانا ہے۔ السر کے نتیجے میں ہاضمے میں موجود تیزاب کی کیمیسٹری بدل جاتی ہے، جس کے نتیجے میں دل بہت زیادہ متلانے لگتا ہے، خصوصاً صبح کے وقت۔ السر میں نظام ہضم بھی متاثر ہوجاتا ہے، جس کی وجہ سے کھانا ہضم کرنے میں کافی مشکل ہوتی ہے۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

ناقص فام کا شکار کوہلی کے کانپور میں 5 ریکارڈز منتظر

براڈ مین کی 29 سنچریوں، سچن کے 115 کیچز اور ڈراویڈ کے ریکارڈ کو پیچھے چھوڑنے کے مواقع

کانپور// بنگلہ دیش کو چینئی میں 4 دن کے اندر شکست دینے کے بعد اب کانپور میں کھیلے جانے والے سیریز کے دوسرے اور آخری ٹسٹ میچ پر نظریں مرکوز ہیں۔ ویرات کوہلی کانپور میں 5 بڑے ریکارڈ قربان منتظر ہیں، جن کے وہ بہت قریب ہیں؟ ہندوستان نے اب تک کانپور میں 23 ٹسٹ کھیلے ہیں جن میں سے اس نے 7 جیتے ہیں اور 3 ہارے ہیں اور 13 ٹسٹ ڈرا ہوئے ہیں۔ ہندوستان نے بنگلہ دیش کے خلاف یہاں پہلے کوئی ٹسٹ نہیں کھیلا ہے۔ یعنی یہ پہلا موقع ہوگا جب ہندوستان اور بنگلہ دیش کانپور میں ریڈ بال کرکٹ میں آمنے سامنے ہوں گے۔ ہندوستان نے کانپور میں جو 23 ٹسٹ کھیلے ان میں کوہلی صرف ایک ٹسٹ میچ کھیلا ہے۔ کوہلی نے کانپور میں نیوزی لینڈ کے خلاف واحد ٹسٹ کھیلا، جس میں انہوں نے دونوں اننگز میں مجموعی طور پر صرف 27 رنز بنائے۔ کوہلی نے پھر پہلی اننگز میں 9 اور دوسری اننگز میں 18 رنز بنائے۔ اب کانپور میں کنگ کوہلی کی اس کارکردگی سے یہ توقع بالکل نہیں کی جاسکتی کہ وہ ریکارڈ توڑ دیں گے۔ موجودہ سیریز میں کھیلے گئے آخری ٹسٹ میں بھی ان کی کارکردگی اچھی نہیں رہی۔ انہوں نے چینئی ٹسٹ کی دونوں اننگز میں مجموعی طور پر صرف 23 رنز بنائے۔ انہوں نے واحد کارنامہ اپنے گھر پر 12000 رنز مکمل کرنا تھا۔ تاہم سکے کا دوسرا رخ یہ ہے کہ کوہلی نے پچھلی 20 اننگز میں کھیلے ہی کوئی انٹرنیشنل سنچری اسکور نہ کی ہو لیکن ان کے پاس اتنی صلاحیت اور تجربہ ہے کہ وہ مایوس کن فارم کو پس پشت ڈال کر بڑی اننگز کھیل سکتے ہیں۔ اگر کوہلی کانپور میں ایسا کچھ کرتے ہیں تو وہ کچھ بڑے ریکارڈ اپنے نام کر سکتے ہیں۔ ڈان بریڈمین کی 29 ٹسٹ سنچریوں کو پیچھے چھوڑنا کوہلی کے لئے یہاں آسان ہوگا۔ اس وقت کوہلی کے نام 29 ٹسٹ سنچریاں درج ہیں لیکن جیسے ہی وہ کانپور میں سنچری بنائیں گے وہ بریڈمین کو پیچھے چھوڑ دیں گے۔ دوسرا ریکارڈ سچن سے متعلق ہے۔ اگر کوہلی کانپور میں سنچریوں کے معاملے میں بریڈمین کو پیچھے چھوڑ سکتے ہیں تو ان کے پاس کیچز کے معاملے میں سچن تنڈولکر کو پیچھے چھوڑنے کا موقع ملے گا۔ سچن نے ٹسٹ میں 115 کیچ لیے ہیں۔ وہیں کوہلی نے اب تک 113 کیچ پکڑے ہیں یعنی جیسے ہی وہ 3 کیچ لیں گے سچن کو پیچھے چھوڑ دیں گے۔ کوہلی کے پاس کانپور میں 600 سے کم اننگز میں 27000 بین الاقوامی رنز بنانے والے پہلے کرکٹر بننے کا موقع ہے۔ کوہلی یہ ریکارڈ بنانے سے صرف 35 رنز دور ہیں۔ فی الحال یہ ریکارڈ سچن کے نام ہے جنہوں نے یہ ریکارڈ 623 اننگز میں کیا تھا۔ کوہلی کے پاس ٹسٹ کرکٹ میں 1000 چوکے لگانے کا بھی موقع ہے۔ وہ کانپور میں اپنا 7 واں چوکا لگا کر یہ کارنامہ انجام دے سکتے ہیں۔ اگر کوہلی کانپور ٹسٹ میں 129 رنز بنا لیتے ہیں تو وہ ٹسٹ کرکٹ میں 9000 رنز بنانے والے چوتھے ہندوستانی بن جائیں گے۔

شکیب الحسن نے کیا اچانک ریٹائرمنٹ کا اعلان

ویب ڈیسک// بنگلہ دیش کی کرکٹ ٹیم اس وقت ہندوستان میں ہے اور 2 میچوں کی ٹیسٹ سیریز کا دوسرا اور آخری میچ 27 ستمبر یعنی کل سے کانپور کے گرین پارک اسٹیڈیم میں کھیلا جائے گا۔ اس سے عین قبل بنگلہ دیش کے مشہور آل راؤنڈر شکیب الحسن نے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ انھوں نے ٹی-20 اور ٹیسٹ فارمیٹ سے ریٹائرمنٹ کا فیصلہ کیا ہے، یعنی یک روزہ کرکٹ کھیلنا وہ جاری رکھیں گے۔ کانپور ٹیسٹ میچ شروع ہونے سے ایک دن قبل پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے شکیب الحسن نے کہا کہ وہ فوری اثر سے ٹی-20 کرکٹ چھوڑ رہے ہیں، جبکہ ٹیسٹ میچ چھوڑنے کے لیے انھوں نے بنگلہ دیش کے میر پور میدان کا انتخاب کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ بنگلہ دیش کرکٹ بورڈ (بی سی بی) کو یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ آئندہ ماہ میر پور میں جنوبی افریقہ کے خلاف ہونے والی گھریلو سیریز کے آخر میں ٹیسٹ کرکٹ سے سبکدوش ہوں گے۔ لیکن شکیب الحسن کو اس سیریز میں کھیلنے کے لیے سیکورٹی منظوری نہیں ملتی ہے تو کانپور ٹیسٹ میچ ہی ان کے ٹیسٹ کیریئر کا آخری میچ ہوگا۔ شکیب الحسن کا کہنا ہے کہ میں نے بی سی بی سے میر پور میں اپنا آخری ٹیسٹ کھیلنے کی خواہش ظاہر کر دی ہے۔ میں نے یہ بات بی سی بی کو بتائی ہے اور وہ مجھ سے متفق ہیں۔ وہ سب انتظام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ میں بنگلہ دیش جا سکوں۔ اگر ایسا نہیں ہوتا ہے تو کانپور میں ہندوستان کے خلاف میچ ٹیسٹ کرکٹ میں میرا آخری میچ ہوگا۔ ساتھ ہی انھوں نے کہا کہ کرکٹ کے سب سے چھوٹے فارمیٹ (ٹی-20) میں اپنا آخری میچ وہ ٹی-20 عالمی کپ 2024 میں کھیل چکے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ شکیب الحسن کا شمار بنگلہ دیش کے سب سے کامیاب کھلاڑیوں میں کیا جاتا ہے۔ شکیب دنیا کے سب سے شاندار آل راؤنڈرس میں سے بھی ایک ہیں۔

اشون کو کانپور میں مرلی کا ریکارڈ برابر کرنے کا موقع

کانپور// ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے اسپنر روی چندرن اشون چینئی ٹسٹ میں میچ کے بہترین کھلاڑی تھے اب اگر وہ کانپور ٹسٹ میں بھی میچ کے بہترین کھلاڑی کا ایوارڈ لیتے ہیں یا اگر وہ بولنگ اور بیٹنگ دونوں میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں تو وہ سیریز کے بہترین کھلاڑی کے دعویدار ہوں گے۔ اب اگر اشون کو پلیئر آف دی سیریز کا اعزاز ملتا ہے تو یہ ان کے ٹسٹ کیریئر میں 11 ویں بار ہوگا جب انہیں یہ اعزاز ملے گا۔ اشون وہ کھلاڑی ہے جس نے ہندوستان کے لیے ٹسٹ میں سب سے زیادہ 10 مرتبہ پلیئر آف دی سیریز کا ایوارڈ جیتا ہے۔ ویراٹ کوہلی موجودہ ٹیم کے واحد کھلاڑی ہیں جنہوں نے ٹسٹ میں 3 پلیئر آف دی سیریز ایوارڈز حاصل کیے ہیں۔ اشون کے علاوہ سچن اور سہواگ نے 5 مرتبہ، راہول ڈراوڈ، ہربھجن سنگھ، انیل کمبلے، کپل دیو نے 4 مرتبہ پلیئر آف دی سیریز کا ایوارڈ جیتا ہے۔ اگر اشون 11 ویں بار سیریز کے بہترین کھلاڑی بنتے ہیں تو وہ متھیا مرلی دھرن کی برابری کر لیں گے۔ پلیئر آف دی سیریز کے ریکارڈ کے علاوہ اشون کانپور میں مزید 6 بڑے ریکارڈ توڑ سکتے ہیں۔ اشون کے پاس چوتھی اننگز میں 100 وکٹ لینے والے پہلے ہندوستانی بننے کا موقع ہے۔ انہیں چوتھی اننگز میں صرف ایک اور وکٹ درکار ہے۔ اشون کے پاس بنگلہ دیش کے خلاف سب سے زیادہ وکٹیں لینے کا موقع ہے۔ ظہیر خان نے اس ٹیم کے خلاف سب سے زیادہ 31 وکٹیں حاصل کیں۔ اشون ورلڈ ٹسٹ چمپئن شپ میں سب سے زیادہ وکٹیں لینے والے کھلاڑی بن سکتے ہیں۔ اس دوڑ میں آسٹریلیائی بولر جوش ہیزل ووڈ 51 وکٹوں کے ساتھ پہلے مقام پر ہیں۔

انگلینڈ کیخلاف پہلے ٹیسٹ میچ کیلئے 15 رکنی پاکستانی اسکواڈ کا اعلان

اسلام آباد// انگلینڈ کے خلاف پہلے ٹیسٹ میچ کے لیے 15 رکنی پاکستانی اسکواڈ کا اعلان کر دیا گیا۔ انگلینڈ 3 ٹیسٹ میچز کھیلنے کے لیے پاکستان آئے گی، دونوں ٹیموں کے درمیان پہلا ٹیسٹ ملتان میں 7 سے 11 اکتوبر تک کھیلا جائے گا۔ پاکستان کرکٹ سلیکٹرز نے منگل کو انگلینڈ کے خلاف ملتان ٹیسٹ کے لیے 15 کھلاڑیوں پر مشتمل اسکواڈ کا اعلان کر دیا ہے۔ اسکواڈ میں شان مسعود (کپتان) سعود شکیل (نائب کپتان) عامر جمال، عبداللہ شفیق، ابرار احمد، بابر اعظم، میر حمزہ، محمد ہریرہ، محمد رضوان (وکٹ کیپر) نسیم شاہ، نعمان علی، صائم ایوب، سلمان علی آغا، سرفراز احمد (وکٹ کیپر) اور شاہین شاہ آفریدی شامل ہیں۔ 15 ٹیسٹ میچوں میں 47 وکٹیں لینے والے بائیں ہاتھ کے اسپنر نعمان علی نے فاسٹ بولر خرم شہزاد کی جگہ لی ہے جو انجرڈ ہیں۔ اسکواڈ کے اعلان کے بعد ہیڈ کوچ جیسن گلیسپی کی تجویز پر منتخب کھلاڑیوں کو چیمپئنز ون ڈے کپ کے پلے آف سے دستبردار کر دیا گیا ہے تاکہ انہیں سیریز سے قبل کچھ آرام مل سکے۔ اسکواڈ پیر 30 ستمبر کو ملتان میں جمع ہوگا جہاں تربیتی کیمپ یکم اکتوبر سے شروع ہوگا۔ علاوہ ازیں کامران غلام اور محمد علی جو بنگلہ دیش کیخلاف سیریز میں ٹیسٹ اسکواڈ کا حصہ تھے سلیکٹرز کی پلاننگ میں مضبوطی سے قائم ہیں۔ تاہم سلیکشن پالیسی میں مستقل مزاجی اور تسلسل پر زور دینے کی وجہ سے اور اس یقین کی وجہ سے کہ ایک ٹیسٹ کے لیے 15 کھلاڑی کافی ہیں، انہیں چیمپئنز ون ڈے کپ اور 3 اکتوبر سے شروع ہونے والے پریذیڈنٹ کپ میں اپنی ٹیموں کی نمائندگی جاری رکھنے کا مشورہ اور حوصلہ افزائی کی گئی ہے تاکہ وہ مسابقتی کرکٹ کے ذریعے تیار رہیں۔

دوسرا ٹسٹ، کانپور میدان کے ایک حصہ کی مرمت ضروری

کانپور// ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان سیریز کا دوسرا اور آخری ٹسٹ 27 ستمبر کو کانپور میں کھیلا جائے گا لیکن اس سے پہلے ہی اتر پردیش کے پی ڈبلیو ڈی نے ایک بڑا انتباہ جاری کیا ہے۔ اتر پردیش پی ڈبلیو ڈی نے اندازہ لگایا ہے کہ کانپور کے گرین پارک اسٹیڈیم کا ایک حصہ کمزور ہے اور اسے شائقین کے لیے خطرناک قرار دیا ہے۔ پی ڈبلیو ڈی حکام کا خیال ہے کہ اسٹینڈ کی حالت ایسی نہیں ہے کہ یہ ٹسٹ میچ کے دوران آنے والے شائقین کی پوری طاقت کا وزن برداشت کر سکے۔ کانپور کے گرین پارک اسٹیڈیم کے بارے میں اتر پردیش پی ڈبلیو ڈی نے جس موقف کے بارے میں تشویش ظاہر کی ہے وہ بالکنی سی کا معاملہ ہے۔ پی ڈبلیو ڈی حکام کی طرف سے ظاہر کی گئی تشویش کے بعد بالکنی سی کے ٹکٹ اس کی پوری گنجائش کے صرف نصف ٹسٹ میچ کے لیے فروخت کیے جا رہے ہیں۔ یو پی سی اے کے سی ای او انکت چٹرجی نے کہا ہے کہ پی ڈبلیو ڈی نے کچھ خدشات کا اظہار کیا، جس کے بعد ہم نے فیصلہ کیا کہ ہم بالکنی سی کے تمام ٹکٹ فروخت نہیں کریں گے۔ مزید کہا ہے کہ ہم نے اس اسٹینڈ پر صرف 1700 ٹکٹ فروخت کرنے کی اجازت دی ہے جبکہ اس کی مکمل گنجائش 4800 ہے۔ پی ڈبلیو ڈی حکام کے مطابق اگر شائقین پوری تعداد میں میدان کے اس حصے میں آتے ہیں تو کسی بڑے حادثے کا خدشہ ہے۔ پی ڈبلیو ڈی کی جانب سے گزشتہ روز کچھ انجینئرز میدان کی بالکنی سی میں 6 گھنٹے گزارے اور اس کا تفصیلی جائزہ لیا۔ اس کے بعد انہوں نے اتر پردیش کرکٹ اسوسی ایشن کو معاملے کی سنگینی سے خبردار کیا۔ انہوں نے یو پی سی اے سے کہا کہ وہ میچ کے دن اسٹیڈیم کے اس حصے کو بند رکھیں تاکہ کوئی بڑا حادثہ رونما نہ ہو۔

پنت کی ٹاپ 10 میں واپسی

دبئی// اپنی ٹسٹ واپسی میں سنسنی خیز سنچری بنا کر وکٹ کیپر رشبھ پنت نے چہارشنبہ کو آئی سی سی رینکنگ میں شاندار چھٹے نمبر پر دوبارہ داخل ہوئے ہیں لیکن ہندوستانی کپتان روہت شرما اور ویرات کوہلی کو عالمی ٹسٹ درجہ بندی میں نقصانات برداشت کرنے پڑے ہیں۔ چینئی میں بنگلہ دیش کے خلاف دو ٹسٹ میچوں کی سیریز کے ابتدائی میچ میں شاندار سنچری بنانے والے پنت (731 نشانات) چھٹے نمبر پر پہنچ گئے ہیں جب کہ اوپنر یشاسوی جیسوال (751 نشانات) پہلی نصف سنچری کی بدولت پانچویں نمبر پر پہنچ گئے۔ ٹسٹ میچ کی درجہ بندی ہندوستانی کپتان روہت شرما نے ٹاپ ٹین میں اپنا مقام برقرار رکھا، حالانکہ وہ دو نشانات کے نقصان ساتھ پانچ مقام نیچے چلے گئے۔ ان کے 716 ریٹنگ پوائنٹس ہیں۔ ہندوستانی اسٹار بیٹر ویرات کوہلی کو بھی 5 نشانات کا نقصان ہوا ہے اور وہ سرفہرست دس بیٹرس کی فہرست سے بھی باہر ہو کر 12 ویں مقام پر چلے گئے ہیں۔

ورلڈ کپ کے ٹکٹوں کی فروخت

دبئی// متحدہ عرب امارات میں خواتین کے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کے ٹکٹوں کی فروخت چہارشنبہ کے روز شروع ہوئی جس کی سب سے سستی قیمت پانچ یو اے ای درہم (تقریباً 114 روپے) ہے۔ یہ تقریب اصل میں بنگلہ دیش میں منعقد ہونا تھی لیکن جنوبی ایشیائی ملک میں ملازمتوں میں کوٹے پر طلباء کے احتجاج کی وجہ سے سیاسی بدامنی کی وجہ سے اسے متحدہ عرب امارات منتقل کر دیا گیا تھا۔ ہند۔ ملائیشیا فٹبال مقابلہ نئی دہلی: ہندوستان 19 نومبر کو ملائیشیا کے خلاف فیفا دوستانہ میچ کی میزبانی کرے گا، آل انڈیا فٹ بال فیڈریشن (اے آئی ایف ایف) نے اعلان کیا۔ تاہم میزبان اسوسی ایشن اے آئی ایف ایف نے ابھی مقام کے بارے میں فیصلہ نہیں کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ فیفا رینکنگ میں ملائیشیا 132 ویں نمبر پر ہے جبکہ ہندوستان 126 ویں نمبر پر ہے۔

ونیش کو سرعام معافی مانگنی چاہئے/ دت

نئی دہلی// خاتون ریسلر ونیش پھوگاٹ پیرس اولمپکس میں میڈل جیتنے سے محروم ہوئی، وہ فائنل میں پہنچی لیکن مقررہ حد سے زیادہ وزن ہونے کی وجہ سے اسے نااہل قرار دے دیا گیا۔ اب اولمپکس میں ملک کے لیے برونز میڈل جیتنے والے پہلوان نے انہیں تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ یہ پہلوان کوئی اور نہیں بلکہ یوگیشور دت ہیں جنہوں نے کہا ہے کہ ونیش پھوگاٹ کو ملک سے معافی مانگنی چاہیے۔ یوگیشور نے الزام لگایا کہ ونیش پھوگاٹ کو ان کی غلطی کی وجہ سے نااہل قرار دیا گیا اور اب انہیں سب کے سامنے آ کر معافی مانگنی چاہیے۔ ایک نیوز چینل سے بات کرتے ہوئے یوگیشور دت نے کہا کہ ونیش پھوگٹ کی اپنی سوچ ہے لیکن سچ جاننا ملک کے لیے ضروری ہے۔ یوگیشور دت نے الزام لگایا کہ ونیش نے ملک کی شبیہ کو خراب کرنے کی کوشش کی۔ انھوں نے کہا ونیش پھوگاٹ کو سب کے سامنے آنا چاہیے اور اولمپک گیمز سے نکالے جانے پر ملک سے معافی مانگنی چاہیے۔ انہیں تسلیم کرنا چاہیے کہ ان سے غلطی ہوئی ہے لیکن انہوں نے غلطی کا اعتراف کرنے کے بجائے ایک سازش رچی۔ وزیر اعظم پر بھی الزامات لگائے۔

جعفر آباد کا نوجوان کرکٹر محمد وسیم کامیابی کی چوٹی چومنے کو تیار

نئی دہلی// کوئی نہیں جانتا کہ ہمیں زندگی کے کس موڑ پر کیا مل جائے۔ نوجوان کرکٹ کھلاڑی محمد وسیم نے بھی ماضی میں ایسا شاید ہی سوچا ہوگا کہ آگے کسی موڑ پر وہ کامیابی کے پرچم لہرائے گا۔ محمد وسیم کی زندگی مشکلوں بھری رہی ہے۔ وہ جعفر آباد میں رہتے ہوئے اخبار تقسیم کرنے کا کام کرتا تھا اور اب گوتم گمبھیر کے ذریعے EDPL میں منتخب ہونے سے لے کر YCL کے ذریعے دبئی بلائے جانے کے سفر کو طے کرنے کے بعد ایک بار پھر ہندوستان میں مختلف سطحوں کے میچ کھیل رہا ہے۔ اب وہ اس جدوجہد میں مصروف ہے کہ ہندوستانی ٹیم کا دروازہ کسی طرح کھل جائے۔ ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھنے والا محمد وسیم آج بھی ایک کمرے کے کرایہ کے مکان میں رہتا ہے۔ لیکن اس سے نہ تو اس کی ہمت ہی کم ہوئی اور نہ ہی قومی سطح کا کرکٹر بننے کی خواہش میں کوئی کمی دیکھنے کو ملی۔ محمد وسیم نے اپنی تازہ دانگ میں ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ انہوں نے اپنی کلب نوئیڈا کے خلاف کھیلے گئے ٹی-20 میچ میں تنہا 238 رنز بنا کر سبھی کو متاثر کر دیا۔ یہ رن محمد وسیم نے محض 75 گیندوں پر بنائے اور اس دوران 24 چھکے اور 17 چوکے لگائے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہ کھلاڑی آؤٹ بھی نہیں ہوا اور 317.3 کے اسٹرائیک ریٹ سے رن بنائے۔

کوہلی اپنا فارم کھو چکے ہیں، سچن کا ریکارڈ نہیں توڑ پائیں گے/ بریڈ ہوگ

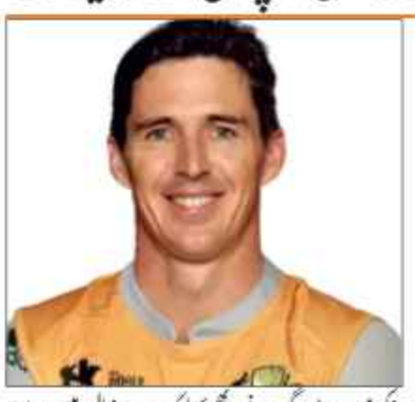

سڈنی// سابق آسٹریلوی اسپنر بریڈ ہوگ نے ویرات کوہلی کے تعلق سے ایک بیان دے کر عالمی کرکٹ میں نئی بحث کو جنم دے دیا ہے۔ بریڈ ہوگ نے پیشین گوئی کی ہے کہ ویرات کوہلی اب اس فارم میں نہیں کھیلتے ہیں جیسا پہلے کھیلتے تھے اس لیے اب وہ سچن کے ریکارڈ کو نہیں توڑ پائیں گے۔ ایک وقت ویرات کوہلی کو سچن تندولکر کے سب سے زیادہ ٹیسٹ رنز کا ریکارڈ توڑنے کا اہم دعویدار سمجھا جاتا تھا ویرات کوہلی کو اب کھیل کے طویل ترین فارمیٹ میں تنزلی کا سامنا ہے۔ 2020 سے ان کی ٹیسٹ اوسط 50 سے نیچے آنے کے بعد، ہوگ کے اس بیان نے اب ایک نئی بحث کو جنم دیا ہے کہ آیا دائیں ہاتھ کے اسٹار ہندوستانی بلے باز نے تندولکر کے سب سے زیادہ ٹیسٹ رنز کا ریکارڈ توڑنے کا موقع گنوا دیا ہے۔ ایک یوٹیوب چینل پر بریڈ ہوگ نے تندولکر کے ٹیسٹ رنز کا کوہلی اور انگلینڈ کے اسٹار بلے باز جو روٹ سے موازنہ کرتے ہوئے کہا کہ صرف روٹ ہی تندولکر کے 200 ٹیسٹ کیریئر میں بنائے گئے 15,921 رنز کے عالمی ریکارڈ کو توڑنے کے لیے اہم دعویدار ہیں۔ کیونکہ کوہلی اب اپنی فارم کھو چکے ہیں۔ بریڈ ہوگ نے یہ بھی کہا کہ میرے خیال میں ویرات کوہلی سچن کے قریب تک نہیں پہنچ پائیں گے۔ کیونکہ انھوں نے اپنا مومنٹم کھو دیا ہے اور یہ پچھلے کئی سالوں فارم میں نہیں ہیں۔ انہیں اگلے 10 ٹیسٹ میچوں میں واپسی کرنی ہوگی ورنہ وہ کافی زیادہ پیچھے رہ جائیں گے۔ کوہلی چینئی میں بنگلہ دیش کیخلاف پہلے ٹیسٹ کی دونوں اننگز میں ناکام رہے ہیں۔

زخمی شکیب کی دوسرے ٹسٹ میں شمولیت غیر یقینی

کانپور// ہندوستان اور بنگلہ دیش کے درمیان دو ٹسٹ میچوں کی سیریز کا دوسرا میچ 27 ستمبر کو کھیلا جائے گا۔ دونوں ٹیمیں کانپور کے گرین پارک اسٹیڈیم میں آمنے سامنے ہوں گی۔ سیریز کا پہلا میچ جیتنے والی ٹیم انڈیا کی نظریں بنگلہ دیش کے کلین سویپ پر ہوں گی۔ اس کے ساتھ ہی بنگلہ دیش کی ٹیم سیریز کو برابری پر ختم کرنے کی کوشش کرے گی لیکن اہم میچ سے قبل بنگلہ دیشی ٹیم کی مشکلات بڑھ گئی ہیں۔ ٹیم کے تجربہ کار آل راؤنڈر شکیب الحسن کے کانپور ٹسٹ سے باہر ہونے کا خطرہ ہے۔ شکیب الحسن نے زخمی ہونے کے ساتھ چینئی ٹسٹ کھیلا۔ شکیب کو گزشتہ ونڈے ورلڈ کپ کے دوران بائیں ہاتھ کی انگلی میں چوٹ لگی تھی۔ سیریز کے پہلے میچ میں بھی انہیں انگلی میں درد محسوس ہوا۔ اس کے علاوہ وہ کندھے کی چوٹ کی وجہ سے بھی مشکل میں تھے۔ ایسی صورتحال میں شکیب الحسن اب دوسرے ٹسٹ میچ سے قبل ڈاکٹروں کی نگرانی میں ہیں۔ صحافیوں سے بات کرتے ہوئے سلیکٹر حنان سرکار نے کہا شکیب ہمارے بہترین کھلاڑی ہیں۔ جب وہ پلیئنگ الیون میں ہوتا ہے تو ہمارے لیے ٹیم کمبی نیشن بنانا آسان ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شکیب نے بڑا اسکور نہیں کیا لیکن وہ ٹیم کے توازن کے لیے ہمیشہ اہم ہوتے ہیں۔ شکیب الحسن کے لیے چینئی ٹسٹ کچھ خاص نہیں تھا۔ انہوں نے پہلی اننگز میں صرف 8 اوور کئے اور ایک بھی وکٹ حاصل نہیں کی۔ ساتھ ہی بیٹنگ میں بھی وہ صرف 32 رنز ہی بنا پائے۔ اس کے بعد انہوں نے دوسری اننگز میں 13 اوورز کئے اور اس بار بھی انہیں کامیابی نہیں ملی۔

جیسوال پر باسط علی کی تنقید

نئی دہلی// پاکستانی ٹیم کے سابق کھلاڑی باسط علی نے ٹیم انڈیا کے اوپنر یشسوی جیسوال پر تبصرہ کیا ہے۔ باسط علی نے اپنے یوٹیوب لائیو پر کہا کہ جس طرح سے یشسوی جیسوال بنگلہ دیش کے خلاف پہلے ٹسٹ میں آؤٹ ہوئے وہ ٹیم انڈیا کے لیے تشویشناک ہے۔ یشسوی جیسوال کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے باسط علی نے کہا یشسوی جیسوال نے دونوں اننگز میں بہت خراب شاٹس کھیلے۔ میرے خیال میں یہ میچ جیسوال کے لیے سفر ہے لیکن وہ میرے پسندیدہ کھلاڑی ہیں لیکن انہیں سیکھنا چاہیے۔ اب نہیں سیکھو گے تو کب سیکھو گے؟ جب آپ کے پاس فارم ہو تو آپ کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

گرین پارک میں ٹیسٹ میچ کا آغاز لارڈز اسٹیڈیم کی طرح گھنٹی بجا کر کیا جائے گا

کانپور// گنگا کے کنارے واقع خوبصورت گرین پارک اسٹیڈیم میں 27 ستمبر سے بھارت اور بنگلہ دیش کے درمیان دوسرا ٹیسٹ میچ کھیلا جائے گا۔ اس میچ کا آغاز لارڈز کی طرز پر گھنٹی بجا کر کیا جائے گا۔ میچ کا آغاز سابق کرکٹرز سنیل گواسکر اور روی شاستری کے ہاتھوں اسٹیڈیم میں لگی گھنٹی کو بجا کر کیا جائے گا۔ 76 سال کی تاریخ میں پہلی بار اس اسٹیڈیم میں گھنٹی بجا کر انٹرنیشنل میچ کا آغاز کیا جائے گا۔ اتر پردیش کرکٹ ایسوسی ایشن کے سینئر عہدیداروں کا کہنا ہے کہ دنیا کے بیشتر کرکٹ اسٹیڈیم میں میچ کا آغاز گھنٹی بجا کر کیا جاتا ہے۔ اس گھنٹی کے پیچھے میچ شروع کرنے کا بنیادی مقصد ان سابق کھلاڑیوں کو اعزاز دینا ہے جنہوں نے انٹرنیشنل کرکٹ میں اپنی خاص پہچان بنائی ہے۔ واضح رہے کہ انگلینڈ کا لارڈز اسٹیڈیم، جسے کرکٹ کا مکہ کہا جاتا ہے، میں 2007 میں ٹیسٹ میچ شروع کرنے سے پہلے گھنٹی بجانے کا آغاز کیا گیا تھا۔ بھارت میں کولکاتہ کے ایڈن گارڈن اسٹیڈیم میں بھی گھنٹی بجا کر ٹیسٹ میچ شروع کیا جاتا ہے۔ گرین پارک اسٹیڈیم کے منتظمین کا کہنا ہے کہ اس ٹیسٹ میچ میں ایک یادگار لمحہ شائقین کے سامنے ہمیشہ کے لیے قید ہو جائے گا کیونکہ یہ ٹیسٹ میچ گھنٹی بجنے کے بعد شروع ہوگا۔ اس کے علاوہ گرین پارک اسٹیڈیم کے اندر خصوصی انتظامات بھی کیے گئے ہیں۔ میڈیا گیلری کے قریب وی وی آئی پیز کے لیے ایئر کنڈیشنڈ ٹینٹ بھی لگایا گیا ہے۔ جس میں 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش ہے۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,